ڈھائی لاکھ
ایم جے عالم
Hasan....

ایک حیرت انگیز جاسوسی ناول

ڈھائی لاکھ

مصنف
گیرگ رائش

مترجم
ایم۔ جے عالم

پہلا باب

سنڈے پیجن

ایک پولیس کار سنٹرل پارک ویسٹ سے پاگلوں کی طرح چیختی ہوئی گذری اور بولیوار ہل کے دامن میں بیٹھے ہوئے جنگلی کبوتر شور مچاتے اور گرد اڑاتے ہوئے اوپر کی سمت اٹھے، لیکن ساٹھ سکنڈ بعد ہی، وہ پھر خاموش ہو کر نیچے اتر آئے اور نائے قد کا وہ شخص ــــ جس نے بھورے رنگ کا سوٹ زیب تن کر رکھا تھا پھر ان کے سامنے دانہ پھینکنے میں مصروف ہو گیا۔

بنگورگس نے ایک لانبے قد کی عورت کی تصویر لی۔ اس کے ساتھی ہینڈسم نے آگے بڑھ کر ایک کارڈ اسے پیش کرتے ہوئے کہا۔ "میڈم آپ کی متحرک تصویر لے لی گئی ہے۔ آپ اسے ضرور ــــ" یکایک وہ خاموش ہو گیا۔ وہ عورت کارڈ پھینک کر آگے بڑھ گئی تھی۔

ہینڈسم نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے موٹے کارڈ کو اٹھا کر اس کی گرد

صاف کی اور اسے جیب میں رکھتے ہوئے اپنے ساتھی سے بولا۔" آج تو بلا کی گرمی پڑ رہی ہے۔ چلو چھٹی کر کے بیر پی آئیں "

" شاید تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ اتوار کو اور ایک بجے اپنا کام چھوڑ کر بیر پینے جائیں گے " بنگو نے کہتے ہوئے اپنے کیمرے سے اپنی سمت آتے ہوئے ایک جوڑے کا نشانہ لیا۔ پھر دوبارہ ان پر نظر ڈالتے ہوئے اس نے اپنا ارادہ تبدیل کر دیا۔

لویوار پل کا مثلث دامن اس وقت تفریح کرنے والوں، سگریٹ کے ٹکڑوں مختلف قسم کے کاغذوں اور نہ جانے کن کن الاؤں بلاؤں سے بھرا ہوا تھا۔ لیکن اس مجمع کے باوجود بزنس نہیں ہو رہی تھی۔ ممکن ہے۔ بنگو نے سوچا۔ یہ گرمی کا نتیجہ ہو۔

" کیا اب کیمرہ میں سنبھال لوں " ہینڈسم نے پر اشتیاق لہجہ میں پوچھا۔

بنگو نے نفی میں سر ہلا دیا۔ جب بھی وہ دونوں مل کر کام کرتے تھے ہینڈسم کو ہی کارڈ پیش کرنے کی خدمت انجام دینی پڑتی تھی، حالانکہ وہ ایک پیشہ ور فوٹوگرافر تھا۔ بات دراصل یہ تھی کہ بنگو کے مقابلہ میں عورتیں ہینڈسم سے کارڈ لینے کے بعد اس بات کا بھی خیال رکھتی تھیں کہ پچیس سنٹ بھیج کر اپنی تصویریں منگا لیں۔

" میں تمھاری طرح اچھی تصویریں نہیں لے سکتا " بنگو نے کہا " لیکن کیا کروں میرا قد تمھاری طرح چھ فٹ ایک انچ کا نہیں ہے۔ نہ ہی میرے بال کالے اور گھونگھریالے ہیں اور نہ ہی میری آنکھیں تمھاری طرح چمکتی نظر آتی ہیں "

" میری آنکھیں کہاں چمکتی ہیں " ہینڈسم نے شرماتے ہوئے کہا۔

" خیر میری چمکتی ہیں " بنگو نے کہا " لیکن ادھر کوئی توجہ

ہی نہیں دیتا۔" وہ سوچنے لگا۔ کاش وہ ناٹے قد، بھورے بالوں اور چپٹے دبلے چہرے والا شخص نہ ہوتا۔

اس نے ایک فیملی پارٹی کا نشانہ اپنے کیمرے سے لیا۔ ہینڈسم نے آگے بڑھ کر کارڈ پیش کیا جو لے لیا گیا۔

"یہ دوسرا کارڈ تھا جو ان لوگوں نے لیا ہے۔" ہینڈسم نے غمگین لہجہ میں کہا۔ "کاش ہمارے پاس دوسرا کیمرہ بھی موجود ہوتا۔"

"اگلے ہفتہ ہم قرض ادا کرنے کے بعد اسے ضرور لے آئیں گے۔" بنگو نے وعدہ کیا۔ اس نے اپنے ساتھی کے چہرے کی طرف دیکھا اور جیب سے سکہ نکالتے ہوئے بولا۔ "لو۔ جاکر بیر کی دو بوتلیں لیتے ہی آؤ۔ تمھاری واپسی تک میں تنہا ہی دونوں کام انجام دونگا۔"

ہینڈسم کے چہرے پر بشاشت چھا گئی۔ وہ سکہ لیتے ہوئے سڑک کی سمت جاکر غائب ہوگیا۔ بنگو نے ایک ایسے جوڑے کو تاکا جو "نیو یارک گائڈ" کے مطالعہ میں مصروف تھے۔ اس نے انکی تصویر لیتے ہوئے انھیں کارڈ پیش کیا "اپنے دوستوں کو بولیوارڈ ہل کے دامن میں لی ہوئی اپنی تصویر بھیجئے۔" مرد نے مسکراتے ہوئے کارڈ لیکر جیب میں رکھ لیا اور بنگو جوابی مسکراہٹ کے ساتھ کسی دوسرے کو اپنے کیمرے کا نشانہ بنانے کیلئے ڈھونڈنے لگا۔

اس نے عقب سے آتی ہوئی ایک عورت کی آواز سنی۔ "دیکھو ایلین، یہی وہ مقام ہے جہاں آج سے سات سال پیشتر ایک! تمہارے کو مسٹر تیکن غائب ہوگئے تھے۔"

بنگو نے لٹو کی طرح گھوم کر ان کی تصویر لی اور پھر عورت کے ہاتھ میں کارڈ دیتے ہوئے بولا۔ "آپ کی تصویر ٹھیک اس جگہ لی گئی ہے جہاں

مسٹر پیجن غائب ہوئے تھے۔

"اوہ۔" عورت نے کارڈ پر نظر ڈالتے ہوئے کہا اور پھر اسے اپنے پرس میں رکھ لیا۔

ان کے آگے بڑھتے ہی بنگو نے ایک سیاح کے خاندان کی تصویر لی اور کارڈ پیش کرتے ہوئے بولا۔ "یہ وہی مقام ہے جہاں آج سے سات سال پیشتر مسٹر پیجن ایک اتوار کو غائب ہوئے تھے۔ آپ یہاں کی تصویر ایک یادگار کی حیثیت سے رکھنا ضرور پسند کریں گے۔"

اس نے تین تصویر اور دوسروں کی بھی لیں۔ "دوستو ایک عظیم راز۔ آج سے سات سال پیشتر ——"

"—— متحرک تصویر لی گئی۔ اسی جگہ مسٹر پیجن کو آخری بار دیکھا گیا تھا۔ سات سال ——"

یا پھر غم کا اظہار کرتے ہوئے "کون جانتا ہے مسٹر پیجن کہاں گئے۔ آج سے سات پیشتر ایک اتوار کو —— اور ایک سنٹ۔ آپکی تصویر۔" ہینڈسم پورے بیس منٹ بعد بیئر کی بوتلیں لے کر واپس آیا۔ بنگو نے پیشانی سے پسینہ صاف کرتے ہوئے کیمرے کو پہلو میں لٹکایا اور پتھر کے ان زینوں کی طرف بڑھنے لگا جو سامنے بڑی دیوار کے مجسمے کی سمت جاتے تھے۔ چونکہ وہ جگہ کافی اونچائی پر واقع تھی۔ اس لئے جب وہ اوپر پہنچے تو انکی سانسیں تیزی سے چل رہی تھیں۔ اوپر ایک باغ تھا جس میں درمیان میں مجسمہ لگا تھا اس باغ کے چاروں طرف بیٹھنے کیلئے بنچیں رکھی ہوئی تھیں۔ ایک بنچ خالی تھی۔ دونوں اس پر جا کر بیٹھ گئے۔ وہیں بنچ کے پہلو میں فرش پر چاک سے کچھ لکھا ہوا تھا جو بنگو کے خیال میں کوئی نظم تھی۔ حالانکہ وہ اسے پڑھنے

میں کامیاب تو نہ ہو سکا لیکن ایک لفظ جو اس کی سمجھ میں آیا اسی سے اس نے اندازہ لگا لیا کہ وہ اسپینی زبان میں لکھا ہوا ہے۔

اس نے جیبیں ٹٹولنے کے بعد بوتل کا کارک کھولنے والی شے نکالی اور پھر بائیں سمت ہونٹوں پر چپکی ہوئی سگریٹ کو انگلیوں میں لیتے ہوئے اس نے بوتل کو منہ سے لگا کر بھرپور گھونٹ حلق کے نیچے اتار لیا۔

ہینڈسم نے بھی اپنی بوتل کا کارک کھولا۔ "بزنس کیسا رہا؟" اس نے پوچھا۔

"شاندار!" بنگو نے جواب دیا۔ "کیمرے میں صرف دو ہی فلمیں باقی رہ گئی ہیں — لیکن یار یہ تو بتاؤ، یہ مسٹر ہیچن کون ہیں اور ان کے ساتھ کیا ہوا تھا؟"

ہینڈسم چند سکنڈ تک اپنی آنکھیں بند کر کے سوچتا رہا۔ "۷؍اگست سنہ ۱۹۳۲ء کی بات ہے۔ اس دن جمعہ تھا اور دوسرے ایڈیشن کے تیسرے صفحے کے دوسرے کالم میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ لیکن دوسرے دن پہلے صفحے پر دو کالم میں اس کے ساتھ ہیچن کی تصویر بھی شائع ہوئی تھی۔"

بنگو لمبی سانس لیتے ہوئے انتظار کرنے لگا۔ ہینڈسم کا دماغ اسی طرح کام کرتا تھا۔ ہینڈسم کبھی کسی شے کو فراموش نہیں کرتا تھا۔

"اس وقت میں 'نیوز' اخبار میں کام کرتا تھا۔" ہینڈسم کہتا گیا۔ "۸؍اگست کو میں "سویٹ میری" نامی گھوڑے کا پرتیس ڈالر ہار رہا تھا۔ وہیں ریس کے میدان میں مسٹر ہیچن کے ایک دوست نے مجھ سے کہا تھا کہ ان کے خیال میں مسٹر ہیچن کو اغوا کیا گیا ہے۔ میں نے مسٹر ہیچن کے اس دوست کی تصویر لینی چاہی تھی لیکن وہ اس کے لئے تیار نہیں ہوئے تھے۔ ان کا نام بارکنس جمشید تھا۔ میں نے اس سے ملاقات کرنے کے لئے وقت بھی مقرر کرنا چاہا تھا لیکن کامیاب نہیں ہوا تھا۔ اس کا فون نمبر کولمبس ۷-۴۶۳۲ تھا۔ اسی ہفتہ ایڈیٹر کی

ساس کا انتقال ہوا تھا۔ اس کا نام اوسولیون تھا اور وہ پنسلوانیا میں رہتی تھی۔ ۲۰ راگست کو انشورنس کمپنی نے مسٹر ویجن کو تلاش کرنے والے شخص کے لیے دس ہزار ڈالر کا انعام مقرر کیا تھا۔ مسٹر ویجن کی انشورنس پالیسی پانچ لاکھ ڈالر کی تھی، جو اب ان کے پارٹنر کو ملے گی کیونکہ مسٹر ویجن نے اس کا حقدار اپنے پارٹنر ہی کو بنایا تھا۔ کافی بڑی رقم ہے۔ کیوں؟"

"کمال ہے" بنگو نے کہا۔ "اس اڈیٹر کی ساس کا پہلا نام کیا تھا۔

ہینڈسم نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا "گیرالڈائن" اس نے کہا "مجھے معلوم نہیں تھا، تم اس سے دلچسپی لوگے" اس نے اپنی آنکھیں پھر بند کر لیں اور ایک منٹ تک خاموش رہنے کے بعد بولا۔ "۱۲ راگست ۱۹۳۲ء اس دن بروکلائن میں ایک کاریگری کی گئی تھی جس میں ۴۲۷۹۵۰ ڈالر کا لوٹ کا سامان نکلا تھا۔

"یہ بھی کافی بڑی رقم ہے" بنگو نے کہا "لیکن اس کا مسٹر ویجن سے کیا تعلق ہے"

ہینڈسم نے پلکیں جھپکائیں "کچھ نہیں۔ بس یاد آگیا تھا۔

"واقعی تم کمال کے آدمی ہو" بنگو نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بوتل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"میری یادداشت بہت تگڑی ہے" ہینڈسم نے سنجیدگی سے کہا۔

"اس سے کون الو کا پٹھا انکار کر سکتا ہے" بنگو نے کہا "لیکن مجھے ابھی تک یہ نہیں معلوم ہو سکا ہے ان کبوتر ویجن صاحب کے ساتھ کیا واقعہ گذرا تھا جن کی وجہ سے آج اچھا خاصہ بزنس ہو گیا ہے"

"اس بارے میں تو کوئی کچھ نہیں جانتا" ہینڈسم نے پر حیرت لہجہ

میں کہا "کبھی کبھی اخبار بھی دیکھ لیا کرو۔ یہ آج صبح کے "میرر" میں ہے۔ اس نے پھر اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے ایک لمبی سانس لی۔ صفحہ سترہ پر بائیں ہاتھ سے تین کالم چھوڑ کر نیچے کی طرف اس واقعہ کا تذکرہ موجود ہے۔ اس جگہ مسٹر یوجن کی تصویر بھی موجود ہے۔ اگر اگلے اتوار تک ان کا پتہ نہیں چلتا تو پھر ان کا پارٹنر انشورنس کے پانچ لاکھ کا مالک بن جائے گا۔"

بنگو اٹھ کھڑا ہوا۔ "واقعی تمھاری یادداشت بقول تمھارے بہت تگڑی ہے لیکن تمھیں وقت کی بربادی کا خیال نہیں رہتا اور خاص طور سے بزنس کے معاملے میں تو تم گھامڑ ہی ہو۔"

ہینڈسم نے سہم کر اس کی طرف دیکھا۔ "کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی۔"

"تم نے یہی بات مجھے پہلے ہی کیوں نہیں بتا دی تھی۔" بنگو نے کہا۔ "اب تک میں باقی فلمیں بھی ختم کر چکا ہوتا۔"

"تمھارا مطلب ہے۔" ہینڈسم نے حیرت سے کہا۔ "تمھارا مطلب ہے لوگ اس وجہ سے اپنی تصویر یہاں کھنچوانا پسند کرتے ہیں کہ مسٹر یوجن ——۔"

بنگو نے اپنا سر ہلایا۔ "اب چپ بھی رہو۔ چلو گھر چلیں۔"

سنٹرل پارک ویسٹ کو پار کرتے ہوئے وہ کچھ عمارتوں کو پیچھے چھوڑ کر بائیں سمت گھوم گئے۔ پھر کچھ عمارتیں اور پیچھے چھوڑنے کے بعد وہ پتھروں کی بنی ہوئی ایک عمارت کے داخلی دروازے کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں کالے بالوں والی ایک خوبصورت لڑکی —— جس نے ہرے رنگ کا فراک پہن رکھا تھا۔ پہلے زینے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ بنگو اس کے پاس ٹھہر گیا۔

"آج بزنس اچھا رہا ہے۔"

"ہاں یہ سن کر ضرور خوش ہو گی۔" وہ بولی۔

"اس سے کہہ دینا کل ہم اسے کچھ نہ کچھ مزید دے دیں گے۔ حالانکہ اس کا زیادہ کرایہ ہم پر باقی نہیں ہے لیکن کریں کیا۔ اسے ہمیں کاروبار پر بھروسہ نہیں ہے۔"

"اگر وہ اس پر بھروسہ کرے تو پھر ہمیں فاقہ کرنے پر مجبور رہنا پڑے گا"

وہ ہینڈسم کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

بنگو نے جواب دینے کے لئے منہ کھولا پھر اپنا ارادہ تبدیل کرتے ہوئے زینہ پر چڑھنے لگا۔ ایک مقام پر ٹھہر کر اس نے اس ڈاک بکس کو کھولنے کی کوشش کی جس پر لکھا تھا "انٹرنیشنل فوٹو موشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ۔ بنگو ہینڈکو ناگ۔"

"آج اتوار ہے" ہینڈسم نے اسے بتایا۔

بنگو نے ایک لمبی سانس لی اور زینہ طے کرتے ہوئے تیسری منزل کی سمت بڑھنے لگا۔

دو چھوٹے کمروں والا وہ فلیٹ (جس میں غسل خانہ اور باورچی خانہ شامل تھا) دو آدمیوں کے رہنے کے لئے کافی تھا۔ بنگو نے ایک ہاتھ سے کیمرہ ہینڈسم کی طرف بڑھایا اور دوسرے سے کپڑے اتارنے لگا۔

"ہمیں ان فلموں کو فوراً ہی پرنٹ کرنا ہے" اس نے کہا۔ "ہمارے پیش کئے ہوئے کارڈ جلد ہی آنا شروع ہو جائیں گے۔"

ہینڈسم نے پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے ڈارک روم کی طرف دیکھا (جو بڈروم کا بھی کام دیتا تھا) "آج تو بہت گرمی ہے۔ کمرہ بھٹی کی طرح تپ رہا ہوگا۔"

"اچھی بات ہے تو پہلے کچھ پینے پلانے آؤ" بنگو نے اپنی جیبوں کی تلاشی لیتے ہوئے کہا۔ "لیکن پچھلی بار کی طرح ٹھنڈا کرنے کے لئے ڈیولپر میں نہ رکھ دینا۔" اس نے پسینے سے تر اپنی قمیض اتاری۔ "نہانے کو طبیعت چاہ رہی ہے۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے" ہینڈسم نے کہا "باتھ ٹب میں پرنٹ خشک ہونے کے لئے رکھے ہیں" اس نے بنگو کے ہاتھ سے سک لیا اور چلا گیا۔

باتھ روم میں کیمیکل کی بو پھیلی ہوئی تھی۔ وہاں ہمیشہ کیمیکل کی بو پھیلی رہتی تھی۔ بنگو نے ایک بڑے تسلے میں پانی بھرا اور اس میں کپڑا تر کر کے اپنے جسم پر پھیرنے لگا۔ اس کام سے فارغ ہو کر وہ کچھ دیر تک کمرے کے درمیان کھڑا رہا تاکہ پانی خشک ہو جائے۔ پھر نیلے رنگ کی ایک قمیص پہنتے ہوئے جس پر سفید دھاریاں پڑی ہوئی تھیں، اس نے فرش پر سے آج کا اخبار اٹھا لیا اور ایک ٹوٹی کرسی پر بیٹھ کر اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

ہینڈسم واپس آ گیا۔ اس نے دو بوتلیں بنگو کے پاس رکھتے ہوئے کارک کھولنے والا اسکرو بھی اس کے پاس رکھ دیا اور پھر اپنی سگریٹ اسے دیتے ہوئے دو بوتلوں کے ساتھ ڈارک روم میں پہنچ گیا۔

بنگو نے آرام سے بیٹھتے ہوئے پہلی بوتل صاف کی "آج بزنس اچھا رہا تھا"

"اپنے ذہن" اس نے سوچا۔ "اور ہینڈسم کی فوٹو گرافی سے۔ ایک دن ہم ضرور دولتمند بن جائیں گے"

اس نے دوسری بوتل کھولی اور ٹیک لگاتے ہوئے اپنے پیروں کے انگوٹھوں کو جنبش دینے لگا۔ "یہ مسٹر وچن کرن ہے" اس نے سوچتے ہوئے اخبار اٹھا لیا۔ صفحہ سترہ — ہینڈسم نے کہا تھا۔ اس نے صفحہ سترہ کھول لیا۔ اسے ایک معمولی قسم کے آدمی کی تصویر نظر آئی جو مسکرا رہا تھا اور جس نے ڈربی ہیٹ پہن رکھی تھی۔ "کیا آپ نے پچھلے سات سالوں کے درمیان اسے دیکھا ہے" اس کی سرخی تھی۔

"نہیں" بنگو نے کہا اور آیچن کی کہانی پڑھنے لگا۔

اس کا نام مسٹر ایس۔ ایس۔ پیجن تھا لیکن اخباروں نے اسے سنڈے پیجن کا نام دیا تھا۔ کیونکہ ہر اتوار کو دوپہر کو سنٹرل پارک ویسٹ میں بولیوارڈ کے دامن میں بیٹھے ہوئے کبوتروں کو دانہ ضرور دیتا تھا۔ اس میں لکھا تھا۔ "گرمی یا سردی، دھوپ یا بارش۔ کچھ بھی کیوں نہ ہو سنڈے پیجن وقت پر کبوتروں کو دانہ دیتا ہوا نظر آتا تھا۔

پھر بیس سال کی عادت کے خلاف یکایک مسٹر پیجن ایک جمعہ کو اپنی جگہ پر کبوتروں کو دانہ دیتے ہوئے نظر آئے تھے۔ اس جمعہ کی تاریخ ۷ ا رگست تھی اور یہ ۱۹۳۲ء کا واقعہ ہے۔ وہ تمام دوپہر اپنے پیارے کبوتروں کو دانہ دیتے رہے تھے اور پھر اس کے بعد سے کسی نے انہیں نہیں دیکھا۔

اگلے اتوار ۔۔۔ ۷ ا رگست ۱۹۴۱ء کو پھر قانونی طور پر مسٹر پیجن کو مردہ تصور کر لیا جائیگا اور ان کے پارٹنر ہارکنس بینیتھ کو پانچ لاکھ کی وہ رقم دیدی جائے گی جو مسٹر پیجن کے انشورنس پالیسی کی ہے۔

بنگو نے جمائی لی اور پھر دوسری بوتل کو بھی ختم کرتے ہوئے آرام سے لیٹ گیا۔ "تمہارے گمشدہ پارٹنر نے آج ہمارے کام میں کافی مدد دی ہے۔" اس نے غیر موجود اور اجنبی ہارکنس بینیتھ سے کہا۔

اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ سوچنے لگا کہ اگر ہر وہ شخص جس نے کارڈ قبول کیا ہے پچیس سنٹ بھیج دے گا تو وہ کچھ کرایہ ادا کرنے کے بعد ہینڈرسم کا کیمرہ بھی کباڑی میکس کا قرض ادا کرنے کے بعد چھڑا لائیگا۔ اگر پندرہ فیصدی آئے تو صرف کیمرہ ہی چھڑایا جا سکتا ہے۔ اگر صرف دس فیصدی ہی ۔۔۔ اس کی آنکھ لگ گئی۔

بنگو یکایک اس خواب سے بیدار ہوا جیسے وہ ایک بڑے سفید پرندے کی

پشت پر سوار بو لیوار ہل کے گرد گھوم کر لوگوں کی تصویریں کھینچنے میں معروف تھا اس نے اپنے کو سنبھالنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو وہ ہینڈسم کے رخسار پر جا کر لگا جو اسے بری طرح جھنجھوڑ رہا تھا۔

" اٹھو، اٹھو "۔ ہینڈسم نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔ " اسے دیکھو "۔

بنگو نے پلکیں جھپکائیں، جماہی لی اور غرایا۔ " روشنی جلاؤ "۔

ہینڈسم نے ہاتھ بڑھا کر ٹیبل لیمپ کا سوئچ آن کر دیا۔ اس کا خوبصورت چہرہ اسوقت زرد پڑا ہوا تھا اور اس پر گھبراہٹ کے آثار چھائے ہوئے تھے ایسکا تمام جسم پسینے سے تر تھا۔ " اس پکچر کو دیکھو۔ اسے میں نے اتوار کو کھینچا تھا "۔

بنگو اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ہینڈسم کے ہاتھ سے تصویر لی اور اسے روشنی میں دیکھنے لگا۔ اس میں دبلے پتلے جسم کی ایک عورت ــــ جس نے آنکھوں پر چشمہ چڑھا رکھا تھا، مسکراتی ہوئی ایک مرد کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے تھی۔ بیک گراونڈ میں سنٹرل پارک۔ بولیوار ہل کا اتواری مجمع تھا۔

" کیا اسے میں نے کھینچا تھا؟ " بنگو نے پوچھا۔ " پکچر تو اچھی نہیں آئی۔ میرا خیال ہے تصویر دیکھنے کے بعد وہ اپنی بھیجی ہوئی رقم ضرور واپس مانگے گی۔

ہینڈسم نے اپنا سر ہلایا۔ " معلوم ہوتا ہے ابھی تک سو رہے ہو۔ خدا آنکھ کھول کر دیکھو۔ یہ دیکھو۔

" اس نے بیک گراونڈ میں پھیلے ہوئے مجمع میں سے ایک شخص کا انتخاب کرتے ہوئے اشارہ کیا۔

بنگو نے اسے دیکھا۔ کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا اور پھر خاموش رہا۔

" وہی ہے " ہینڈسم نے کہا۔ " یہ سنڈے وکٹم ہی ہے۔"

دوسرا باب

بولیوار ہل

"یہ سنڈے پیجی کی تصویر ہے ۔" ہینڈسم نے بھیگے ہوئے پرنٹ کو بنگو کے چہرے کے سامنے گھماتے ہوئے دہرایا۔ "اور یہ ہم نے آج دوپہر کو ہی لی تھی ۔"

بنگو رگس نے جماہی لی۔ ایک کان کو کھجلایا اور پھر تصویر کو غور سے دیکھنے لگا۔ "تعجب کی بات ہے ۔" وہ بولا۔ "سات سال بعد وہ پھر دکھائی دے رہا ہے۔"

اس نے اور آرام سے بیٹھنے کی کوشش کی اور پھر یکایک اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"سنڈے پیجی ۔" وہ چیخا۔ "ہینڈسم، ہم دولتمند ہو گئے ۔"

"ہینڈسم مسکرایا۔" یہی اندازہ تو میں نے بھی لگایا تھا۔ مجھے پیٹربرگ کا ایک شخص یاد ہے ——"

"اسے مارو گولی۔ لاؤ، تصویر مجھے دو ۔"

اس سے پہلے کہ ہینڈسم اس کی طرف ہاتھ بڑھاتا اس نے اسے چھین لیا اور صوفے پر بیٹھ کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔ ہاں، اس میں سنڈے پیجی موجود تھا۔ ایک ناٹے قد کا شخص جس نے بھورے رنگ کا سوٹ زیب تن کر رکھا تھا مسکراتے ہوئے کبوتروں کے سامنے دانہ پھینک رہا تھا۔ وہ آج بھی اسی طرح نظر آ رہا تھا جیسا آج سے سات سال پیشتر کی تصویروں میں نظر آتا تھا۔

"ہاں، ہے تو وہی ۔" بنگو نے کہا۔

"کسقدر حیرت کی بات ہے ۔" ہینڈسم نے اپنی آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔ "تمھارے خیال میں اگر ہم نے اصلی تصویریں لی ہوتیں تو ہمیں اس سے کسقدر رقم مل سکتی تھی ۔

"اصلی تصویر؟ کیا مطلب"

"ارے یہ بھوت کی تصویر ہے، تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ میں نے ایک رسالے میں پڑھا تھا کہ مسٹر بیجن مر چکے ہیں۔ یہ اس کی روح کی تصویر ہے" وہ کانپ اٹھا۔ "آخر یہ ہوا کیسے"

"تمھارے سر میں تو گوبر بھرا ہوا ہے" بنگو نے کہا۔ "یہ روح کی تصویر نہیں اصلی تصویر ہے — گوشت پوست کے آدمی کی"

ہینڈسم بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔ "میں نے سوچا تھا" وہ بولا "ہمارے ہاتھ ایک نئی شے آگئی ہے۔ ہم اس سے کچھ رقم بنا سکیں گے"

"تو اس میں شبہہ کی گنجائش کہاں۔ ہم اسے آسانی سے پریس ایسوسی ایشن میں فروخت کر سکتے ہیں اور ہمیں اچھی رقم بھی مل سکتی ہے" بنگو نے پیار بھری نظروں سے تصویر کی طرف دیکھا "بہت زیادہ۔ ہینڈسم، شاید ہم ہی وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے اس شخص کی تصویر لی ہے جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ سات سال سے گم ہے"

"میں نے اس پر غور ہی نہیں کیا تھا۔" ہینڈسم نے تعریفانہ نظروں سے بنگو کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں کی معدوم ہونے والی روشنی واپس آنے لگی تھی۔

بنگو نے کہا "تم اس کے دو تین پرنٹ اور بنا ڈالو۔ جلدی اور عمدہ۔ میں اس اخبار میں اس شخص کی کہانی پڑھنے جا رہا ہوں۔ ممکن ہے کوئی نئی ترکیب ایسی سمجھ میں آجائے جس سے ہم اور بھی زیادہ رقم بنانے میں کامیاب ہو جائیں"

"تم واقعی ہوشیار شخص ہو" ہینڈسم نے تعریف کی اور تصویر اٹھا کر اپنے ڈارک روم کی طرف بڑھا۔ اس نے ایک نظر تصویر پر ڈالی اور غمگین لہجہ میں بولا۔ "اس بیچارے مسٹر بینتھ کو گہرا صدمہ پہونچے گا۔ اب وہ اگلے ہفتہ پانچ لاکھ کی رقم

حاصل نہ کر سکے گا۔"

بنگو نصف سکنڈ تک حیرت سے ہینڈسم کی طرف دیکھتا رہا اور پھر اس کی سمت لپکا۔ "ہینڈسم"

ہینڈسم لٹو کی مانند گھوما۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار تھے۔ "کیا میں نے کوئی غلطی کی ہے؟"

"ہینڈسم ہم دولتمند بن گئے" وہ چیخا۔

اس نے ہینڈسم کے ہاتھ سے تصویر چھین لی اور اسے غور سے دیکھنا لگا۔ اس بار وہ اور بھی پرشوق نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم سونے کی کان ہو۔" وہ بڑبڑایا۔

ہینڈسم نے بولنے کے لئے اپنا منہ کھولا اور پھر اپنا سر سہلاتے ہوئے اس نے اپنا منہ بند کر لیا۔

بنگو نے صوفہ پر بیٹھ کر بیر کی بوتل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ "تم خاموش ہی رہنا" اس نے ہینڈسم سے کہا "میں اسوقت کافی تیز رفتاری سے سوچ رہا ہوں"

"لیکن پرنٹ" ہینڈسم نے سہمے ہوئے لہجہ میں کہا "کیا اور نہیں ہے۔"

"بس ہمارے لئے یہی ایک کافی ہے۔" بنگو نے کہا۔ اس کی آنکھیں تصویر پر ہی جمی رہی۔ "کیا تم جانتے ہو ارکس پنیتھ کہاں رہتا ہے۔"

ہینڈسم نے پلکیں جھپکائیں۔ "۱۹۳۸ء میں" اس نے کہا "وہ سنٹرل پارک ویسٹ سے کچھ فاصلے پر رہا کرتا تھا۔ اس کے فلیٹ کا رنگ زرد ہے۔ اسی کے پہلو میں ایک درزی کی دوکان تھی۔" وہ چند لمحے خاموش رہا "تم اس فلیٹ کا نمبر بھی جاننا چاہتے ہو۔"

اس کی فکر نہ کرو۔ یہ سات سال پیشتر کی بات ہے اور ممکن ہے وہ اب

اور کہیں چلا گیا ہو۔ لیکن خیر ہم اس کا پتہ معلوم ہی کرلیں گے۔"

ہینڈسم نے کہا "کیا تمہارے خیال میں وہ اس تصویر کو خریدنے پر تیار ہو جائے گا؟"

"نہیں۔" بنگو نے کہا۔ "لیکن میرا خیال ہے وہ مسٹر بیجن کو خریدنا ضرور پسند کرے گا۔" اس نے خوابیدہ نظروں سے خلا میں دیکھا۔ "ہینڈسم، پہلے ہمیں مسٹر بیجن کو تلاش کرکے کہیں بند کرنا پڑے گا تاکہ وہ فرار نہ ہونے پائے۔ پھر اس کے بعد ہم ہارکنس پینیتھ سے معاملہ طے کریں گے۔ اگر وہ اگلے ہفتے انشورنس سے ملنے والی رقم کا نصف حصہ ہمیں دینے پر تیار ہو جائے گا تو پھر ہم مسٹر بیجن کو وقت سے پہلے ظاہر نہیں ہونے دیں گے۔ سمجھ گئے۔"

ہینڈسم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔ "یعنی کہ پانچ لاکھ کا آدھا — یہ تو بہت ہو گیا۔ ٹھہرو! مجھے سوچنے دو۔" وہ چند لمحے خاموش رہا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں پڑی رہیں۔ "دو سو پچاس ہزار ڈالر ہوئے۔"

"ہاں۔ زندگی میں پہلی بار تم نے صحیح بات کہی ہے۔" بنگو نے کہا۔ "لیکن یہ تو بتاؤ ہم اس رقم سے کریں گے کیا۔"

ہینڈسم نے ایک لمبی سانس لی۔ وہ دس ڈالر یا اس سے بہت آگے بڑھ کر سو ڈالر تک کے لئے سوچ سکتا تھا۔ لیکن — یکایک وہ چونک پڑا۔ "کیا یہ ایمانداری کا سودا ہوگا؟"

"ایمانداری؟" بنگر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھیں شعلے برسانے لگیں "کیا تم سمجھتے ہو میں کوئی چور اچکا ہوں۔ ہارکنس پینیتھ کو انشورنس کمپنی سے رقم نہیں ملنا چاہیے کیونکہ اس رقم کا حقدار ابھی زندہ ہے۔ اس لئے" وہ اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے بولا۔ "یہ بلیک میل نہیں ہوگا جیسا کہ تم سوچتے ہو۔"

"اچھی بات ہے" ہینڈسم نے کہا "تم کہتے ہو تو ایسا ہی ہوگا۔"

بنگو نے آہستگی سے ایک لمبی سانس لی "ہم اس سے انٹرنیشنل فوٹو موشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ" میں رقم لگانے کے لیے کہیں گے۔ اس طرح رقم بغیر شبہہ کے ہمارے پاس آجائے گی۔ اس سے رقم ملتے ہی ہم ایک عمدہ سا اسٹوڈیو لے لیں گے" اس نے ایک خانہ کھول کر ایک صاف قمیص نکالی۔ "ہینڈسم، تیار ہو جاؤ، ہمیں اپنا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اس نے قمیص پہننے کے بعد ٹائی باندھی اور شیشے میں اپنے چہرے کو پسندیدہ نظروں سے دیکھنے لگا۔ "چلو۔"

"پہلے پتلون پہن لو" ہینڈسم نے اپنی ٹائی سے کشتی لڑتے ہوئے کہا۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد وہ بولا۔ "بنگو۔"

"ہاں"

"وہ ہمیں ملے گا کہاں۔ میرا مطلب مسٹر میچن سے ہے۔"

"اوہ۔ وہ" بنگو نے کہا اور چند لمحے تک خاموش رہ کر سوچتا رہا "تم اس کی فکر نہ کرو۔ میں سوچ ہی لوں گا۔ کیا میں ہی ہر شے کے بارے میں ہمیشہ نہیں سوچتا" اس نے تولیے کے ایک کونے کو پانی میں بھگو کر قمیص کی آستین پر کے ایک داغ کو صاف کرنے کی کوشش کی۔ "کیا میں نے کبھی تمھیں کوئی تکلیف پہونچنے دی ہے کیا تمھیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے۔"

"ہے کیوں نہیں" ہینڈسم نے جلدی سے کہا۔

"پھر کیوں گھبراتے ہو" بنگو نے کہا "میں اسے تلاش کر ہی لوں گا۔"

"اوہ ہاں" ہینڈسم نے کہا۔ اس نے اپنے بالوں میں کنگھی کی اور پھر سگریٹ کے پیکٹ کو جیکٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے بولا۔ "لیکن بنگو ــــ"

"میرے خدا" بنگو نے کہا "اب کیا ہے۔"

" اگر وہ ہمیں مل گیا تو ہم اسے چھپائیں گے کہاں ۔" ہینڈسم نے ڈرتے ڈرتے پوچھا ۔" اور ہم اس جگہ اسے لے کس طرح جائیں گے ؟"

بنگو اپنے سفید اور براؤن رنگ کے جوتے کو صاف کرتے ہوئے خاموش رہا ۔" جب وقت آئے گا ۔" آخر اس نے کہا ۔" میں اس بارے میں بھی سوچ لونگا۔"

اس نے اپنی تیاری ختم کرتے ہوئے ہلکے نارنجی رنگ کا ایک رومال اپنے کوٹ کے اوپری جیب میں لگایا اور پھر بوتل میں بچی ہوئی بیئر کا آخری قطرہ تک چوس گیا ۔

" کل ۔" وہ بولا ۔" شاید ہم شمپین پینے کے قابل ہو جائیں ۔"

زینہ اترنے کے بعد وہ ٹھہر گیا ۔ وہ ہرے فراک والی لڑکی اب بھی زینہ کے قدمچے پر بیٹھی ہوئی تھی ۔

" موسم کسقدر خوشگوار ہے ۔" بنگو نے کہا ۔

" ہاں ۔" لڑکی نے سرد لہجہ میں جواب دیا ۔" آج کی رات پارک میں اچھی طرح گذاری جا سکتی ہے ۔ سنو بنگو رگس ، ماں نے کہا ہے ——— "

بنگو ایک لمبی سانس لیتے ہوئے اس کے پہلو میں بیٹھ گیا ۔ اس نے اس کے ایک ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیا ۔" سنو بے بی ، ہمارے پاس ابھی تمھاری ماں کے بارے میں گفتگو کرنے کا وقت نہیں ہے ۔ اس وقت ہم بہت بڑے کام میں ہاتھ ڈالنے کے لئے جا رہے ہیں ۔"

لڑکی نے ناک بجائی ۔" یہ تو تم ہمیشہ ہی کہتے ہو ۔" وہ بولی ۔" لیکن اس بار تمھارا بڑا کام ضرور ہی ہو جانا چاہیے ورنہ آفس کے لئے تمھیں کہیں سڑک پر جگہ ڈھونڈنے کے لئے مجبور ہو جانا پڑے گا ۔" اس نے اپنے ہاتھ کو ٹیں چھڑا لیا ۔

" سنو بے بی ۔" بنگو نے کہا ۔" تمھیں مجھ پر اعتبار ہے ۔ ہے نا ۔ بہرحال کل اسی وقت تک ہمارے پاس اتنا ہو جائے گا کہ ہم کرایہ کا بل ہی ادا نہیں

کردیں گے بلکہ اس پورے مکان کو بھی خرید سکیں گے ـــــ اور تمھارے لئے فرکا کوٹ اور ہیرے کے زیورات بھی خرید سکیں گے ۔"

"ہاں، بنگو سچ کہتا ہے ۔" ہینڈسم نے کہا ۔

بے بی اسے دیکھ کر مسکرائی اور بنگو کو دیکھ کر اپنی مسکراہٹ کو چھپانے لگی۔
"آج کل "فر" میں کافی گرمی محسوس ہو گی ۔" وہ بولی ۔ "میں ہیرے کے زیور لینا پسند کروں گی ۔ اچھی بات ہے جاؤ ۔"

بنگو اس کا ہاتھ چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا ۔ "بے بی، تم بہت اچھی لڑکی ہو۔ جب میں دولتمند بن جاؤنگا ـــــ" وہ ٹھہر گیا ۔ "کیا میں نے دولتمند کا لفظ استعمال کیا تھا ۔"

انھوں نے آگے قدم بڑھایا ہی تھا کہ پیچھے سے بے بی کی آواز آئی ۔ "میرا خیال ہے اگر صبح تک تم دونوں لکھ پتی ماں کو پانچ ڈالر دیدوگے تو باقی کے لئے وہ کچھ اور انتظار کرے گی ۔ اور وہ ہیرے کے زیور لانا نہ بھولنا ۔"

عمارت سے تھوڑی دور جانے کے بعد بنگو نے کہا ۔ "بے بی اچھی لڑکی ہے ۔" اس نے ہینڈسم کی طرف دیکھا ۔ "اگر ہم دولتمند بن گئے تو تم ـــــ میرا مطلب ہے اب ہم دولتمند بن ہی گئے ہیں ۔ کسی بھی دن تم اس سے شادی ـــــ ۔"

"وہ شادی کرنا نہیں چاہتی ۔" ہینڈسم نے کہا ۔ "میں نے ایک بار اس سے پوچھا تھا ۔"

"بیوقوفوں کی طرح باتیں نہ کرو ۔" بنگو بگڑ گیا ۔ "ہر لڑکی شادی کرنے کی خواہش رکھتی ہے ۔"

"لیکن بے بی نہیں ۔" ہینڈسم نے جلدی سے کہا ۔ "وہ ایک اچھی ملازمت کرتی ہے ۔ وہ اسے چھوڑ کر شادی کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی ۔" اس نے

ایک لمبی سانس لی۔ "بنگو، ہم سنڈے پیجن کو کہاں تلاش کریں گے۔"

"ہم پارک چل کر ان پرندوں سے پوچھیں گے۔" بنگو نے کہا اور اپنے ہاتھوں کو جیب میں ٹھونس کر آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔ "مجھے سوچنے دو۔ ہم ہوٹلوں میں تلاش کر سکتے ہیں لیکن ممکن ہے وہاں اس نے اپنا اصلی نام درج نہ کرایا ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے اس نے ہوٹل میں ٹھہرنے کی جرأت ہی نہ کی ہو۔ میرا خیال ہے اس نے کسی مکان میں کوئی کمرہ حاصل کیا ہوگا تاکہ لوگوں کی نظروں میں زیادہ نہ آسکے۔"

ان کے قدم سنٹرل پارک کی سمت اٹھتے رہے۔ بے بی بہت اچھی لڑکی ہے۔ بنگو نے سوچا، بہت اچھی، خوبصورت اور ذہین اور ہمدرد بھی۔ جب وہ اس پیجن کے معاملے سے فرصت پائے گا تو اس کے لئے ہر وہ شے خریدنے کے لئے تیار ہو جائے گا جس کی فرمائش وہ کرے گی۔ اور ہیروں کے زیورات تو ——

"بے بی خوبصورت ہے۔" ہینڈسم نے بنگو کے خواب کو توڑتے ہوئے کہا۔

بنگو نے کہا۔ "میرے خدا، ہمیں اس قدر کام کرنا ہے اور تم ہو کہ عورتوں کے بارے میں ہی سوچ رہے ہو۔ کیا یہ نہیں سوچ سکتے کہ ہم مسٹر پیجن تک کس طرح پہنچ سکتے ہیں۔"

وہ کہاں گیا ہوگا؟

وہ کہاں رہا تھا؟

بنگو کے ذہن میں غیر سکون بخش سوالات چکر کاٹنے لگے۔ مسٹر ایس۔ ایس پیجن ـــ سنڈے پیجن ۱۹۳۲ء کی ایک تاریخ تک باقاعدہ اپنے اصول کے مطابق کام کرتے رہے۔ پھر اپنے اصول کو توڑ کر ایک دن وہ کبوتروں کو دانہ کھلاتے نظر آئے اور پھر اسی دن غائب بھی ہو گئے۔ کہاں غائب ہو گئے ـــ اور اب واپس آگئے ہیں۔ لیکن کیوں واپس آئے ہیں۔ وہ اس درمیان کہاں رہے ہیں۔ اگر وہ اپنی مرضی سے

گئے تھے تو ان کے اس جانے میں کیا راز پوشیدہ تھا۔

"اچھا یہ بتاؤ۔" اس نے اونچی آواز میں کہا۔ "تم اس شخص کو کس طرح تلاش کرنے کی کوشش کروگے جس کے بارے میں تمہیں معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے۔"

"کیا، ہمیں تو معلوم ہے وہ کہاں ہے۔" ہینڈسم نے پُر تجربہ لہجے میں کہا اس نے اپنی جیب سے تصویر نکال کر اشارہ کیا۔ "یہاں۔"

بنگو نے مسٹر وہجن کی تصویر کی طرف دیکھا، جو آج دوپہر ہی اس نے لی تھی۔ اور پھر خاموشی سے ہینڈسم کو گھورنے لگا۔

"لیکن یہ تو وہ جگہ ہے جہاں ہم نے اسے دیکھا تھا۔" ہینڈسم نے کہا۔

"تم واقعی اس قدر بیوقوف نہیں ہو جتنا میں سمجھتا ہوں۔ ہمیں اس کی تلاش اس جگہ سے شروع کرنا چاہئے جہاں پہلی بار وہ نظر آیا تھا۔" وہ جنوب کی سمت گھوم کر سنٹرل پارک ویسٹ کی سمت چلنے لگے۔

"ممکن ہے وہ اب بھی وہیں ہو۔" ہینڈسم نے کہا۔ "وہ نیویارک سے سات سال تک غائب رہا ہے۔"

بنگو نے پوچھا۔ "اس سے تمہارا کیا مطلب ہے۔"

"اگر وہ یہیں نیویارک میں کہیں پوشیدہ رہا ہوتا تو اسے کسی نہ کسی نے ضرور ہی دیکھ لیا ہوتا۔" ہینڈسم نے کہا۔ "اب چونکہ وہ سات سال تک اس جگہ سے غائب رہا۔ اس لئے میرے خیال میں وہ اب بھی اپنی پسندیدہ جگہ موجود ہوگا۔ وہ ان پرندوں کو پاگل پن کی حد تک پیار کرتا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے میں نے اس کی ایک تصویر دیکھی تھی جس میں وہ ایک پیر کے ایک کبوتر کو دانہ دے رہا تھا۔"

"میں نے ایک پیر کا کبوتر آج تک نہیں دیکھا۔" بنگو مضحکہ خیز لہجہ میں بولا۔

"لیکن وہ کبوتر ایک ہی پیر کا تھا۔ وہ پکچر ۱۳ مئی ۱۹۳۳ء کو نیوز کے تیسرے

صفحے کے داہنی طرف اوپری حصے میں چھپی تھی۔ تصویر دو کالم چوڑی تھی۔ اسی کے پہلو میں آرتھر میکڈرماٹ کے اپنی بیوی سے طلاق حاصل کرنے کی خبر تھی۔ اس نے اسی سال کے ۲۰ر اکتوبر کو طلاق حاصل کرلی تھی۔

بنگو اس بات کا فیصلہ نہ کرسکا کہ میکڈرماٹ نے طلاق حاصل کی تھی یا ایک پیپر کے کیوتر نے۔ لیکن اس نے اس کے بارے میں کچھ پوچھنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ اب وہ پارک کے داخلی دروازے کے پاس پہونچ چکے تھے۔ وہ آگے آگے تھا اور ہینڈسم اس کے عقب میں چل رہا تھا۔

"وہ دیکھو"۔ ہینڈسم نے کہا۔ "وہ اسی جگہ تھا جب ہم نے تصویر لی تھی" لیکن اس وقت وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ اس جگہ چاند اور سڑک کی روشنی میں صرف درخت کھڑے چمک رہے تھے۔

ہینڈسم نے مایوس لہجے میں کہا۔ "میں نے سوچا تھا وہ ہمیں یہیں مل جائیگا"۔

بنگو نے اس کی طرف دیکھا اور پھر خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا۔

جب ہم نے اس کی تصویر لی تھی، تو وہ اسی جگہ تھا"۔ آخر وہ بولا۔ "اب ہمیں یہ سوچنا ہے کہ وہ اس جگہ سے کہاں گیا ہوگا تاکہ ہم بھی اس کے پاس پہونچ سکیں"

"اوہ"۔ ہینڈسم نے مشتبہ لہجہ میں کہا اور اپنے اردگرد جال کی طرح پھیلی ہوئی پگڈنڈیوں کو دیکھنے لگا۔

"میرا یہ مطلب نہیں ہے"۔ بنگو کا لہجہ شریفانہ نہیں تھا۔ "میرا مطلب ہے ہمیں سوچنا چاہیئے کہ وہ کہاں رہتا ہوگا"۔ اس نے ایک لمبی سانس لی اور تنکوں سے بنی ہوئی ہیٹ کو اتار کر اپنی پیشانی پونچھنے لگا۔ "چلو، اوپر پہاڑی پر چلیں۔ میں تنہائی میں بیٹھ کر کچھ غور کرنا چاہتا ہوں"۔

وہ آہستہ آہستہ اوپر چڑھنے لگے اور جب انھیں سائمن بولیوار کا مجسمہ چاند

کی روشنی میں چمکتا ہوا نظر آیا تو ان کی سانسیں کافی تیزی سے چل رہی تھیں جہاں رکھی ہوئی تمام بنچیں ۔۔۔ ایک کو چھوڑ کر خالی پڑی ہوئی تھیں ۔

یکایک بنگو نے ہنڈسم کا بازو پکڑ لیا ۔ "ٹھہرو" وہ بولا ۔

اس ناٹے قد کے آدمی نے ان کے نزدیک پہونچتے ہی ان کی طرف دیکھا تھا اور چاند کی روشنی میں اس کا چہرہ صاف نظر آگیا تھا کہ اس میں شبہہ کی گنجائش ہی نہیں تھی کہ وہ سنڈسے ویچن تھا ۔

تیسرا باب

دانائی

مسٹر ویچن خوش اخلاق نظر آنے والے ایک دبلے پتلے شخص تھے ۔ انکی آنکھیں ہلکی بھوری تھیں اور ان کے بھورے بال کبھی کبھی چلنے والے ہوا کے جھونکے سے پیشانی پر بکھر گئے تھے ۔ جس وقت بنگو اور ہنڈسم ان کے پاس پہونچے ۔ وہ اپنے لوہے کے فریم والے چشمے کو صاف کر رہے تھے اور جب وہ ان کے سامنے پہنچے تو انھوں نے اسے اپنی ناک پر رکھتے ہوئے انھیں غور سے دیکھا ۔

ہنڈسم نے گھبرائی ہوئی نظروں سے بنگو کی طرف دیکھا وہ مسٹر ویچن کے پاس پہونچ چکے تھے ۔ لیکن اب انھیں کیا کرنا ہے ؟ اس نے جلدی اپنے کو یاد دلایا کہ بنگو نے خود ہی تمام معاملے کو سنبھالنے کے لئے کہا ہے ۔ اور بنگو ہمیشہ ہر کام کو خوبصورتی سے سرانجام دیتا تھا ۔

" یہاں کبھی ہوا نہیں ہے " بنگو نے لاپرواہی سے مسٹر ویچن سے کہا ۔

" ہاں " مسٹر ویچن نے جواب دیا ۔

ہینڈسم نے اطمینان کی ایک لمبی سانس لی۔

بنگو اور مسٹر بیجن موسم پر تبادلۂ خیال میں مصروف ہو گئے کہ آج کا دن بہت گرم تھا لیکن اب گرمی سے کچھ عافیت مل گئی ہے اور ممکن ہے کل اور بھی گرمی کا مقابلہ کرنا پڑے۔ پھر بنگو نے یکایک پوچھا: "کیا اتفاق سے اس پارک میں کبھی ایک پیر کا کبوتر بھی آپ کو نظر آیا ہے؟"

ہینڈسم نے چونکتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ آخر بنگو چاہتا کیا ہے۔

"نہیں۔" مسٹر بیجن نے کہا۔ "آجکل تو نہیں۔"

"کسقدر حیرت کی بات ہے۔ مجھے ابھی تک کوئی ایسا شخص نہیں ملا جس نے اسے دیکھا ہو۔ ممکن ہے وہ پھر کسی وقت اس پارک میں واپس آجائے۔" وہ خاموش ہو گیا اور پھر بولا "کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں وہ کہاں سے آ رہا ہو گا؟"

مسٹر بیجن نے دلچسپ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"وہ میرا پسندیدہ کبوتر ہے۔" بنگو کہتا گیا۔ "اور حقیقت میں دیکھا جائے تو اس کے علاوہ ایک پیر کا کبوتر میں نے آج تک دیکھا ہی نہیں ہے۔"

"یہ تو کافی دلچسپ بات ہے۔" مسٹر بیجن نے کہا۔ "تمہارے خیال میں کیا اس کا ایک پیر ضائع ہو گیا تھا یا وہ ایک پیر کا پیدا ہی ہوا تھا؟"

بنگو نے ہینڈسم کے گھٹنوں کو ٹھوکا دیا۔ اس نے ۱۹۳۲ء کے اخبار میں پڑھی ہوئی کہانی کو تیزی سے ذہن میں دہراتے ہوئے کہا "وہ اسی طرح پیدا ہوا تھا۔"

"اوہ میرے خدا۔" مسٹر بیجن نے کہا۔

اب بنگو کے دلچسپی ظاہر کرنے کی باری تھی "کیا آپ نے بھی کبھی اسے دیکھا ہے؟"

"اس وقت سے نہیں ـــ اسے دیکھے کافی عرصہ گذر چکا ہے" مسٹر پیجن نے قریب قریب ہانپتے ہوئے کہا "میں نے خواب میں بھی نہیں خیال کیا تھا کہ وہ اب تک زندہ ہوگا۔ میں اسے پھر دیکھنا پسند کروں گا"

گفتگو اور آگے بڑھی تو بنگو نے اسے بتایا کہ اس ایک پیر کے کبوتر کی عادت ہے کہ وہ ہر رات دس بجے اس مکان کی کھڑکی پر آکر بیٹھتا ہے اور وہ اسے کھانے کے لئے کچھ دیدیتا ہے۔ یہ سلسلہ کافی عرصے سے جاری ہے۔ کسقدر عرصے سے؟ اوہ یہی قریب چار پانچ سال سے۔ اور اب تو وہ خاندان کا ہی ایک فرد معلوم ہونے لگا ہے۔ اس وقت کیا بجے ہیں؟ قریب ساڑھے نو۔ اوہ اسے یاد آگیا۔ اب اسے گھر واپس پہونچ جانا چاہئے۔ وہ کبوتر کے لئے کھڑکی پر دانہ رکھنا بھول گیا ہے۔

"کیا آپ اسے دیکھنا پسند کریں گے" بنگو نے دوستانہ لہجے میں پوچھا۔

"ہم یہاں سے کچھ ہی دوری پر رہتے ہیں"

مسٹر پیجن اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ "ضرور" انھوں نے کہا "حالانکہ اس جگہ مجھے کسی سے ملاقات کرنی تھی" پھر کچھ سوچتے ہوئے بولے "خیر وہ میرا انتظار کرے گا"

واپسی پر دوران گفتگو میں بنگو نے اندازہ لگایا کہ مسٹر پیجن بہت ہی بھولے بھالے شخص ہیں۔ انھوں نے صرف ایک پیر کے کبوتر میں ہی نہیں بلکہ بنگو اور ہینڈسم اور یہاں تک کہ انٹرنیشنل فوٹو موشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ میں بھی دلچسپی لینی شروع کر دی تھی۔

"ہم لوگوں کی تصویریں اسوقت لیتے ہیں جب وہ گھومنے کیلئے باہر نکلتے ہیں" بنگو نے تشریح کی "پھر اس کے بعد ہم اپنے پتے کا کارڈ انھیں دے دیتے ہیں۔ اگر وہ کارڈ کے ساتھ ہی مقررہ رقم بھی بھیج دیتے ہیں تو ہم

ان کی تصویریں انھیں بھیج دیتے ہیں ۔"

"بہت اچھا کام ہے ۔" مسٹر بیچن بڑبڑائے ۔

"لیکن اب ہم ایک نیا اسٹوڈیو قائم کرنے والے ہیں ۔" بنگو نے کہا ۔ "اب ہم اپنا کام اور بھی وسیع ——" وہ خاموش ہوگیا اور سوچنے لگا کہ جب نئے اسٹوڈیو میں جائے گا تو کیا کرے گا ۔ اس نے سوچا لاکھوں کی رقم سے اسٹوڈیو قائم کرنے کے بعد سڑک پر گھوم گھوم کر تصویریں لینا تو بیوقوفی ہوگی ۔ اور خیر جب وقت آئے گا تو وہ اس پر بھی غور کرے گا ۔

اس نے کہا ۔ "اس کام میں ترقی حاصل کرنے کے اور بھی ذرائع ہیں جن پر ہم نے ابھی توجہ نہیں دی ہے ۔"

"ضرور ہوں گے ۔" مسٹر بیچن نے خوشگوار لہجے میں کہا ۔ "اور مجھے امید ہے تم لوگ اس سے مزید فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کروگے ۔"

بنگو نے اسے احسانمند نگاہوں سے دیکھا وہ مسٹر بیچن کو پسند کرنے لگا تھا ۔ وہ کسقدر بھولا بھالا ، خاموش طبیعت اور شریف مزاج کا شخص تھا ۔ اسکی عمر پچاس یا پھر ساٹھ سال کی رہی ہوگی ۔ اس کی گفتگو اس طرح کی تھی جیسے کہ وہ تمام دنیا کو اپنا دوست سمجھتا ہے ۔ ہاں ، بنگو اسے پسند کرنے لگا تھا اور ہینڈسم کے چہرے سے بھی اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا ۔ لیکن ہینڈسم کے چہرے پر پریشانی کے آثار تھے جیسے وہ جانتا تھا کہ اب آگے کیا ہونے والا ہے ۔

مسٹر بیچن جیسے شریف آدمی کے ساتھ اس طرح کی دھوکے بازی سے کام لینا ایک کمینی حرکت نظر آرہی تھی ۔

لیکن بنگو نے اپنے کو سمجھایا کہ وہ ایسی کوئی حرکت نہیں کر رہا ہے ۔ اور حقیقت میں وہ ایسا مسٹر بیچن کی بھلائی کے لئے کر رہا ہے ۔ وہ اس کی زندگی کو

محفوظ کر رہا ہے۔ اگر کسی دوسرے شخص نے مسٹر پیجن کو دیکھ لیا ۔ اور وہ شخص ان کی انشورنس پالیسی سے بھی واقف ہو گا تو پھر یہ ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے ۔ اس طرح اپنے کو سمجھانے کے بعد اب وہ کچھ مطمئن نظر آ رہا تھا ۔

مکان کے نزدیک پہنچتے ہی ایک دوسری پریشانی نے اسے گھیر لیا ۔ اگر بیلے بی یا اس کی ماں باہر زینے پر مل گئی ؟ لیکن زینے پر کسی کو نہ دیکھ کر اس نے اطمینان کی ایک لمبی سانس لی ۔

" یہ مکان کوئی آرام دہ نہیں ہے " بنگو نے کہا " لیکن میں اور میرا دوست بہت سادگی پسند واقع ہوئے ہیں " وہ خاموش ہو گیا اور پھر بولا ۔ ہم تیسری منزل پر رہتے ہیں اور باقی کمروں کو کرائے پر اٹھا رکھا ہے " یہ کہتے ہوئے اس نے ہینڈسم سے آنکھیں چرائیں ۔

" بہت اچھی ہے " مسٹر پیجن نے سادگی سے کہا ۔ زینے پر سے گزرتے ہوئے انھوں نے لیٹر بکس کو دیکھا ۔

" ہم اس جگہ کو اپنے آفس کے طور پر بھی استعمال میں لاتے ہیں ۔" بنگو نے جلدی سے کہا " لیکن نئے اسٹوڈیو کے تیار ہوتے ہی ہم وہاں منتقل ہو جائیں گے ۔ مجھے امید ہے زینہ چڑھتے ہوئے آپ تکلیف نہ محسوس کر رہے ہوں گے "

" نہیں " مسٹر پیجن نے کہا اور اوپر چڑھنے لگا ۔

ہینڈسم نے بنگو کا بازو پکڑ لیا اور جب مسٹر پیجن کچھ آگے نکل گئے تو اس نے آہستہ سے کہا ۔

" مجھے پچاس سنٹ کی ضرورت ہے "

" کس لئے "

"میں بتا نہیں سکتا۔ لیکن بنگو مجھے اس کی ضرورت ہے۔"

بنگو نے ایک لمبی سانس لی۔ "اچھی بات ہے" یہ کہتے ہوئے اس نے جیب سے پچیس سنٹ کے دو سکے نکال کر ہینڈسم کو دیدیئے "ٹھہرو کہاں جا رہے ہو؟"

"بس ایک منٹ میں واپس آتا ہوں"

"لیکن جلدی" بنگو نے کہا "ہمیں ابھی بہت کام کرنے ہیں" وہ تیزی سے زینہ چڑھتے ہوئے مسٹر پیچن کے پاس پہنچ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ آخر ہینڈسم گیا کہاں ہے۔"

بنگو نے دروازہ کھولتے ہوئے مسٹر پیچن سے کہا "مجھے امید ہے آپ اس کمرے کی حالت سے کوئی اثر نہ لیں گے۔ کمرے کی صفائی کرنے والی عورت اتوار کو نہیں آتی" یہ سچ ہی تھا۔ اور یہ بھی سچ تھا کہ صفائی کرنے والی عورت ہفتے کے باقی چھ دنوں میں بھی نہیں آتی تھی۔

بنگو جلدی جلدی کپڑے، پرانے اخبار اور بوتلیں سمیٹ کر ایک کونے میں کرتے ہوئے بولا "تشریف رکھیے۔ بہتر ہوگا آپ اس ہرے رنگ کی کرسی پر بیٹھیں۔ وہ آرام دہ ہے" اس نے کمرے کی دو کھڑکیوں کو کھول کر باہر گلی کی سمت دیکھا اور بولا "یہی وہ کھڑکی ہے۔ اب وہ آتا ہی ہوگا۔"

"دلچسپ" مسٹر پیچن نے کہا "بہت ہی دلچسپ۔"

تھوڑی دیر کے لئے گہری خاموشی چھا گئی۔ بنگو مسٹر پیچن کو حیرت اور پریشانی کی ملی جلی نظروں سے دیکھتا رہا۔ وہ شخص سات سال تک غائب رہا تھا اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کہاں رہا تھا، اور اب وہ اس کے ساتھ اس کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔

پہلے دو مسئلے تو بہت آسانی سے حل ہو گئے تھے۔ مسٹر پیچن کو اس نے

تلاش کر لیا تھا اور انھیں وہ اپنے کمرے میں لانے میں بھی کامیاب ہو گیا تھا۔ لیکن اب ایک مشکل مسئلہ اس کے سامنے تھا۔ وہ کس طرح مسٹر پیچن کو اپنے پاس روکنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

کسی نہ کسی طرح اسے اس مسئلہ کو حل کرنا تھا اور جلد ہی حل کرنا تھا۔ کیا وہ مسٹر پیچن کے ہاتھ پیر باندھ دے؟ یہی اسے ایک بہتر طریقہ نظر آرہا تھا۔ لیکن یہ بنگو کو کچھ جچا نہیں۔ پھر بھی اس ایک طریقے کے علاوہ اسے اور کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا کیونکہ مسٹر پیچن اپنی مرضی سے وہاں رہنے پر کبھی تیار نہ ہو سکتے تھے۔

وہ اسی مسئلے کی الجھن میں پھنسا ہی ہوا تھا کہ ہینڈسم ایک ٹرے لیکر واپس آگیا جس پر چند بوتلیں، برف کا پیالہ اور ایک سائفن رکھا ہوا تھا۔

"یہ تم نے عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔" بنگو نے کہتے ہوئے مسٹر پیچن کی طرف دیکھا۔ "آپ یقیناً ہم لوگوں کا ساتھ دیں گے۔"

"شکریہ" مسٹر پیچن نے اپنی ہیٹ سے کھیلتے ہوئے کہا۔

ہینڈسم دوسرے کمرے سے جاکر گلاس لے آیا۔

"سردی کافی ہو گئی ہے۔" مسٹر پیچن نے چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"آج دن میں کافی گرمی بھی تو تھی۔" بنگو نے کہا۔

"بہت زیادہ۔" مسٹر پیچن نے کہا

"اور شاید کل اس سے بھی زیادہ گرمی کا مقابلہ کرنا پڑے۔ بات تیرے کی۔" بنگو نے سوچا۔ گفتگو کا موضوع بھی وہی ہو گیا تھا اور وہ ابھی تک یہ طے نہیں کر پایا تھا کہ مسٹر پیچن کو جانے سے کس طرح روکنے میں کامیاب ہوگا۔ بنگو نے اپنے ذہن کو بیدار کرنے کے لئے گلاس اٹھا کر ایک بھرپور گھونٹ

حلق کے نیچے اتارا۔ اس نے فوراً اندازہ لگا لیا کہ بہترین قسم کی اسکاچ اسکے حلق کے نیچے گئی ہے۔ اس نے غور سے گلاس کو دیکھنا شروع کیا۔ پچاس سنٹ میں ہینڈسم وہ گلاس نہیں خرید سکتا تھا۔ پھر اس نے وہ گلاس کو شناخت کر لیا۔ وہ بے بی کا تھا۔ اس نے ٹرے کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ اور اسکے ساتھ ہی سائفن بھی بے بی کا ہی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسکاچ بھی اسی کے یہاں سے آئی تھی۔

اس نے گھڑی کی سمت دیکھا۔ اس میں دس بجکر پانچ منٹ ہو رہے تھے اب کسی بھی وقت مسٹر بیجن پوچھ سکتے تھے کہ ایک پیر کا کبوتر ابھی تک کیوں نہیں آیا۔ اسے جلد ہی کسی نہ کسی فیصلے پر پہنچ جانا چاہیئے۔

"ابھی تک ہمارا آپس میں تعارف بھی نہیں ہوا۔" وہ خوشگوار لہجہ میں بولا۔" یہ میرے پارٹنر مسٹر کوزاک اور میرا نام بنگو ہے۔"

"اور مجھے مسٹر برڈ کہتے ہیں۔" وہ اپنا سر ہلاتے ہوئے بولے۔

"برڈ۔" ہینڈسم نے کہا۔" واہ، کیا اتفاق ہے۔ آپ کا نام برڈ ہے اور آپ ایک پرندے کو دیکھنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔"

"ہاں۔" مسٹر بیجی نے گھڑی کی سمت دیکھتے ہوئے کہا۔ انھوں نے اپنا گلاس ختم کیا اور اسے کرسی کے پہلو میں فرش پر رکھ دیا۔" ہاں، پرندوں کی بات آگئی ہے تو وہ ایک پیر کا کبوتر کس وقت آیا کرتا تھا۔"

"بس اب وہ آتا ہی ہوگا۔" بنگو نے کہا اور سردی کی ایک تیز لہر اس کے تمام جسم میں دوڑ گئی۔ اسی بات کا اسے خطرہ تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جسقدر دیر تک وہ گفتگو کر سکے گا کرے گا اور پھر تشدد سے کام لیتے ہوئے اسے باندھ کر کونے میں ڈال دیگا۔ ممکن ہے اس نے کسی سے ملنے کا

وقت مقرر کر رکھا ہو۔" اس نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔" اس کے آنے کا وقت تو گذر گیا ہے۔"

"ممکن ہے۔" مسٹر پیچن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔" لیکن اتفاق سے میں نے بھی کسی سے ملاقات کا وقت مقرر کر رکھا ہے۔" وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔"تم لوگوں سے ملکر مجھے کافی خوشی ہوئی ہے۔" انھوں نے کہا۔" شاید یہ بات تم لوگوں کی دلچسپی کا باعث ہو کہ وہ ایک پیر کا کبوتر۔ جس کے ساتھ میری تصویر لی گئی تھی، کچھ عرصے بعد، آٹھ سال پیشتر مر گیا تھا۔ مجھے اس پر شبہ تھا کہ ایک طرح کے دو کبوتروں کا سنٹرل پارک میں ہونا ناممکن سا ہے۔ انھوں نے اپنے ہاتھوں کو جیب میں ڈال لیا اور مسکرانے لگے۔" میں یہ معلوم کرنے کے لئے تم لوگوں کے ساتھ چلا آیا تھا کہ آخر تم لوگ چاہتے کیا ہو۔ اور اب چونکہ میں واپس جا رہا ہوں۔ شاید تم لوگ کچھ بتانا پسند کروگے۔"

بنگو اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔" اچھی بات ہے مسٹر پیچن۔ میں بتاتا ہوں، یہ سچ ہے کہ ہم آپ کو دھوکا دے کر یہاں لے آئے ہیں لیکن ہم نے ایسا صرف اس لئے کیا ہے کہ آپ کی زندگی خطرے میں ہے ہم صرف آپ کو محفوظ رکھنا چاہتے تھے۔"

مسٹر پیچن مسکرائے۔" لیکن میں اپنی حفاظت خود کرنے کے قابل ہوں۔" انھوں نے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ بنگو حرکت کر سکتا وہ اچھل کر دروازے کے پاس پہنچ گئے۔ ان کے ایک ہاتھ میں پستول تھا۔ دوسرے سے انھوں نے دروازے کا ہینڈل پکڑ لیا۔" ہر شخص کو ہر موقع کے لئے تیار رہنا چاہیے۔" مسٹر پیچن نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

بنگو نے کہا۔" ایک منٹ ٹھہریئے ہمیں آپس میں کچھ گفتگو کر لینی چاہیے۔"

پانچ لاکھ کی نصف رقم اس کی آنکھوں کے سامنے بھاگی جا رہی تھی۔ اس کا دل ڈوبنے لگا۔ "یہ کمبخت ہینڈسم چپ چاپ کیوں کھڑا ہے۔" ایک منٹ؟ اس نے یہ سوچتے ہوئے دہرایا کہ ممکن ہے اسے کسی طرح کا موقعہ مل جائے۔ اسنے اچھلنے کے لئے اپنی سانس روک لی۔

"اگر تمہیں کبھی ایک پیر کا کبوتر کہیں مل جائے" مسٹر ہیچن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "تو میرے پاس لے ــــ" یکایک وہ خاموش ہو گئے۔ ان کے چہرے پر زردی چھانے لگی۔

"ارے" بنگو نے کہا "یہ کیا ــــ"

"کسی دن ــــ" مسٹر ہیچن کے پیروں نے جواب دیدیا اور وہ فرش پر لڑھک گئے۔ ان کے ہاتھ سے پستول چھوٹ کر دور جا گرا۔

چوتھا باب۔

خالی کمرہ

بنگورگس نے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کی اور شاید دو منٹ تک وہ سانس لینے کی بھی جرأت نہیں کر سکا تھا۔ وہ خاموش کھڑا فرش پر پڑے بے حس و حرکت شخص کو دیکھتا رہا۔

یہ کیا ہو گیا۔ اب وہ کسی کی نظر میں آئے بغیر اس جسم سے نجات کس طرح حاصل کرے گا۔

پھر اسے معلوم ہوا کہ مسٹر ہیچن سانس لے رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ مرے نہیں تھے۔ اس کے دل پر سے ایک بہت بڑا بوجھ اتر گیا۔

ہینڈسم نے جھک کر ان کا معائنہ کیا اور پھر بنگو کی طرف پر تجسس نظروں سے دیکھنے لگا۔

"ایک بے ہوش کر دینے والی دوا تھی" اس نے کہا۔ "تم نے پچاس سنٹ جو دیئے تھے اسی سے میں نے خریدا تھا۔ آخر ہمیں اسے کسی نہ کسی طرح یہاں روکنا تھا"۔ اس کی آنکھیں الجھن کی وجہ سے پھیلی ہوئی تھیں۔ "کیا میں نے غلطی کی ہے"؟

بنگو نے آہستہ سے ایک لمبی سانس لی۔ "اخلاقی نقطہ نگاہ سے یہ اچھا نہیں ہے کہ ایک شخص کو بلا کر اس کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے" اس نے کہا۔ "لیکن تم نے جو کچھ کیا ہے بہتر ہی کیا ہے" وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر مسٹر بیجن کا بغور معائنہ کرنے لگا۔ "اس سے کوئی نقصان تو نہ پہنچے گا" اس نے پر تشویش لہجہ میں پوچھا

"نہیں" ہینڈسم نے جواب دیا۔ "مجھے یاد ہے ایک بار ۱۹۲۹ء میں۔"

"اسے چھوڑو" بنگو نے جلدی سے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا "اسے بستر پر لٹا دو ممکن ہے اس طرح اسے آرام ملے۔ میرا بستر ٹھیک رہے گا"

ایک طرف سے اطمینان حاصل کرنے کے بعد اب وہ دوسری الجھنوں میں پھنس گیا۔ اس وقت اس کے کمرے میں پانچ لاکھ کی رقم موجود تھی اور اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اس کا اگلا قدم کیا ہونا چاہیئے۔

اب اس کا کام صرف اتنا ہے کہ وہ مسٹر ہینسن کو اطلاع کر دے اور مسٹر بیجن کو اس وقت تک اپنے پاس رکھے جب تک انشورنس کمپنی روپیہ ادا کر دے۔ وہ غور کرنے لگا کہ آخر سات دن تک وہ کس طرح ایک شخص کو پوشیدہ طور سے اپنے پاس رکھ سکے گا۔ خیر، اس نے سوچا، اس پر میں اسوقت غور کر لوں گا جب مسٹر بیجن کسی قسم کی مشکلات پیدا کرنیکی کوشش کرینگے۔

ہینڈسم نے مسٹر بچن کو بستر تک پہنچانے کا کام شروع کیا تو وہ میز کے پاس بیٹھ کر مسٹر پینتھ کو خط لکھنے میں مصروف ہو گیا۔

"ڈیر مسٹر پینتھ۔

آج کل ایک ایسا پرندہ اڑتا پھر رہا ہے جسے آپ آج سے سات دن تک پنجرے میں بند رکھنا پسند کریں گے۔ میں نے اور میرے پارٹنر نے اس پرندے کو پکڑ کر پنجرے میں ڈال دیا ہے۔ اب ممکن ہے آپ مجھ سے کسی قسم کی گفتگو کرنا پسند کریں۔"

اس جگہ بنگو ٹھہر گیا اور اپنے قلم کی نوک کو دیکھنے لگا۔ اس نے سوچا۔ شاید وہ جو کچھ لکھنا چاہتا ہے اسے پوری طرح واضح نہیں کر سکا ہے۔ اس نے پھر لکھنا شروع کیا "میں ان میں سے ہوں جو پرندوں میں کبوتروں کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اس طرح مجھے آپ کی دلچسپیوں سے بھی واقفیت ہے۔ آپ جلد سے جلد مجھے اطلاع کیجئے گا تاکہ ہم ان کے —— کبوتر کے بارے میں گفتگو کر سکیں۔"

خط کا مضمون ختم کرنے کے بعد بنگو نے اطمینان کی سانس لی۔ اب مسٹر پینتھ اس کا مطلب آسانی سے سمجھ لیں گے۔ اس نے اس کے نیچے "بنگو رگس" کے نام کے دستخط کئے۔

وہ تیزی سے زینے طے کرتے ہوئے پہلی منزل پر پہنچا جہاں فون رکھا ہوا تھا۔ اس نے ڈائرکٹری اٹھا کر مسٹر پینتھ کا پتہ تلاش کرنا شروع کیا اور پھر اسے نوٹ کر لیا۔ اس کا مکان سنٹر پارک ویسٹ سے کچھ ہی فاصلے پر واقع تھا۔

اس کام سے فارغ ہونے کے بعد بنگو نے پہلی منزل کا زینہ بھی طے کیا اور پھر ایک گوشہ میں واقع ایک سگار اسٹور کی سمت بڑھنے لگا تاکہ لفافے پر چپکانے کے لئے تین سنٹ کا ٹکٹ خرید سکے۔ لیکن راستے میں ہی وہ یکایک ٹھہر گیا۔

کل تک تو بہت دیر ہو جائے گی۔ بنگو نے سوچتے ہوئے اپنی جیب کو ٹٹول کر اپنے خزانے کی رقم کا شمار کیا۔ اس کے پاس کل ایک ایک ڈالر کے چار نوٹ، ایک نصف اور چوتھائی ڈالر اور کچھ چھوٹی قیمت کے سکے تھے۔

اس نے ایک چھوٹا سکہ صرف کر کے "ویسٹرن یونین منیجر" کو فون کیا اور مجبوراً پچیتر سنٹ ایک قاصد لڑکے کے ہاتھ مسٹر پینتھ کے یہاں دستی خط بھیجنے میں صرف ہو گئے۔ وہ ڈھائی لاکھ کی رقم حاصل کرنے کے لئے ہی یہ رقم خرچ کر رہا ہے۔ آخر میں اس نے اپنے آپ کو سمجھایا۔

اس نے گھڑی کی سمت دیکھا۔ دس سترہ۔ اس نے حساب لگایا کہ جس وقت قاصد لڑکا مسٹر پینتھ کے یہاں خط لیکر پہونچے گا اس وقت وہ گھر پر ہی موجود ہوگا اگر وہ موجود ہوگا تو پھر شاید وہ گیارہ بجنے سے پیشتر ہی اسے فون کرے گا۔

ہینڈسم نے مسٹر بیجن کو بستر پر لٹا دیا تھا جو کسی تھکے ہوئے بچے کی طرح سو رہا تھا۔ بنگو اس کے پاس پہنچکر کھڑا ہو گیا اور اسے دیکھنے لگا۔

"مجھے یہ پسند ہے۔" ہینڈسم نے چادر سیدھی کرتے ہوئے کہا۔

"اس سونے کی کان کو کون نہیں پسند کرے گا۔" بنگو نے پھٹی ہوئی آواز میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے سگریٹ سلگائی اور فون کال کے آنے کا انتظار کرتے ہوئے ہینڈسم کی حرکات کو دیکھنے لگا جو کمرے کے سامان کو درست کرنے میں مصروف ہو گیا تھا۔

اس نے آرام سے سوتے ہوئے مسٹر بیجن پر نظر ڈالی اور پھر جلد ہی اپنی نظریں دوسری سمت پھیر لیں۔ وہ اپنے ضمیر کو سمجھانے لگا کہ وہ اس بوڑھے کو تکلیف نہیں دے رہا ہے بلکہ اس کی جان بچانے کی کوشش کر رہا ہے۔

میرا باپ کیسا رہا ہوگا۔ اس نے سوچا، ممکن ہے وہ بھی میری طرح ناٹے قد

کار رہا ہو، ممکن ہے اس نے خوشگوار زندگی بسر کی ہو، اور ممکن ہے اس کے بہت سے دوست رہے ہوں ۔۔۔ اسی ڈاکٹر کی طرح جو بنگو کو اس وقت یتیم خانے میں دیکھنے کے لئے آیا کرتا تھا جب وہ سات سال کا تھا۔

"تمھیں یقین ہے ہم غلطی پر نہیں ہیں۔" ہینڈسم نے تردد ظاہر کرتے ہوئے پوچھا۔ اب وہ مسٹر ویجن کے بستر کے پہلو میں رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

بنگو نے ہینڈسم کی طرف دیکھا اور اس کے دل میں اس کے لئے ہمدردی کے جذبات ابھر آئے۔ ہینڈسم ایک اچھا ساتھی تھا۔ یہ صحیح تھا کہ اس کے پاس ذہن کی کمی تھی اور وہ بنگو کی طرح چاق و چوبند بھی نہیں تھا لیکن اسکی یادداشت حیرت انگیز تھی۔ وہ ایک اچھا فوٹو گرافر تھا اور بہت آسانی سے دوسروں سے دوستی پیدا کر لیتا تھا۔ یہ میرا دوست ہے۔ بنگو نے فخر محسوس کرتے ہوئے سوچا۔

"نہیں، ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ ٹھیک ہی ہے"، بنگو نے کہا اور اٹھ کر کھڑکی بند کرنے لگا۔

حالانکہ حقیقت میں صرف تیس منٹ بعد ہی ٹیلیفون کی گھنٹی بجی تھی لیکن بنگو نے ایسا محسوس کیا جیسے ایک سال کا عرصہ گذر گیا ہے۔ سیڑھیوں کی سمت دوڑتے ہوئے بنگو نے گھڑی پر نظر ڈالی۔

ٹیلیفون پر اسے آواز سنائی دی۔ "مسٹر رگس، میں مسٹر سمتھ بول رہا ہوں۔ میں آپ سے گفتگو کرنے کے لئے تیار ہوں۔ کیا آپ اسی وقت میرے پاس آ سکتے ہیں۔"

"میں پندرہ منٹ میں آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا۔" بنگو نے جواب دیا۔

وہ دو دو زینے ایک ساتھ طے کرتے ہوئے اوپر پہنچا اور پھر اپنے کمرے میں داخل ہونے کے بعد ایک منٹ تک خاموش کھڑے رہ کر اپنی سانس درست

کی پھر وہ جس قدر کوشش کر سکتا تھا اپنے لہجے کو پر اطمینان بناتے ہوئے بولا۔ "اس نے ہماری پیش کش منظور کر لی ہے۔ اپنا کوٹ پہن کر میرے ساتھ چلو۔"

اسے سٹروبجن کی سمت دیکھنا شروع کیا جبکہ ہیڈسم نے کوٹ پہن کر اپنی سگریٹ اٹھالی۔
"کیا ہم میں سے ایک آدمی کا یہاں رہنا بہتر نہ ہوگا۔ تاکہ یہ بیدار ہو کر یہاں سے چلا نہ جائے۔"
ہیڈسم نے اپنے سر کو جنبش دی۔ "یہ اب صبح تک بیدار نہیں ہو سکے گا۔" اس کے لہجے میں ہلکا سا فخر موجود تھا۔

"اچھی بات ہے۔ جب تم کہتے ہو تو ٹھیک ہی ہے۔" بنگو نے کہا۔
زینے سے نیچے اترتے ہوئے اس نے اپنے تمام اعصاب میں ایک تشنج سا محسوس کیا۔ وہ اسی زینے پر پھر ڈھائی لاکھ ڈالر اپنی پتلون کی جیب میں رکھ کر واپس آئے گا۔ یا ممکن ہے ایسا نہ ہو اور مسٹر سپنچو اس بات پر زور دے کر سات دن گزرنے کے بعد وہ رقم ادا کرے گا۔ لیکن اس درمیان کے لئے وہ دو چار ہزار بطور ایڈوانس تو دے ہی دیگا۔
دو چار ہزار —— بنگو تصور کی نظروں سے دیکھ رہا تھا کہ پورا کرایہ ادا کرنے اور دو چار ہفتے کا ایڈوانس دیدینے پر ماں کی آنکھیں حیرت سے باہر نکل پڑ رہی ہیں۔ کل صبح وہ سب سے پہلا کام یہ کریگا کہ گروی رکھنے والے کے یہاں جا کر دوسرا کیمرہ چھڑا لائیگا۔
پھر وہ بھورے رنگ کا سوٹ خریدے گا جس پر ہلکے پیلے رنگ کی دھاریاں بنی ہوئی ہیں۔ اس کے ساتھ پہننے کے لئے ایک نئی ہری قمیص اور زرد اور ہرے رنگ کی وہ ٹائی بھی خریدے گا۔ جسے اس نے سینڈلے کی کھڑکی میں لٹکتے دیکھا تھا۔
بنگو نے سیڑھیاں اترتے ہوئے جلدی جلدی حساب لگایا کہ دو ہزار ڈالر میں سے کرایہ ادا کرنے، میکس کا قرض بھرنے، سوٹ قمیص ٹائی اور ایک جوڑا جوتا خریدنے کے بعد اس کے پاس کتنی رقم باقی بچے گی۔ اسکے پاس اٹھارہ سو بارہ ڈالر پچاس سنٹ بچ جانے چاہئیں۔
اور یہ سب —— اس نے اپنے کو سمجھایا —— شروعات ہو گی۔

بے بی اُنھیں زینے کے نیچے ہال میں ملی۔ وہ ملازمت پر جانے کے لئے تیار تھی۔ اپنے اس سیاہ لباس میں وہ کسقدر خوبصورت نظر آرہی تھی۔ بنگو نے سوچا۔ جیسے ہی چیک کیش ہو جائیگا۔
وہ اس کے سامنے پوز بناتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔
"مجھے غور سے دیکھو بے بی۔ مجھ میں کچھ تبدیلی نظر آرہی ہے۔"
بے بی نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا "یہ لباس تو وہی پرانا ہے۔ لیکن تمھارا مطلب کیا ہے۔"
"میرا مطلب ہے اب میں دولتمند ہوں ——— یعنی ہم دولتمند بن گئے ہیں۔ پانچ لاکھ ڈالر ——— اور اس کا نصف ———۔"
بے بی کی بھنویں تن گئیں۔ "اوہ بنگو، کبھی تو ہوش کی باتیں کیا کرو۔ تم نے کئی ہفتے کا کرایہ ادا نہیں کیا ہے۔" اس نے غمزدہ ہو کر اپنا سر ہلایا۔ بنگو تم باتیں پانچ لاکھ کی کر رہے ہو لیکن تھوڑا سا کرایہ ادا کرنے کے قابل بھی نہیں ہو۔"
"لیکن سنو بے بی۔ اسے لکھ لو کہ کل اس وقت تک ہم اس مکان کو خریدنے کے قابل ہو جائیں گے۔"
"اور پھر واپس بھی کر دیں گے۔" ہینڈسم نے کہا۔
"اگر تم اسے مجھے دوگے۔" بے بی نے کہا "تو میں واپس کر دوں گی۔ خیر تم لوگ میرے ہیرے کے زیورات کو نہ بھولنا۔ اور ہاں۔ صبح پانچ ڈالر ماں کو بھی دیدینا۔ وہ دروازے کی سمت بڑھی اور پھر ہاتھ ہلا کر الوداع کہتے ہوئے باہر نکل گئی۔
"پانچ ڈالر" بنگو آہستہ سے بڑبڑایا۔ "اور ہم ڈھائی لاکھ ——— "اس نے ایک لمبی سانس لی اور پھر سر ہلاتے ہوئے بولا "بے بی بہت اچھی لڑکی ہے۔"

مسٹر پینتھ کا مکان ان کے رہائشی مقام سے اٹھارہ عمارتوں کے بعد جنوب میں واقع تھا۔ بنگو وہاں تک ٹیکسی میں جانے کی اپنی خواہش کو نہ دبا سکا۔ آخر اسے خرچ کرنے میں ہچکچاہٹ کیوں محسوس ہوتی ہے۔ واپسی پر اس کی جیب میں خرچ کرنے کے لئے کافی رقم موجود ہو گی۔ اسے مسٹر پینتھ چیک ضرور دیں گے۔ لیکن بنک کل دس بجے صبح کھلے گا اور اس درمیان بہت کچھ ظہور میں آسکتا ہے۔ وہ کسی ایسی پرانی کہاوت کو یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا جو حالات کے اعتبار سے موزوں ہوتی۔

وہ سنٹرل پارک ویسٹ تک پیدل ہی گئے اور پھر وہاں سے ٹیکسی پر سوار ہو کر ایک ایسی عمارت کے سامنے جا اترے جو زرد اینٹوں کی بنی ہوئی تھی۔

"اوہ" ہینڈسم نے کہا۔ "وہ اب بھی اپنی پرانی ہی جگہ پر رہتا ہے۔ اگر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے تو ہمیں راہداری میں دری بچھی ہوئی ملے گی۔"

انھیں راہداری میں دری بچھی نظر نہیں آئی۔ ہینڈسم نے بتایا کہ مسٹر پینتھ کے کمرے کی گھنٹی بائیں سمت سے دوسری ہے۔ وہ اب بھی موجود تھی۔ بنگو نے اسکا بٹن دبایا اور انتظار کرنے لگا۔

انھیں اسپیکنگ ٹیوب سے ایک آواز آتی سنائی پڑی "آجاؤ۔"

وہ خاموشی سے کمرے کے دروازے کی چٹخنی کھلنے کا انتظار کرتے رہے لیکن انھیں کوئی آواز نہیں سنائی دی۔ بنگو نے دروازے پر ہاتھ رکھا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ مقفل نہیں ہے۔

"وہ دوسری منزل پر رہتا ہے۔" ہینڈسم نے بتایا۔

وہ خودکار لفٹ پر سوار ہو کر دوسری منزل پر پہنچ گئے۔ لفٹ کے پنجرے سے باہر نکلنے کے بعد انھیں صرف ایک دروازہ نظر آیا جس پر پیتل کی ایک

چمکدار پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ اس پر ہارکنس سینتھ لکھا ہوا تھا۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔

ہنگو نے دروازے پر دستک دی۔ اسے کوئی جواب نہیں ملا۔ اس نے پھر دستک دی۔ اس بار بھی اسے جواب نہیں ملا۔

"شاید اس کا مطلب تھا کہ ہم سیدھے اس کے پاس چلے آئیں" ہنگو نے کہتے ہوئے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور دونوں ایک کمرے میں پہنچ گئے۔

وہ کمرہ کافی بڑا تھا۔ اس کی چھت کافی اونچی تھی اور اس خوبصورتی کے ساتھ اس پر رنگ چڑھایا گیا تھا کہ اس پر بادلوں کا گمان ہوتا تھا۔ کمرے کی دیواروں پر عمدہ قسم کے کاغذ چڑھے ہوئے تھے۔ فرش پر آرام دہ کرسیاں، عمدہ قسم کی نقاشی سے مزین میزیں اور تین بہترین قسم کے صوفے کمرے کے تین گوشوں میں رکھے ہوئے تھے۔ دیواروں پر ٹنگی ہوئی تصویریں ظاہر کر رہی تھیں کہ ان کا انتخاب کسی عالی دماغ شخص نے کیا ہے۔

"کمرہ تو کافی شاندار ہے" ہنگو نے کہا۔ "کہیں اگر اس چینی مجسمے کو دوسری سمت اس گوشے میں رکھا گیا ہوتا تو اس کی خوبصورتی میں اور اضافہ ہو گیا ہوتا۔"

"لیکن مسٹر سینتھ کہاں ہیں" ہینڈسم نے پوچھا۔

ہنگو نے ایک قسم کی بےچینی سی محسوس کرتے ہوئے کمرے کے چاروں طرف دیکھا۔ واقعی یہ حیرت کی بات تھی کہ ایک شخص انھیں آنے کے لئے کہتا ہے اور پھر ان سے ملنے کے لئے دروازے پر موجود نہیں ملتا۔

"آتا ہوگا۔" اس نے ہینڈسم سے کہا۔ "ممکن ہے وہ غسل خانے میں ہاتھ منہ دھونے کے لئے چلا گیا ہو۔ غسل خانے میں ہر طبقے کے لوگوں کو جانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔"

ہینڈسم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ پریشان نظروں سے ادھر ادھر دیکھتا رہا۔

وہ دونوں کچھ دیر تک کمرے میں کھڑے کسی کے آنے کا انتظار کرتے رہے۔ انھیں اس درمیان کہیں سے بھی کسی قسم کی آواز آتی نہیں سنائی پڑی۔ بنگو کی الجھنوں میں اضافہ ہونے لگا۔

"کیوں نہ ہم اسے تلاش کرنے کی کوشش کریں" اس نے کہا۔

دونوں نے دوسرے کمرے کی سمت قدم بڑھایا۔ بنگو کی سانس تیزی سے چل رہی تھی۔ مسٹر پیچن گم ہو گئے تھے۔ انھیں تلاش کرنے میں کوئی کامیاب نہیں ہو سکا تھا اور اب وہ پھر واپس آگئے تھے، اور یہ ہارکنس بینیتھ کا فلیٹ تھا جسے پانچ لاکھ ڈالر اس صورت میں ملنے والے تھے کہ مسٹر پیچن سات دن تک ظاہر نہ ہوں۔ لیکن کمرے میں خاموشی تھی، ایک اداس خاموشی ۔۔۔ ایک ایسی خاموشی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہاں کوئی ذی حس شے موجود نہیں ہے۔ بنگو پر بھی اس کا گہرا اثر پڑا اور اس کی نبض تیز ہو گئی۔

"اسے اسی کمرے میں موجود ہونا چاہیے" اس نے کہا۔

اس نے ایک قدم اور آگے بڑھایا۔

"ہاں" ہینڈسم نے کہا۔ "وہ رہا۔"

وہ بھی کمرے میں بنگو کے ساتھ ہی داخل ہوا تھا۔ اس نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس صوفے کی طرف اشارہ کیا جو آتشدان کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ اس کی پشت سے تھوڑا اوپر کالے بالوں کا ایک گچھا نظر آرہا تھا جو کسی کے سر کے بال معلوم ہوتے تھے۔

بنگو تیزی سے قدم بڑھا کر صوفے کے پاس پہنچا۔ اس نے ایسا محسوس کیا جیسے اس نے نصف میل کا سفر طے کیا ہو۔

"ہاں، یہی مسٹر پینتھ ہے۔" ہینڈسم نے اس پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

مسٹر پینتھ صوفے پر آگے کی سمت جھکے ہوئے اپنے زانو پر رکھی ہوئی کتاب کو پڑھنے میں مصروف تھے۔ انھوں نے انکی سمت نظر اٹھا کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔

"یہ تو ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔" بنگو نے کہا "کسی کو اپنے یہاں بلا کر اس کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کرنا جائز نہیں ہے۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کر مسٹر پینتھ کے شانے کو ہاتھ لگایا ہی تھا کہ وہ صوفے پر سے لڑھک کر فرش پر اس کے قدموں کے پاس گر پڑا۔ اس کے زانو پر رکھی ہوئی کتاب بھی فرش پر گر کر بند ہو گئی۔

"یہ — یہ پینتھ ہی ہے" ہینڈسم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پھسپھسا کر کہا۔ "میرا مطلب ہے۔ تھا"

بنگو نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے جھک کر کتاب اٹھائی اور اس کے نام پر نظر ڈالی۔ "زندگی چالیس سال کے بعد شروع ہوتی ہے" اس کتاب کا نام تھا۔

"اگر اس کی عمر چالیس سال کی تھی" بنگو نے گھٹی ہوئی آواز میں کہا "تو پھر یہ غلط کتاب پڑھ رہا تھا۔"

پانچواں باب

کفن

وہ ایک ناٹے قد کا شخص تھا جس کے بال سیاہ اور تھوڑے بہت گھونگھریالے تھے۔ اس کی ناک کے اوپر ایک ایسا نشان تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ

چشمہ لگانے کا عادی ہے لیکن وہاں آس پاس انھیں کہیں بھی چشمہ پڑا ہوا نظر نہیں آیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار چھائے ہوئے تھے۔ بنگو نے کانپتے ہاتھوں سے اپنی پیشانی پر آئے ہوئے پسینے کے قطروں کو صاف کیا۔ اسے شدید سردی کا احساس ہو رہا تھا۔ "پانچ لاکھ کا نصف ہاتھ سے گیا۔" اس نے جسم کی طرف نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

"ممکن ہے اس کا ہارٹ فیل ہو گیا ہو۔" ہینڈسم نے کہا اور پھر جھک کر وہ اس طرح مردہ جسم کو دیکھنے لگا جیسے اپنے خیال کی تصدیق کرنا چاہتا ہے۔

"نہیں، یہ قتل ہے۔" بنگو نے کہا۔ "حالانکہ مجھے نہیں معلوم قتل کس طرح کیا گیا ہے، لیکن اسے قتل ہی کیا گیا ہو گا۔ ایک چشمہ لگانے والا شخص بغیر چشمے کے کتاب پڑھنے نہیں بیٹھ سکتا۔ اس کے علاوہ اس کی صورت سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اسے قتل کیا گیا ہے۔" اس نے گھوم کر ادھر ادھر دیکھا۔ "جس کسی نے بھی یہ کام کیا ہے، جلدی میں کیا ہے ۔۔۔ شاید اسی وقت جب ہم ہاہدا ری سے یہاں آنے کے لئے گھنٹی بجا رہے تھے۔ لیکن اس کی موت کس طرح واقع ہوئی۔ کیا اسے گولی ماری گئی ہے۔"

"آں۔ نہیں۔" ہینڈسم نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ "اس طرح کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا ہے۔ ممکن ہے زہر یا کسی اور شے سے اس کی موت واقع ہوئی ہو۔ لیکن اسے مرے ہوئے تین چار گھنٹے گذر چکے ہیں۔ اس کے جسم میں کافی سختی آ چکی ہے۔"

"اوہ۔" بنگو نے کہا اور پھر حیرت سے چونکتے ہوئے بولا۔ "کیا اس کا تو یہ مطلب ہو گا کہ اس نے ہمارے خط کو وصول نہیں کیا تھا اور نہ ہی اس نے ہمیں آنے کے لئے کہا تھا۔ پھر یہ سب کس نے کیا۔"

ہینڈسم اسے تیس سکنڈ تک خاموشی سے دیکھتا رہا۔ پھر گھبرائے ہوئے لہجہ میں بولا: "وہ ضرور قاتل رہا ہوگا۔ اور ممکن ہے اب یہیں کہیں پوشیدہ ہو۔"

"بکواس ہے۔" بنگو نے کہا لیکن اس کا لہجہ مشتبہ تھا۔

ان دو کمروں میں تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا جس سے وہ گذر کر آئے تھے یا جس میں وہ موجود تھے۔ اس لئے بنگو نے ایک دوسرے دروازے کی طرف قدم بڑھایا۔ اس نے بہت ہی ہوشیاری کے ساتھ آہستہ سے اس دروازے کو کھولا۔ وہ پینتھ کا کمرۂ خواب تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ کسی آواز کو سننے کی کوشش کرتا رہا اور پھر اس نے سوئچ آن کر دیا۔

"یہاں بھی کوئی نہیں ہے۔" بنگو نے آہستہ سے کہا۔ اس نے ہینڈسم کو اطمینان کی سانس لیتے ہوئے سنا۔

چند لمحے تک وہ دونوں دروازے پر ہی کھڑے ہوئے کمرۂ خواب کا جائزہ لیتے رہے۔ وہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس کے فرش پر ہلکے ہرے رنگ کی دری بچھی ہوئی تھی اور جگہ جگہ قیمتی فرنیچر رکھے ہوئے تھے۔

شاید ہارکنس پینتھ کہیں جانے کی تیاری کر رہا تھا کیونکہ بستر کے پاس دو سوٹ کیس رکھے ہوئے تھے اور کچھ کپڑے بستر پر پھیلے ہوئے تھے۔ بنگو نے ایک سوٹ کیس کھولا اور اس کے اندر کی چیزوں کا معائنہ کرنے لگا۔ اس میں بہت بے ترتیبی سے کپڑے بھرے ہوئے تھے۔

"اس میں تو شبہہ ہی نہیں کہ اس نے جلدی میں ان کپڑوں کو اس سوٹ کیس میں رکھا ہے۔" ہینڈسم نے بنگو کے شانے کے اوپر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

بنگو چند لمحے تک اس سوٹ کیس کو دیکھتا رہا پھر اس نے اسے بند کر دیا۔

"شاید ہمارے خط نے اسے خوفزدہ کر دیا تھا۔" بنگو نے کہا۔ "لیکن نہیں، یہ صحیح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہمارا خط پانے سے پیشتر ہی یہ مر چکا تھا۔"

ایک بھورے رنگ کا قیمتی سوٹ بھی بستر پر پڑا ہوا تھا۔ بنگو کے خیال میں وہ بہت ہی بہترین قسم کا کپڑا تھا۔ اس نے پتلون اٹھا کر اپنی کمر سے لگا کر شیشے میں اپنے کو دیکھا۔ وہ قریب چار انچ لمبی تھی۔ اس نے کوٹ پہن کر دیکھا۔ وہ اس کے بدن پر صحیح آ گیا لیکن اس کی آستین اس کی انگلیوں تک پہونچ رہی تھی۔ اس نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے کوٹ کو اتار کر بستر پر پھینک دیا۔

"ہم قاتل کی تلاش میں ہیں۔" ہینڈسم نے اسے یاد دلایا۔

بنگو نے اپنے شانوں کو حرکت دی اور کمرۂ خواب کو طے کرتے ہوئے غسلخانے کے دروازے پر پہنچ گئے۔

"کافی شاندار غسلخانہ ہے۔" اس نے کہا۔ "لیکن یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے۔" اس نے ایک دوسرا دروازہ کھولا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ کپڑا رکھنے کی الماری ہے۔ بنگو اس میں ایک ہک پر ٹنگے ہوئے گلابی رنگ کے ایک زنانہ گاؤن کو غور سے دیکھنے لگا۔

"کیا اس نے شادی کی تھی یا ——" اس نے ہینڈسم سے پوچھا۔

"شادی تو اس نے کی تھی۔" ہینڈسم نے جواب دیا اور پھر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بولا۔ "اس نے ۲۲ر اکتوبر ۱۹۳۲ء کو لوسی جیمس نامی ایک لڑکی سے شادی کی تھی۔ اس کا فوٹو بھی اخباروں میں شائع ہوا تھا۔ اسی دن پر یٹی برائٹ فلاڈلفیا کو روانہ ہوا تھا۔ اس کی بھی تصویر اسی صفحے پر شائع ہوئی تھی جس پر مسز بینتھم کی تصویر تھی۔ اس نے آج سے ایک سال پہلے چار جولائی کو عمارت کے اوپر سے چھلانگ لگا کر خودکشی کی تھی۔"

بنگو کی خواہش ہوئی کہ وہ اس سے یہ بھی پوچھ لے کہ چار جولائی کو اور کیا کیا ہوا تھا لیکن اس نے اپنا ارادہ تبدیل کر دیا یہ وقت ان تمام باتوں کو معلوم کرنے کے لیے موزوں نہیں تھا۔

"ہمیں اور بھی تمام کمروں کو دیکھ لینا چاہیے۔" ہینڈسم نے کہا۔

انھوں نے ڈائنگ روم، کچن، کپڑے کی الماریاں سب کچھ دیکھ ڈالا لیکن انھیں کہیں بھی کوئی شخص نہیں نظر آیا۔ کچن کی میز پر انھیں ایک تحریر رکھی ہوئی ملی۔

ولکن

میں ایک ہفتے کے لیے باہر جا رہا ہوں۔ تمھاری چھٹی ہے۔

ایچ پینتھ

"یہ ولکن کون ہے۔" ہینڈسم نے پوچھا۔

"ملازم ہوگا۔" بنگو نے کہا۔ اس کی پیشانی پر تفکرات کی شکنیں ابھر آئیں اور وہ واپس ہو کر پھر اپنے اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں لاش پڑی ہوئی تھی۔

"ہم اپنا وقت برباد کر رہے ہیں۔" بنگو نے کہا۔ "اگر اسے تین چار گھنٹے پیشتر قتل کیا گیا ہے تو قاتل کا یہاں ہونا ناممکنات میں سے ہے۔"

"لیکن یہاں کوئی تھا۔" ہینڈسم نے کہا۔ "اس نے ہمیں اوپر آنے کیلئے کہا تھا۔ اس کے علاوہ کسی نے ہمارے بھیجے ہوئے خط کو بھی وصول کیا تھا اسکے علاوہ نظروں سے بنگو کی طرف دیکھا کیونکہ بنگو ہی اس بات کا فیصلہ کر سکتا تھا کہ اب انھیں کیا کرنا ہے۔"

لیکن بنگو نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ خاموش کھڑا مرحوم پینتھ کے جسم کو دیکھ رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیوں نہ پولیس کو اطلاع کر دی جائے تاکہ اسی وقت سے قاتل کی تلاش شروع ہو جائے لیکن وہ خود پولیس سے متعارف

ہونے کے لئے تیار نہ تھا۔

"جس نے ہمیں یہاں مدعو کیا تھا۔" اس نے آہستہ سے کہا۔" اس نے صرف ہمیں مدعو نہیں کیا تھا بلکہ اس نے دروازہ بھی کھلا چھوڑ دیا تھا۔ اس سے تم کیا نتیجہ اخذ کرتے ہو۔"

ہینڈسم نے اپنا سر ہلا دیا۔ وہ کوئی نتیجہ اخذ کرنے کے قابل نہ تھا۔

"ممکن ہے کسی کی یہ خواہش رہی ہو کہ کوئی یہاں آئے اور اس جسم کی دریافت اس کے بجائے کسی اور کے ذریعے ظہور میں آئے۔"

بنگو نے اپنے ہی سوال کا جواب دیتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "یہ طے شدہ بات ہے کہ قاتل قتل کرنے کے بعد اسقدر عرصے تک یہاں نہ ٹھہرا رہا ہوگا اور اس کا پھر واپس اس جگہ آنا بھی ناممکنات میں سے ہے۔ اس لئے ہمارے آنے سے پیشتر کوئی تیسرا شخص ضرور یہاں آیا تھا اور اسی نے ہمیں یہاں آنے کی دعوت بھی دی تھی۔"

"تم ٹھیک ہی کہتے ہو۔" ہینڈسم نے کہا۔ "لیکن وہ کون تھا اور ہمارے آنے سے پیشتر غائب کیوں ہو گیا۔"

"تم بہت زیادہ سوالات پوچھ رہے ہو۔" بنگو نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں ایک سوال اور پوچھنا چاہتا ہوں۔" ہینڈسم نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ "اس شخص نے جب مسٹر پینتھ کو مردہ پایا تھا تو پولیس کو اطلاع کیوں نہیں دی تھی۔"

"ایسا نہ کرنے کی کوئی وجہ ضرور رہی ہو گی۔" بنگو نے جواب دیا۔ "اور ہم بھی اسی کے نقش قدم پر چلیں گے۔"

ہینڈسم نے ایک لمبی سانس لی اور مسکرایا۔ "اب ہمیں یہاں سے چل دینا

چاہیے۔" اس نے کہا۔

بنگو دروازے کی سمت بڑھا اور پھر ٹھہر گیا۔ "لیکن ہمیں اپنا خط تلاش کر کے یہاں سے لے چلنا ہے۔ پولیس یہاں ضرور آئے گی۔ اگر انھیں وہ خط مل گیا تو ہم بھی پھنس جائیں گے۔ میں پولیس سے دور ہی رہنا چاہتا ہوں۔"

"میں نے تو اس پر غور ہی نہیں کیا تھا۔" ہینڈسم نے کہا۔

بنگو نے میز کی طرف اس خیال سے دیکھا کہ ممکن ہے اس کی دراز میں اسے اس کا روانہ کردہ خط مل جائے۔

لیکن اس سے پیشتر کہ وہ میز کو ہاتھ بھی لگا سکتے دروازے کی گھنٹی تیز آواز سے چیخ اٹھی۔ بنگو نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا۔ "شاید کوئی آرہا ہے۔ تمھیں یاد ہے نیچے کا دروازہ کھلا ہے یا بند۔"

ہینڈسم نے اپنے سر کو حرکت دی۔ "کھلا ہے۔"

گھنٹی دوبارہ بجی۔

"ہمیں اپنی حفاظت کا انتظام کرنا چاہیے۔" بنگو نے کہا۔ "ہینڈسم اس جسم کو یہاں سے ہٹا کر کہیں چھپا دو۔"

"چھپا دوں۔ کہاں۔" ہینڈسم گھبرا کر بولا۔

"کہیں بھی، جلدی کرو۔ اس کا فیصلہ تمھیں خود کرنا ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ یہاں آنے والے شخص کی نظر اس مردہ جسم پر پڑ جائے۔"

ہینڈسم اب بھی کچھ نہیں سمجھ سکا تھا پھر بھی وہ لاش اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ بنگو نے تیزی سے صوفے کو سیدھا کرتے ہوئے ادھر ادھر یہ دیکھنے کے لئے نظر دوڑائی کہ ہر شے اپنے مقام پر اور درست ہے یا نہیں۔

اسے خود کار لفٹ کے کھڑکھڑانے کی آواز سنائی دی۔ پھر کسی نے دروازے

پر دستک دی۔

"ہلو ڈارلنگ" یہ ایک نسوانی آواز تھی۔ "میں ہوں"
بنگو کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے۔ لیکن نسوانی آواز سنتے ہی وہ جلد ہی کسی نتیجے پر پہونچ گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔
وہ لڑکی جو اسے دروازے پر کھڑی نظر آئی ــــ اس نے اندازہ لگایا کہ وہ کافی شوخ و طرار ہے۔ اس کا لباس خوبصورت اور بال سیاہ اور لمبے تھے ــــ اس نے ہلکی روشنی میں اندازہ ہی لگایا تھا کہ اس کے بال سیاہ ہیں لیکن روشنی میں اسے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ان کا رنگ سرخی مائل بھورا ہے۔
اس کی آنکھیں گہری نیلی تھیں اور ہاتھ پر خوبصورت قسم کا دستانہ چڑھا ہوا تھا۔ اس کے خدوخال ایسے تھے جنھیں بنگو آنے والے دنوں میں فراموش نہیں کرسکتا تھا۔

اس نے اس کی طرف حیرت سے دیکھا۔ "اوہ" اس کے منہ سے نکلا اور پھر جلد ہی سنبھلتے ہوئے بولی۔ "آپ کون ہیں اور مسٹر پینتھ کہاں ہیں۔ انھوں نے میرے گھنٹی بجانے پر جواب کیوں نہیں دیا۔"

"گھنٹی خراب ہو گئی ہے" بنگو نے جواب دیا۔ "میں ایک کارڈ وہاں لگانے ہی جارہا تھا کہ آپ نے دستک دی تھی۔ مسٹر پینتھ ایک سفر پر گئے ہوئے ہیں۔" پھر ایک لمحے تک ہچکچانے کے بعد اس نے کہا۔ "وہ ایک ہفتہ تک واپس نہ آسکیں گے۔"

لڑکی کی بھنویں تن گئیں۔ "ان لوگوں نے ضرور ہی انھیں خوفزدہ کرکے شہر چھوڑنے پر مجبور کر دیا ہوگا" وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔
"لیکن آپ نے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ آپ کون ہیں"

"میں مسٹر پینتھ کا دوست ہوں" بنگو نے جواب دیا۔ "میں ان کا شو کیس لینے یہاں آیا تھا۔" اسے صرف ایک لفظ برڈیا دآ رہا تھا اس لئے اس نے اپنی جان چھڑانے کی غرض سے کہا۔ "میرا نام مسٹر برڈ ہے۔"

اس نے دوسرے کمرے سے ہینڈسم کو آتے دیکھا تھا۔ "یہ مسٹر ––– نلا ئنڈ ہیں۔"

"شاید یہ بھی مسٹر پینتھ کے دوست ہیں۔" وہ بولی۔ اس نے اس طرح ہینڈسم کی طرف دیکھا جیسے کہ وہ اسے اپنا بھی دوست بنانا چاہتی ہے۔

بنگو نے ایک لمبی سانس لی۔ ہمیشہ سے یہی ہوتا چلا آ رہا تھا۔ جب کبھی بھی وہ کسی لڑکی کو پسند کرتا تھا وہ ہینڈسم کو ضرور دیکھ لیتی تھی اور پھر اسی جگہ تمام معاملے ختم ہو جایا کرتے تھے۔

"میرا نام جون لوگن ہے۔" لڑکی نے کہا۔ "میں بھی مسٹر پینتھ کی دوست ہوں۔" وہ ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔

بنگو سوچ میں پڑ گیا کہ کیا یہ لڑکی پینتھ کی داشتہ ہے۔ اگر ہے تو اوکنس پینتھ مکان کے فرنیچر کی طرح عورتوں کے انتخاب میں بھی کافی ہوشیاری سے کام لیا تھا۔

اس سے پہلے کہ بنگو یا ہینڈسم اس کے لئے دیاسلائی جلاتے اس نے ایک سگریٹ نکال کر جلا لی۔ "چونکہ آپ مسٹر پینتھ کے دوست ہیں۔" وہ بولی "اس لئے میرا ایک پیغام اس تک پہنچا دیجئے گا۔ اس سے کہہ دیا کہ وہ بہت ہی نیچ کمینہ اور ذلیل شخص ہے اور میں اس دن کو برا کہتی ہوں جب میری اس سے ملاقات ہوئی تھی، اور اگر اب پھر کبھی میری اس سے ملاقات ہوئی تو میں اسکا منہ نوچ لوں گی۔"

"آں، ہاں، ہاں۔" بنگو نے گھبرا کر کہا۔ حالانکہ پینتھ مر چکا تھا۔ پھر بھی

لڑکی کی بات اسے ناگوار گذری تھی۔

اس نے بنگو کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی۔ "یس نے جو کچھ کہا ہے وہی ہوگا" اس نے کہا۔ "ہاں، اگر اس سے پیشتر ہی کسی دوسرے کا خنجر اس کے جسم میں پیوست ہو جائے گا تو دوسری بات ہوگی۔"

بنگو ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے جسم میں سردی کی ایک تیز لہر دوڑ گئی۔ دوسری سمت ہینڈرسم کا چہرہ بھی زردی مائل ہو رہا تھا۔

"اگر تم بھی میری ہی طرح عورت ہی ہوتے تو میں تمھیں بتا دیتی" وہ بولی۔ "لیکن میں مانتا تم لوگوں کو ضرور بتا سکتی ہوں۔ اس کے لئے ہر عورت کے دل میں جلد یا بدیر یہی جذبات پیدا ہو جاتے ہیں جو میرے ہیں۔"

بنگو کو یاد آگیا کہ مسز بینیھ کے ساتھ کیا واقعہ گذرا تھا۔

"پھر بھی، اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو ایسی باتیں نہ کہتا پھرتا" وہ بولا۔ "کیونکہ ممکنات میں سے ہے کہ کوئی بھی شخص کسی وقت اس کے جسم میں خنجر پیوست کر دے پھر اگر تمھارا یہ کہنا لوگوں کو یاد آجائے گا تو وہ طرح طرح کی خیال آرائیوں میں مصروف ہو جائیں گے۔"

وہ ایک لمحہ تک اسے خاموشی سے دیکھتی رہی اور پھر قہقہہ لگا کر ہنسنے لگی۔ بنگو کو یہ قہقہہ پسند آیا۔ "مشورہ تو اچھا ہے" وہ بولی۔ "لیکن تمھیں پریشان نہ ہونا چاہیئے۔ ہارکنس بینیتھ جیسے ذلیل شخص مرنے سے زیادہ لوگوں کو مارنا پسند کرتے ہیں۔"

بنگو نے بیخبری میں کہا۔ "لیکن اب وہ ایسا نہ کر سکے گا۔" پھر وہ سوچنے لگا کہ ہارکنس بینیتھ کے علاوہ دوسرا کوئی موضوع بھی ہے جس پر وہ گفتگو کر سکے۔

"خیر" وہ اٹھتے ہوئے بولا۔ "اس جگہ میری کچھ چیزیں موجود ہیں لیکن

اس سے کہہ دینا کہ وہ انھیں کسی دوسری لڑکی کو دیدے گا اور ہاں میں یہاں سے جانے سے پیشتر کچھ پی لینا چاہتی ہوں۔ کیا تم لوگ بھی ساتھ دوگے ؟"

"لیکن یہاں پینے کے لئے کوئی شئے موجود نہیں ہے" ہینڈسم یکایک بول اٹھا۔

"اوہ" جون لوگن نے کہا۔ "ہمیں کچن میں ہماری خواہش کے مطابق سب چیزیں مل جائیں گی۔ میں جانتی ہوں۔"

"نہیں، نہیں" ہینڈسم نے کہا۔ "ٹھہریئے۔"

وہ ٹھہر گئی اور غور سے اسے دیکھنے لگی۔ ننگو تیزی سے سوچنے لگا کہ وہ کس طرح اسے کچن میں جانے سے روک سکتا ہے، کیونکہ اس وقت مسئلہ یہی درپیش تھا ہینڈسم نے اسے مات دیدی۔

"میں جا کر لئے آتا ہوں" اس نے کہا۔

"کیوں ؟"

"اس لئے کہ یہ میری خواہش ہے" اس نے جواب دیا۔ "آپ جیسی خوبصورت لڑکی کے لئے کچھ کرکے میں فخر محسوس کروں گا۔"

وہ مسکراتے ہوئے بیٹھ گئی۔ "اچھی بات ہے" اس کی نگاہیں ہینڈسم کا تعاقب کرتی رہیں۔

ہینڈسم واقعی عورتوں کے معاملے میں خوش قسمت ہے۔ ننگو نے سوچا اور اپنی پیشانی پر آئے ہوئے پسینے کو پونچھنے لگا۔

پندرہ منٹ بعد وہاں میز پر تین خالی گلاس رکھے ہوئے تھے۔ ہینڈسم اور ننگو نے جون لوگن سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کسی دن فرصت میں اس سے ملنے کیلئے آئیں گے۔ انھوں نے اس کا پتہ اور فون نمبر لکھ لیا تھا۔

وہ دروازے کے پاس پہنچ کر ٹھہر گئی۔ اس نے اپنے ہینڈ بیگ سے ایک چابی

نکالی اور پھر اسے بیگ ہی میں واپس رکھ دیا۔ میں نے سوچا تھا کہ یہ چابی جو اس فلیٹ کی ہے واپس کردوں۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ "لیکن اب ایسا نہیں کروں گی۔ اس طرح کم سے کم اسے اس بات کا ہمیشہ خدشہ رہے گا کہ میں کسی بھی وقت اس کے فلیٹ میں داخل ہو سکتی ہوں۔"

اس نے گڈبائی کہا اور چلی گئی۔

بنگو گلاس اٹھا کر کچن کی سمت چلا۔ "ہماری انگلیوں کے نشان یہاں ہر جگہ موجود ہیں۔" اس نے کہا۔ "لیکن اگر ہم انھیں صاف کرنے میں مصروف ہو جائیں گے تو پھر یہاں سے کبھی باہر نہ جا سکیں گے۔"

وہ دروازے کے پاس ٹھٹھک کر کھڑا ہو گیا۔ اندر میز پر شیشے کے گلاس اور دوسری چیزوں کا انبار لگا ہوا تھا لیکن مرحوم مسٹر پیتھ کا کہیں پتہ نہیں تھا۔

"یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ آئس بکس کافی بڑا تھا۔" ہینڈسم نے فخریہ کہا۔ "دیکھو! میں نے تمام سامان نکال کر میز پر رکھ دیا ہے۔ وہ اس میں اس طرح سما گیا تھا جیسے اسی کے لئے کفن تیار کیا گیا تھا۔" اس نے بنگو کی طرف دیکھا اور انتظار کرنے لگا کہ وہ کچھ کہے۔ لیکن جب بنگو نے اپنے لب نہیں کھولے تو اس نے گھبرا کر پوچھا۔ "کیا میں نے غلطی کی ہے۔"

"نہیں۔" بنگو نے کہا۔ "تم نے کوئی غلطی نہیں کی۔" اس نے ایک لمبی سانس لی۔ "میرا خیال ہے اسے یہیں رہنے دینا چاہئے۔" وہ پر فکر نگاہوں سے آئس بکس کو دیکھنے لگا۔ "اگر ہم اسے ریفریجریٹر میں بند کر دیں تو اسے کوئی نہ ڈھونڈھ سکے گا۔"

"جیسی تمھاری مرضی۔" ہینڈسم نے کہا۔ "میں بھی اب اسے ہاتھ لگانا نہیں چاہتا۔" وہ دروازہ بند کرنے کے لئے چلا۔

"ٹھہرو۔" بنگو نے کہا اور ریفریجریٹر کی طرف بڑھا۔ "ہمارے پاس وقت ضرورت کے لئے ریفریجریٹر کی چابی ہونا چاہئے۔"

"لیکن وہ ملے گی کہاں۔" ہینڈسم نے پوچھا۔

"اس کی جیبوں میں۔" بنگو نے کہا حالانکہ اسے وہ کام پسند نہیں تھا جسے وہ کرنے کے لئے تیار ہوا تھا لیکن اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں تھا۔ "ذرا میری مدد کرو۔"

دونوں نے مل کر جسم کو آئس بکس سے باہر نکال کر فرش پر ڈال دیا۔ بنگو نے اسکی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کردی اور جب وہ چابیوں کا ایک گچھا پانے میں کامیاب ہوا تو اس کا چہرہ پسینے سے تر ہو چکا تھا۔ اس میں سے ایک چابی ریفریجریٹر میں لگ گئی۔ دونوں نے پھر مل کر جسم کو اٹھایا اور اسے ریفریجریٹر کے اندر رکھ دیا۔ بنگو اپنے کو بیمار محسوس کرنے لگا۔ اس نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے اس گچھے میں ایک چابی اس فلیٹ کی بھی ہوگی۔ ہمیں اسے بھی اپنے پاس ہی رکھنا چاہئے۔"

ہینڈسم نے ریفریجریٹر کا دروازہ بند کیا اور پھر بنگو کی طرف دیکھتے ہوئے بولا "جیسی تمھاری مرضی۔ لیکن تم چابی اپنے پاس کیوں رکھنا چاہتے ہو۔"

"ممکن ہے ہمیں یہاں دوبارہ آنے کی ضرورت محسوس ہو۔" اس نے کہا۔

"اس وقت جب یہاں کوئی بھی موجود نہ ہو۔" اس نے چابیاں اپنی جیب میں رکھ لیں۔

"اچھی بات ہے۔" کہتے ہوئے ہینڈسم نے ریفریجریٹر کا قفل بند کر دیا۔ "لیکن اگر دلکی نے اس کو کھول کر دیکھا تو پھر کیا ہوگا۔"

"ایسا ہونے کی امید بہت کم ہے۔" بنگو نے کہا۔ "مسٹر پینٹو اگر عقلمند شخص رہے ہونگے تو انھوں نے اپنے ملازم کو اس کی چابی اس لئے نہ دی ہوگی کہ وہ

آسانی سے چوری کر سکے۔

"تم کہتے ہو تو ایسا ہی ہوگا۔" اس نے تمام گلاس اور بوتلیں وغیرہ ایک الماری میں لے جا کر بھر دیں۔ ان میں ایک بوتل کھلی ہوئی بھی تھی جس کی سمت بنگو نے پرشوق نظروں سے دیکھا۔ نہیں، اس نے اپنے کو سمجھایا۔ ایسا کرنا ٹھیک نہ ہوگا۔ کسی مردہ شخص کی وسکی چرانا اچھی بات نہ ہوگی خواہ اس کی وجہ سے ڈھائی لاکھ ڈالر کا نقصان ہی کیوں نہ ہوا ہو۔

جس وقت وہ لوگ واپس پہلے والے کمرے میں پہنچے تو کچن دکھائی دے رہا تھا جیسے وہاں کی کسی بھی شے کو ہاتھ نہیں لگایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ ملازم کے نام تحریر بھی میز پر رکھی ہوئی تھی۔

"لیکن بنگو۔" یکایک ہینڈسم نے کہا۔ "اب جبکہ مسٹر سپینتھ مر چکے ہیں ہم مسٹر ہیچن کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔"

بنگو نے ایک لمبی سانس لی۔ "میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔ اسی وجہ سے میں نے مسٹر سپینتھ کو آئس بکس میں بند کیا ہے تاکہ کچھ عرصے تک اس کے جسم کو کوئی نہ پا سکے۔ ممکن ہے ہمارے فائدے کا کوئی نیا راستہ نکل آئے۔"

"اگر تم نہیں چاہتے کہ اس کا جسم پا لیا جائے۔" ہینڈسم نے کہا۔ "تو ایسا نہ ہوگا۔ وہ کافی عرصے تک آئس بکس میں رہ سکتا ہے۔" وہ خاموش ہو گیا۔ پھر کچھ چلاتے ہوئے کچھ سوچ کر بولا۔ "لیکن میں اب بھی نہیں سمجھ پایا ہوں کہ ہم مسٹر ہیچن کا کیا کریں گے۔"

"ہم اسے بھی قصور میں نہیں لانا چاہتے۔" بنگو نے کہا۔ "ہینڈسم ہمارے لئے صرف ایک راستہ ہے۔ ہمیں جلد سے جلد اس شخص کی تلاش کرنی ہے جو مسٹر سپینتھ کے بعد پانچ لاکھ کا وارث بننے والا ہے۔ ہم اس کے سامنے بھی اپنی تجویز پیش

کریں گے۔" اس نے گلا صاف کیا۔ "میرا مطلب ہے ہم اسے انٹرنیشنل فونوموشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ میں رقم لگانے کا مشورہ دیں گے۔"

"اگر مسٹر پینتھ کے مرنے کے بعد مجھے پانچ لاکھ ڈالر ملنے والے ہوتے" ہینڈسم بڑبڑایا۔ "تو میں نے خود مسٹر پینتھ کو قتل کیا ہوتا۔"

"بعض اوقات" بنگو نے کہا۔ "تمہارا دماغ بھی کام کرنے لگتا ہے۔"

اس نے کمرے کے درمیان کھڑے ہو کر چاروں طرف نظر ڈالی۔ "اگر پولیس کو یہ بات نہ معلوم ہو گی کہ پینتھ قتل کر دیا گیا ہے تو کسی قسم کی شہرت بھی نہیں پھیلے گی لیکن اگر انھیں معلوم ہو گیا تو ممکنات میں ہے کہ وہ ہم سے پہلے ہی اس شخص تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں۔ پھر ہم اس سے معاملہ طے کرنے کے قابل نہ رہ جائیں گے۔"

"اچھا تو تم اسی لئے چاہتے ہو کہ جسم ظاہر نہ ہو تاکہ اس پر دباؤ ڈالا جاسکے۔" ہینڈسم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں" بنگو نے اپنا گلا دوبارہ صاف کیا۔ "لیکن اس سے میرا یہ مقصد نہیں ہے کہ میں انصاف کے راستے میں رکاوٹ پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ اگر ہم اس نامعلوم شخص سے ڈھائی لاکھ وصول کرنے میں کامیاب ہو گئے، جس نے پانچ لاکھ حاصل کرنے کے لئے مسٹر پینتھ کو قتل کیا ہے اور مسٹر ہیجن کو بھی کر سکتا ہے تو میرے خیال میں ہم انصاف ہی کریں گے۔ اس کے علاوہ جہاں تک قانونی انصاف کا تعلق ہے، ہمیں معلوم ہوا ہے پینتھ بہت ہی کمینہ خصلت انسان تھا۔ اس لئے اس کا قتل ہو جانا ہی شاید اچھا ہوا ہے۔"

"اگر تم کہتے ہو تو ٹھیک ہی ہو گا" ہینڈسم نے کہا۔

بنگو نے اطمینان کی سانس لی اور میز پر رکھے ہوئے کاغذوں کو الٹنے لگا۔ "ہمیں کسی نہ کسی طرح اس شخص کا پتہ لگانا ہے جو پانچ لاکھ کا مالک بننے

والا ہے۔ اور اپنے روانہ کردہ خط کو بھی تلاش کر کے اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔
پندرہ منٹ کے اندر انھوں نے کمرے کی تمام چیزوں کو الٹ پلٹ ڈالا اور پھر وہ پریشان سے ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"یہ لڑکیوں سے زیادہ دوستی رکھتا تھا۔" آخر ہینڈسم نے کہا۔ "اور اسے کافی گرمجوشی سے خط بھی لکھا کرتی تھیں۔"

"ہاں خطوط دیکھنے سے تو یہی پتہ چلتا ہے۔" بنگو نے کہا۔ "اور اس کے وکیل کا نام روفس ہارڈ اسٹون ہے۔ میں نے اسے تحریر کر لیا ہے۔ بس ہمیں صرف اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے۔ ہمارا خط بھی یہاں موجود نہیں ہے۔"

ہینڈسم نے اپنی پلکیں جھپکائیں۔ "ممکن ہے قاتل اسے اپنے ساتھ ہی لے گیا ہو۔"

"نہیں۔" بنگو نے کہا۔ "قاتل اسوقت یہاں موجود نہ رہا ہو گا جب ہمارا خط آیا ہو گا۔ لیکن کوئی شخص ضرور ہمارے خط کو لے گیا ہے۔ اب جبتک ہمیں ہمارا روانہ کردہ خط مل نہیں جاتا اس وقت تک ہمیں اس قتل کے راز کو ہر ممکن طریقے سے پوشیدہ رکھنا ہے، ورنہ جیوری کے فیصلے سے بچنا مشکل ہو جائیگا۔" اس نے ہینڈسم کی طرف دیکھا اور پھر جلدی سے بولا۔ "تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں سب ٹھیک کر لوں گا۔"

"اوہ۔" ہینڈسم نے کہا۔ "مجھے یقین ہے۔ اب ہمیں یہاں سے نکل چلنا چاہیئے۔"
وہ ہال سے گزرتے ہوئے زینے کے پاس پہنچے اور پھر اسے طے کر کے سڑک پر پہنچ گئے۔ بنگو گہری سوچ میں غرق تھا اس کے سامنے کئی مسئلے تھے اس شخص کو تلاش کر کے معاملہ طے کرنا تھا جو انشورنس کمپنی سے پانچ لاکھ حاصل کرنے والا تھا۔ اسے مسٹر ہینتھ کے بارے میں بھی کچھ سوچنا تھا کیونکہ اسے ہمیشہ

کے لیئے آتش بکس میں نہیں چھوڑا جا سکتا تھا۔ خیر، اس نے اپنے کو سمجھایا۔ وہ کوئی نہ کوئی راستہ تلاش ہی کر لے گا۔

لیکن انھیں نہیں معلوم تھا کہ ایک اور مسئلہ عمارت کے سامنے فٹ پاتھ کے پاس کھڑا ہوا ان کا انتظار کر رہا ہے۔

ایک بڑی سیڈن کار فٹ پاتھ سے لگی ہوئی کھڑی تھی۔ بنگھو نے اس کی سمت دیکھا لیکن اس پر دھیان نہ دے کر پارک کی سمت چلنے لگا۔ یکایک اسے اپنے پیچھے قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ سکتا کسی نے اس کے پہلو سے پستول کی نال لگا دی۔

"تم دونوں کار پر سوار ہو جاؤ۔" کسی نے کہا۔ "جلدی، کیونکہ ہم تمھارا کافی عرصے سے انتظار کرتے ہوئے تھک چکے ہیں۔"

چھٹا باب

تعاقب

"آج کی رات تفریح کے لیئے بہت ہی عمدہ ہے۔" بنگھو نے اس وقت کہا جب بلیک سیڈن سنٹرل پارک کی سمت گھومی۔

"میں فضول باتیں سننا نہیں چاہتا۔" پستول والے شخص نے کہا۔ "وہ کہاں ہے۔"

بنگھو قریب قریب کہہ گیا "آتش بکس میں۔" پھر جلدی سے کھانستے ہوئے بولا۔ "تمھارا مطلب اس لڑکی کے شوہر سے ہے؟ وہ ڈرما تھ

ملتی ہے۔ اگر وہ شہر میں موجود ہوتا تو ہم اس سے ملنے کبھی نہ گئے ہوتے۔" اس نے گھٹنے سے ہینڈسم کو ٹھوکا دیا۔

"کون لڑکی اور کون شوہر"۔ پستول والے شخص نے پوچھا۔

"عجیب بات ہے۔" بنگو نے کہا۔" تم ہم سے سوالات پوچھ رہے ہو اور ہم تمھارے نام سے بھی واقف نہیں ہیں۔"

"تم مجھے میک کہہ سکتے ہو۔" اسے جواب ملا۔" اب بتاؤ کس لڑکی کے بارے میں تم ہمیں بتا رہے تھے۔"

"اسی کے بارے میں جس سے ہم ملنے گئے تھے۔" ہینڈسم بول اٹھا۔" اس کے ساتھ ہی اس کی ایک دوست بھی تھی۔"

"ہاں" بنگو نے کہا۔" اس کی دوست کا نام میبل ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو۔"
اس شخص نے، جس نے اپنے کو میک ظاہر کیا تھا بنگو کے چہرے پر ایک طمانچہ جا دیا۔ لیکن چوٹ ہلکی رہی۔

"یہ زیادتی ہے" بنگو نے بھاری آواز میں کہا۔

"کام کی باتیں کرو۔" میک غرایا۔" میں میبل کو نہیں جانتا اور نہ میبل کو جاننے کی خواہش رکھتا ہوں۔"

"وہ بہت خوبصورت لڑکی ہے۔" ہینڈسم نے کہا۔" وہ بھی تم سے ملنا پسند نہ کرے گی۔"

"تم چپ رہو۔" میک نے کہا اور پھر بنگو سے مخاطب ہوا۔" میرے پاس برباد کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔ وہ کہاں ہے۔"

"تمھارا مطلب گنی ڈیو کے شوہر سے ہے۔" بنگو نے معصوم بن کر پوچھا۔

"یہ گنی ڈیو کون ہے۔" میک نے پوچھا۔

بنگو نے اطمینان کی سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔ "وہ میبل کی دوست ہے۔"

"میرے خدا" کار ڈرائیو کرنے والے شخص نے کہا۔ "کہیں ہم نے غلط شخص کو تو نہیں پکڑ لیا ہے۔"

"تمھارا خیال بالکل صحیح ہے۔" بنگو نے کہا اور پھر اپنی آواز میں رعب کا عنصر پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا "کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اسکا مطلب کیا ہے۔ کیا دو دوست اپنی دو جان پہچان والی لڑکیوں سے کبھی نہیں مل سکتے۔"

"وہ کہاں ہیں" کار ڈرائیو کرنے والے شخص نے پوچھا۔

"اپنے مکان کے علاوہ اور بھلا کہاں ہو سکتی ہیں" بنگو نے کہا۔ "وہ اسی عمارت کے عقب میں رہتی ہیں جہاں سے تم نے ہمیں موٹر پر سوار کیا تھا۔"

"وہ کون ہیں" میک نے پوچھا اور پھر جلدی سے بولا "نہیں، اب تم مجھے گنی دیوار میبل کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گے۔ میں ان کے بارے میں اور کچھ نہیں سننا چاہتا۔ وہ کس حصے میں رہتی ہیں۔"

"اوپری منزل پر۔" بنگو نے کہا اور دعا کرنے لگا کہ ان لوگوں کو اوپری منزل پر رہنے والوں کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو۔

"جیز" میک نے اس شخص سے کہا جو کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ "شاید واقعی ہم لوگوں نے غلط شخص کو پکڑ لیا ہے۔" یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا پستول بنگو کے پہلو سے ہٹایا اور وہ سوچنے لگا کہ اب اس کی رہائی کا وقت آگیا ہے۔

"تمھارا نام کیا ہے دوست" کار ڈرائیور نے پوچھا۔

"منیک گلی کوڈی" بنگو نے کہا۔ "مسٹر منیک گلی کوڈی۔ تم کس کی تلاش میں تھے۔"

"رگنس نام کا ایک شخص ہے۔" ڈرائیور نے کہا۔ "ہمیں معلوم ہوا تھا کہ وہ ہارکنس پینیتھ کے مکان پر آئے گا۔"

"پینیتھ" بنگو نے آہستہ سے دہرایا۔ "پینیتھ، اوہ، یاد آگیا۔ وہ اسی عمارت کی دوسری منزل پر رہتا ہے۔ وہی ناٹے قد کا ہے اور جس کے بال کچھ گھونگھریالے ہیں۔"

"نہیں" میک نے کہا۔ "وہ لانبے قد کا دبلا پتلا شخص ہے اور اس کے بال بھورے ہیں۔"

"اوہ" بنگو نے لاپرواہی سے کہا۔ "میں ایک بار ایک ناٹے قد کے شخص کو جس کے بال سیاہ اور گھونگھریالے تھے اس فلیٹ میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے سمجھ لیا تھا وہی مسٹر پینیتھ ہوں گے۔ لیکن یہ مسٹر پینیتھ ہیں کون؟"
بنگو نے سوچا کہ پستول والے اس سے کچھ دریافت کرنے میں ناکامیاب رہے ہیں۔ لیکن ممکن ہے وہ ان سے معلوم کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

"وہ چینی نوادرات کی تجارت کرتے ہیں۔" میک نے کہا۔
ڈرائیور نے کہا۔ "ہم تمام رات پارک کے گرد چکر نہیں لگا سکتے۔ ہمیں واپس چل کر صحیح آدمی کی تلاش کرنا ہے۔"
بنگو نے اطمینان کی سانس لی۔

"مجھے افسوس ہے دوست کہ میری وجہ سے تم لوگوں کو تکلیف ہوئی۔" میک نے کہا۔ "ہم سے غلطی ہو گئی۔ تم جہاں کہو ہم تمہیں پہنچا دیں گے۔"
بنگو اپنا پتہ بتانے جا رہا تھا لیکن جلد ہی وہ سنبھل گیا۔ "ہم سنٹرل پارک ویسٹ کی بہترویں شاہراہ پر رہتے ہیں۔" بنگو نے کہا اور سوچنے لگا کہ کہیں وہ لوگ کچھ اور نہ پوچھ بیٹھیں۔ لیکن شاید وہ زیادہ باتونی قسم کے انسان نہیں تھے۔

سیاہ سیڈن کار بنگو کے بتائے ہوئے مقام پر ٹھہری۔ بنگو اور ہینڈسم نیچے اترے ہی تھے کہ میک نامی شخص نے ان سے دریافت کیا۔ "جس وقت تم لوگ وہاں تھے تو کیا تم نے کسی شخص کو مسٹر پینتھ کے فلیٹ میں جاتے یا باہر آتے دیکھا تھا۔"

بنگو ٹھہر گیا۔ اس کا ایک پیر اب بھی فٹ بورڈ پر تھا۔

"ہم یہ کیسے دیکھ سکتے تھے؟"

"کیوں۔ تم اوپر کی منزل پر تھے۔ کھڑکی سے باہر دیکھنے پر عمارت میں آنے جانے والا شخص نظر آ سکتا ہے۔"

"تمھارا خیال ہے کہ میبل اور گنی ڈیو جیسی لڑکیوں کے ساتھ رہتے ہوئے بھی ہم نے اپنا وقت کھڑکی سے باہر جھانکنے میں صرف کیا ہوگا۔" بنگو نے کہتے ہوئے فٹ پاتھ پر آگے قدم بڑھایا۔ ہینڈسم بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ کچھ لمحے بعد کار ان کے پاس سے ہو کر گذری۔ بنگو نے اپنی ہیٹ اتار کر پیشانی پر آئے ہوئے پسینے کے قطروں کو صاف کیا۔

"مجھے میبل نام پسند ہے۔" ہینڈسم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے گنی ڈیو۔" بنگو نے کہا۔

کچھ دیر تک وہ خاموشی سے چلتے رہے پھر ہینڈسم نے کہا۔ "تم نے انھیں یہ کیوں نہیں بتایا کہ ہم اکیاسی نمبر کی شاہراہ پر رہتے ہیں۔ اب ہمیں پیدل ہی وہاں تک سفر کرنا پڑے گا اور میرے پیر میں درد ہو رہا ہے۔"

"میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ ہمارے آس پاس کے مکان سے واقف ہو جائیں۔" بنگو نے جواب دیا۔ "جب انھیں معلوم ہوگا کہ وہاں میبل اور گنی ڈیو وغیرہ نہیں رہتی ہیں تو وہ ہمیں پھر تلاش کرنے کی کوشش ـــــ " وہ یکایک خاموش ہو گیا اور ساتھ ہی اس نے ہینڈسم کو بھی ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا۔

ایک کار انکے پہلو میں آکر کھڑی ہو گئی۔ اس کار کا رنگ ہلکا بھورا تھا۔ اور اس کی چھت گری ہوئی تھی۔ اسکی ڈرائیونگ وھیل پر جون لوگن بیٹھی ہوئی تھی۔

"آؤ۔" وہ بولی۔ "میں تمھیں تمھارے مکان تک پہنچا دوں۔"

"شکریہ۔" بنگو نے کہا اور درمیان میں جا کر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد ہینڈسم بھی سوار ہوا۔

"ہم اسی شاہراہ پر کچھ دور پر رہتے ہیں۔" بنگو نے کہا۔

"یہ اچھا ہی ہوا تم لوگ مجھے مل گئے۔" وہ کار اسٹارٹ کرتے ہوئے بولی۔

"لیکن تمھیں معلوم کیسے ہوا کہ ہم لوگ یہاں ملیں گے۔" بنگو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ "اور تم نے ہم سے ملنے کی دوبارہ کوشش کیوں کی ہے۔"

"اس لئے کہ میں ملنا چاہتی تھی۔" وہ بولی۔ "اس بات کا اندازہ لگانے کے بعد کہ تم لوگ جلد ہی مکان سے باہر نکلو گے مجھے صرف اتنا کرنا تھا کہ باہر کہیں کھڑی ہو کر تمھارے نکلنے کا انتظار کروں اور پھر تعاقب شروع کر دوں۔"

بنگو نے اپنے جسم میں سردی کی ایک تیز لہر دوڑتی ہوئی محسوس کی اسی وقت کار سنٹرل پارک سے دوسری سمت جانے والی سڑک پر گھومی۔ "ٹھہرو۔" وہ جلدی سے بولا۔ "ہمیں کہاں لے چل رہی ہو۔"

"تفریح کے لئے۔" وہ بولی۔ اس کا لہجہ کچھ ایسا تھا جیسے بنگو نے قطعی پسند نہیں کیا۔

"اوہ۔" بنگو نے کہا۔ "آج یہ اس قسم کا دوسرا واقعہ ہو گا۔"

"اتفاق ہے۔" لڑکی نے کہا۔

ہینڈسم بے چین اور پریشان نظر آ رہا تھا۔ "اس کا مطلب کیا ہے۔"

"تم لوگوں نے یہ تو یقین نہیں کر لیا ہے کہ تم مجھے بیوقوف بنانے میں کامیاب

ہوگئے ہو۔" وہ بولی "یہ ہارکنس ہینتھو کے دوست ــــ اس کمینے کا کبھی کوئی دوست نہیں رہا ہے۔ اور اگر وہ کسی سفر پر جارہا تھا تو اس نے اپنا سوٹ کیس خود سے لیجانے کے بجائے تم لوگوں کو لانے کے لئے کیوں بھیجا تھا۔"

"اس کا جواب دینا تو بہت مشکل ہے۔" بنگو نے کہا۔

"لیکن جواب دینا پڑے گا۔" وہ بولی "اب سوٹ کیس والی بات میں دوبارہ سننا نہیں چاہتی۔"

"اچھی بات ہے۔" بنگو نے کہا۔ "بات دراصل یہ ہے کہ ہم مسٹر ہینتھو سے ملاقات کرنے گئے تھے لیکن وہ وہاں موجود نہیں تھے اسلئے جب تم آئیں تو ہم نے سوچا کہ ہمیں وہاں اپنی موجودگی کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور بتانی چاہیئے اور ــــ"

"میری ملاقات آج تک تم جیسے کسی جھوٹے سے نہیں ہوئی۔" وہ بولی "کیا تم بھی اس معاملے میں میک کے ساتھی اور اس کے دوست ہو۔ اگر ایسا ہے تو میں تمھیں پہلے سے ہی ہوشیار رہنے کے لئے کہتی ہوں۔ وہ تمھارا گلا کاٹنے سے بھی دریغ نہ کرے گا۔"

"لیکن میں نے اسے آج سے پیشتر کبھی نہیں دیکھا تھا۔" بنگو نے بتایا۔

اس نے ان کی طرف دیکھا۔ "پھر ان کا تم سے کیا تعلق ہے۔ میں وہیں سڑک کے ایک کونے میں کھڑی تھی جب تم کار پر سوار ہو رہے تھے۔ پھر میں نے اپنی کار پر تمھارا تعاقب کیا تھا۔"

بنگو نے شان بے نیازی سے کہا۔ "انھیں ہمیں شناخت کرنے میں دھوکا ہوا تھا۔ انھوں نے ہمیں رگس نامی کوئی شخص سمجھا تھا۔"

"اوہ۔" اس نے دوبارہ اس کی طرف دیکھا۔ "اسی شخص نے بلیک میل کا خط لکھا تھا۔"

"ہم اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے " ہینڈسم بول اٹھا۔
لڑکی نے اطمینان کی سانس لی۔ "اب تم لوگوں سے کچھ معلوم کرنے کی امید کرنا فضول ہے۔ میں تمھیں تمھارے مکان تک پہنچائے دیتی ہوں " اس نے کار سنٹرل پارک ویسٹ کی طرف گھمائی۔ "تم لوگ کافی ہوشیار معلوم ہوتے ہو۔ آخر اس معمولی چوری کے کام کو چھوڑ کر کوئی زیادہ فائدہ بخش کام کیوں نہیں کرتے؟"
"مثلاً " بنگو نے کہا۔
"میں کئی بتا سکتی ہوں " اس نے کہا۔ "لیکن اس وقت بتاؤں گی جب ہماری ملاقات دوبارہ ہوگی " "تم لوگ کہاں رہتے ہو۔"
"سنٹرل پارک ویسٹ، شاہراہ نمبر اناسی پر واقع چڑیا گھر میں " بنگو نے جواب دیا۔ "وہاں ہمارے لئے ایک پنجرہ محفوظ ہے "
"اوہ۔ تم اپنے مکان کا پتہ مجھے بتانا نہیں چاہتے " وہ بولی۔ "خیر جیسی تمھاری مرضی " اس نے اناسی نمبر کی شاہراہ پہنچتے ہی کار روک دی۔
"لو اب اتر جاؤ۔"
ہینڈسم کار کے پوری طرح کھڑے ہونے سے پیشتر ہی فٹ پاتھ پر پہنچ چکا تھا بنگو بھی اس کے بعد نیچے اترا۔
"شب بخیر " وہ بولی اور کار آگے بڑھالے گئی۔ بنگو اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ وہ کچھ آگے جاکر چھیترویں شاہراہ کی سمت گھوم گئی۔
"اب " ہینڈسم نے پوچھا۔
"اب وہ ہمارا تعاقب کرے گی " بنگو دانت پیستے ہوئے بولا۔ "میں بازی لگا سکتا ہوں کہ وہ کار کو موڑ کر کہیں کھڑی کر رہی ہوگی تاکہ ہمارا تعاقب کرکے معلوم کرسکے کہ کہاں رہتے ہیں " اس نے ایک لمبی سانس لی۔ "مجھے

جون پسند ہے ۔"

"تم تو ہر عورت کو پسند کرتے ہو ۔" ہینڈسم نے کہا ۔" چلو، ہمیں آرام کرنے کی ضرورت ہے ۔"

ساتواں باب

دھوکا

سنٹرل پارک ویسٹ سے قریب سو گز کے فاصلے پر وہ بھورے رنگ کی کار انھیں اٹھتروئیں شاہراہ پر کھڑی نظر آگئی ۔ اس کے بعد وہ انھیں باسٹھویں شاہراہ پر نظر آئی ۔ وہ برابر ان کا تعاقب کر رہی تھی ۔

" اناڑی ۔" بنگو بڑبڑایا ۔" بالکل اناڑی ۔"

ہینڈسم نے اپنے سر کو حرکت دی ۔" وہ کسی نہ کسی طرح ہماری رہائش گاہ کا پتہ لگانے کے لئے بے چین ہے ۔ یہ دوسری بار وہ ہمارا تعاقب کر رہی ہے ۔ پتہ نہیں کیوں ۔"

" ممکن ہے اسی نے ہارکنس پینتھ کو قتل کیا ہو اور جاننا چاہتی ہو کہ ہم نے اس کی لاش کو دیکھا ہے یا نہیں ۔" بنگو نے کہا ۔" یا اسے معلوم ہو کہ وہ قتل کر دیا گیا ہے اور وہ یہ جاننا چاہتی ہو کہ ہم اس بات سے واقف ہیں یا نہیں ۔ یا پھر ممکن ہے وہ مسٹر پیچن کو جانتی ہو اور ہمارے ہاتھ آنے والی رقم میں حصہ لگانا چاہتی ہو ۔"

" ممکن ہے ۔" ہینڈسم نے کہا ۔

جس سڑک پر وہ چل رہے تھے اسی کے آخری حصے پر ایک بہت بڑا ہوٹل واقع تھا ۔ بنگو نے اسی کا رخ کیا اور پھر دروازے پر کھڑے چوکیدار سے اس طرح باتیں

کرنے لگا جیسے کہ وہ اس ہوٹل کا مالک ہے۔ اس نے اپنی آنکھوں کے گوشے سے بھورے رنگ کی کار کو کچھ فاصلے پر ٹھہرتے دیکھا۔

"یہ بھی اناڑی پن کا ثبوت ہے۔" بنگو نے کہا۔ "اسے کار نہیں روکنی چاہئے تھی۔

وہ ہوٹل میں داخل ہوئے اور پھر راہداری کو طے کرتے ہوئے ایک خوبصورت سے کیٹل بار میں پہنچ گئے۔ اس کاکٹیل بار میں ایک دروازہ باہر جانے کے لئے بھی تھا جو دوسری سڑک پر کھلتا تھا۔ بنگو نے للچائی ہوئی نظروں سے وہاں الماریوں میں رکھی ہوئی بوتلوں کو دیکھا اور ہینڈسم کو ساتھ لئے کر دوسرے دروازہ سے باہر نکل گیا۔

جب وہ ڈھائی لاکھ کا مالک بن جائے گا تو اس کاکٹیل بار میں ایک بار ضرور آئے گا۔ اس نے اپنے سے وعدہ کیا۔

انھیں آس پاس کوئی کار نظر نہیں آئی۔ وہ اپنی رہائش گاہ کی سمت چل پڑے۔

"میں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔" بنگو نے کہا۔ "کہ ایک عورت سے پیچھا چھڑانے کے لئے مجھے اسقدر جھنجھٹوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔"

ہینڈسم نے اپنا سر ہلایا۔ "ہاں۔ بعض اوقات تو کافی مصیبتوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔"

بنگو نے اپنے ساتھی کے خوبصورت جسم کی طرف دیکھا۔ "میں تمھارے بارے میں نہیں اپنے بارے میں کہہ رہا ہوں۔" اس نے کہا۔

اس کے بعد باقی راستہ انھوں نے خاموشی سے طے کیا۔ لیکن بنگو سوچ رہا تھا مسز پیچن کو اس وقت تک پوشیدہ رکھنا ایک معمولی بات تھی جب تک کہ پینتھ انشورنس کمپنی سے رقم نہیں وصول کر لیتا تھا اور وصول کی ہوئی رقم کا نصف اسٹائینٹس فوٹو موشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ میں نہیں لگا دیتا تھا۔ لیکن

اب اس معمولی بات نے اہم صورت اختیار کر لی تھی۔ کیونکہ بنگو کے خیال میں مسٹر بینتھ کو قتل کیا گیا تھا۔

وہ دونوں پستول والے شخص یوں ہی مسٹر بینتھ سے دلچسپی نہ لے رہے ہونگے ممکن ہے انھیں لوگوں کے پاس اس کا خط موجود ہو۔ ممکن ہے میک یا اس کے دوست نے فون کال کر کے اسے بینتھ کے فلیٹ پر آنے کی دعوت دی ہو۔ بنگو یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا کہ فون پر سنائی دینے والی آواز کس قسم کی تھی۔ وہ آواز میک کی ہو سکتی تھی اور اس کے دوست ڈرائیور کی بھی۔ وہ یقین سے کسی فیصلہ پر نہ پہونچ سکا۔ وہ آواز کسی اور کی بھی ہو سکتی تھی۔ وہ صرف اس کیلئے ایک آواز تھی۔

بنگو نے غراتے ہوئے سڑک پر پڑے ایک پتھر کو زور کی ٹھوکر ماری۔ اگر اس شخص نے مسٹر بینتھ کو قتل کیا ہے جو اس کے مرنے کے بعد پانچ لاکھ کا مالک بننے والا ہے تو پھر اس کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ اس شخص کو تلاش کر لینا قاتل کے پانے کے برابر ہوگا۔ اس خیال سے اس کے جسم میں سردی کی ایک تیز لہر دوڑ گئی کہ جو شخص پانچ لاکھ کے لئے بینتھ کو قتل کر سکتا ہے۔ اپنے راستے میں آنے والے دوسروں کو بھی قتل کر سکتا ہے۔ اوہ، اس نے اپنے کو سمجھایا۔ وہ اس سے سمجھ لے گا۔

لیکن آخر ان دو پستول والوں کا اس سے کیا تعلق ہے۔ ان لوگوں کو تو اس بات کی امید نہ ہوگی کہ وہ انشورنس کی رقم حاصل کر سکیں گے۔ ہاں، اگر مسٹر بینتھ نے انھیں کو اپنا وارث بنایا ہے تو پھر دوسری بات ہو گی۔ یا ممکن ہے انھیں اس معاملہ کی کچھ سن گن مل گئی ہو اور وہ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہوں۔

"مجھے یاد آگیا وہ کون تھا" یکایک ہینڈسم بول اٹھا۔ "وہی جو کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس نے ایک بار گھوم کر ہماری طرف دیکھا تھا" وہ خاموش ہو گیا۔

پھر بولا۔" کسقدر تعجب کی بات ہے کہ میں دوسروں کے چہروں کو فراموش نہیں کرپاتا۔"
"یہ اچھی ہی بات ہے۔" بنگو نے کہا۔ "کون ہے وہ؟"
"اس کا نام مارٹی لشبولٹ ہے۔" ہینڈسم نے کہا۔ "اس پر سٹیم میں کسی کو قتل کر دینے کا مقدمہ چلایا گیا تھا اور دو مارچ کو اسے سزا کا حکم سنایا گیا تھا۔ اسی دن لاس اینجلز میں بارش آئی تھی۔ گزٹ کے رپورٹر جانی ماسٹر نے مجھے عدالت کے باہر اسوقت روکا تھا جب میں کچھ تصویریں لے کر باہر نکل رہا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ جیوری کا رویہ کچھ عجیب سا ہے۔ اس وقت وہ ہرے رنگ کی ٹائی باندھے تھا ـــــ میرا مطلب جانی ماسٹر سے ہے۔"
"اور مارٹی لشبولٹ نے کس رنگ کی ٹائی باندھ رکھی تھی؟" بنگو نے پوچھا۔ اس نے ایک بار پھر اپنے جسم میں سردی کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس کی۔ اس نے کانڈ لیور کے بارے میں صحیح اندازہ لگایا تھا۔
"تمھارا مطلب اس دن سے ہے جب اسے سزا کا حکم سنایا گیا تھا۔" ہینڈسم نے کہا۔ "اس نے نیلے رنگ کی ٹائی باندھ رکھی تھی اور وہ لڑکی بھی قریب قریب اسی رنگ کی ہیٹ پہنے ہوئے تھی۔ میں نے ان کی ایک تصویر اس وقت لی تھی جب سزا کا حکم سنایا گیا تھا۔"
بنگو نے ایک لمبی سانس لی "کس لڑکی کے بارے میں تم گفتگو کر رہے ہو؟"
"ارے" ہینڈسم نے حیرت سے کہا۔ "اسی کے بارے میں جس سے آج ہماری ملاقات ہوئی تھی۔ لیکن اس وقت اس کا نام ملڈریڈ تھا اور وہ ایک تھیٹر میں کام کیا کرتی تھی۔ اب شاید اس نے اپنا نام جوین لوگن رکھ لیا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے میں ان دونوں ناموں میں سے ایک کو بھی اس کا صحیح نام نہیں سمجھتا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا وہ ہمارے پیچھے کیوں پڑ گئی ہے۔"

"مجھے بھی حیرت ہے۔" ننگو نے کہا۔ اس نے اپنے ساتھی کے آخری چند جملے نہیں سنے یکایک وہ چونکتے ہوئے بولا۔ "کیا؟"

"میں نے کچھ نہیں کہا۔" ہینڈرسن نے کہا اور خاموش ہوگیا۔ کچھ دیر تک وہ خاموشی سے راستہ طے کرتے رہے۔

"مجھے تم سے ایک شکایت ہے کہ تم مجھے کبھی پوری بات نہیں بتاتے۔" ننگو نے تلخی سے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ تم میک کے بارے میں بھی ضرور کچھ جانتے ہوگے۔ کیوں؟"

"ہاں" ہینڈرسن نے جواب دیا۔ "لیکن پہلے اس کا نام میک نہیں آرٹ فرنیک تھا اور اس کا تعلق ایک بہت بڑے جوئے خانے سے تھا۔ اس بارے میں مجھے کچھ بھی نہیں معلوم کہ وہ اپنے کو میک کیوں کہتا ہے۔"

"ممکن ہے وہ اپنی شخصیت پوشیدہ رکھنا چاہتا رہا ہو" ننگو نے کہا۔ "لیکن خدا کے بندے، آخر یہ تمام باتیں تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی تھیں۔"

"تم نے پوچھا کہاں تھا۔" ہینڈرسن نے کہا۔ اس کا لہجہ کچھ ناخوشگوار قسم کا تھا۔ وہ چند لمحے خاموش رہا اور پھر بولا۔ "کیا میں نے غلطی کی ہے۔"

ننگو نے کچھ دیر تک اپنے لب بند رکھے پھر نرم لہجے میں بولا۔ "نہیں، تم نے کوئی غلطی نہیں کی۔"

"تو پھر ٹھیک ہے۔" ننگو نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولا۔ "لیکن تم ان باتوں کو جاننا کیوں چاہتے تھے۔"

"یوں ہی۔ ہر شخص کے دل میں نامعلوم شے کے لئے تجسس موجود رہتا ہے وہ ایک کہاوت ہے نا ـــــــ" اس نے کوئی کہاوت سنانی چاہی۔ لیکن شاید وہ اسے یاد نہ آسکی۔

اس وقت وہ کہاوت سنانے کے موڈ میں نہیں تھا۔ رات کافی گذر چکی تھی۔ اسے آرام کرنا تھا کیوں کہ دوسری صبح پھر اسے انھیں مسئلوں میں اپنے ذہن کو الجھانا تھا۔ یہ مسئلے، مکان مالک کو پانچ ڈالر ادا کرنا، مسٹر پیجن کو کسی نہ کسی طرح اپنے پاس محفوظ رکھنا، اس شخص کو تلاش کرنا جو پانچ لاکھ کا مالک بننے والا تھا اور اس سے معاملہ طے کرنا اور اس خط کو حاصل کرنا تھا جو اس نے ہارکنس پینتھم کو لکھا تھا۔

رہائش گاہ تک پہنچنے کے آخری سو قدم اس کے لئے سو میل کے برابر ہو گئے کاش اس نے جون کو اپنے مکان کا پتہ بتا دیا ہوتا لیکن نہیں، ایسا کرنا عقلمندی نہ ہوتی — اور خاص طور سے اس روشنی میں جو ہینڈسم نے اس کے چال چلن پر ڈالی تھی۔

جب وہ ڈھائی لاکھ کا چیک بینک میں جمع کر دے گا۔ اس نے اپنے سے وعدہ کیا، تو وہ ایک قدم بھی کبھی پیدل نہیں چلے گا۔ اس کے مکان کے سامنے ہر وقت ایک کار کھڑی رہا کرے گی۔ وہ ہر جگہ اسی پر آیا جایا کرے گا۔

بنگو اپنے خیال میں اس طرح غرق تھا کہ وہ اس کار کو نہ دیکھ سکا جو اس کی رہائش گاہ کی عمارت کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔ اس کی نظر اس پر اس وقت پڑی جب وہ گھوم کر زینے کی طرف بڑھنے والا تھا۔ اب ایک ایسی غلطی ہو چکی تھی جس کا ازالہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے وہ کھڑا ہو کر کار کو گھورنے لگا۔ اس کار کا رنگ بھورا تھا۔

جون لوگن نے کھڑکی سے اپنا سر باہر نکالا اور ہاتھ ہلاتے ہوئے بولی۔

"شب بخیر دوستو۔ میں اس بات کا یقین کرنا چاہتی کہ تم لوگ حفاظت سے اپنے مکان تک پہنچ گئے یا نہیں۔"

اس سے پیشتر کہ بنگو اپنے حیرت سے کھلے ہوئے منہ کو بند کر کے کچھ کہتا، کار اسٹارٹ ہوئی اور آگے بڑھ گئی۔ بنگو پورے ایک منٹ تک منہ لٹکائے کھڑا رہا پھر ایڑی پر زور دیکر گھومتے ہوئے زینے کی سمت بڑھنے لگا۔

"یہ عورتیں بھی ایک مصیبت ہوتی ہیں۔" ہینڈسم نے کہا۔

بنگو نے ایک لمبی سانس لی۔ "خیر، اب کچھ گھنٹے تک ہمارا کسی عورت سے سابقہ نہیں پڑے گا۔

وہ غلطی پر تھا کیونکہ ابھی وہ زینے کے پاس پہنچا ہی تھا کہ کمرے سے بے بی کی آواز آئی۔

"ٹھہرو دوستو۔ میں تم لوگوں کا ہی انتظار کر رہی تھی۔"

بنگو ٹھہر گیا۔ اس نے گھوم کر دیکھا بے بی وہ دروازہ بند کر رہی تھی۔ جو پہلی منزل پر جاتا تھا اور جہاں وہ اپنی ماں کے ساتھ رہتی تھی۔ اس نے رات کا لباس پہن رکھا تھا اور اس کے بال سر کے اوپر گانٹھ کی شکل میں بندھے ہوئے تھے۔ وہ کافی خوبصورت نظر آ رہی تھی۔

"ارے۔" بنگو نے کہا۔ "آج تم اس قدر جلد کیسے واپس آگئیں۔"

"آج اتوار ہے۔ تمھیں معلوم ہے آج کے دن مجھے بارہ بجے چھٹی مل جاتی ہے۔ سنو بنگو رگس ـــــ"

"کل صبح پانچ ڈالر ـــ مجھے یاد ہے۔" بنگو نے کہتے ہوئے زینے کی طرف قدم بڑھایا۔

"ٹھہرو۔" وہ آگے بڑھتے ہوئے بولی۔ "ممی یہ کبھی پسند نہ کریں گی کہ ان کے کرائے دار اپنے ساتھ کسی دوسرے کو بھی رات کو ٹھہرائیں۔ میں تمھیں پہلے سے ہی آگاہ کیئے دیتی ہوں۔ کون ہے وہ۔"

"ایں ۔" بنگو نے کہا اور پھر جلدی سے بولا ۔" اوہ، تمھارا مطلب خالو جو سے ہے ۔"

"ہاں ۔" ہینڈسم نے تصدیق کی ۔" بنگو کے خالو جو ۔"

بے بی نے منہ بنایا ۔" مجھے اس کی پرواہ نہیں وہ کس کا خالو ہے ۔ اگر ماں کو معلوم ——— "

"انکل بہت خوش مزاج آدمی ہیں ۔" بنگو نے اس کی بات پر دھیان نہ دیتے ہوئے کہا ۔" میں بیدار ہونے پر ان سے تمھاری ملاقات ضرور کراؤں گا ۔"

"رات بھر آرام کرنے کے بعد وہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے ۔" ہینڈسم نے ٹکڑا لگایا ۔

"کیا وہ بیمار ہیں ۔" بے بی نے پوچھا ۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ نرم پڑ رہی ہے بنگو نے کہا ۔

"بیچارے ۔" اس نے رنجیدہ ہو کر اپنا سر ہلایا ۔" ان پر گرمی نے اثر کیا ہے ۔ وہ مجھ سے ملاقات کرنے کے لئے ایک لمبا راستہ پیدل ہی طے کر کے آئے تھے ۔ اس لئے جب وہ یہاں آ کر سو گئے، تو میں نے انھیں بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا ۔" وہ خاموش ہو گیا اور پھر بولا ۔" ہم تمھاری ماں کو ان کے یہاں ٹھہرنے کا کرایہ ادا کر دیں گے ۔"

"اگر تم اپنے ہی ٹھہرنے کا کرایہ ادا کر دو ۔" وہ بولی ۔" تو ماں مطمئن ہو جائیگی بہرحال، ماں کو ابھی یہ نہیں معلوم کہ یہاں اور کوئی بھی ٹھہرا ہوا ہے ۔"

"یہ تم نے بہت اچھا کیا کہ ماں کو اطلاع نہیں دی ۔" بنگو نے کہا ۔" اسی لئے تو میں تمھیں پسند کرتا ہوں ۔ خیر، اب تم یقین کر لو کہ صبح ماں کو پانچ ڈالر ضرور ادا کر دیئے جائیں گے ۔"

وہ چند لمحے تک خاموشی سے اسے گھورتی رہی۔ اس نے اپنے چہرے پر سختی کے آثار پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن ناکامیاب رہی۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ کے خم پیدا ہو گئے۔" اچھی بات ہے۔ میں تمہارے کہنے پر یقین کئے لیتی ہوں۔"
بنگو اسے ہال کی سمت جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ یقیناً وہ بہت اونچے درجے کی لڑکی ہے۔ اسے اس سے کبھی شکایت پیدا نہیں ہوئی کہ وہ ہینڈسم کو کیوں اس کے مقابلے میں زیادہ پسند کرتی ہے۔

اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو اسے ان تمام عورتوں سے کوئی شکایت نہیں تھی جو ہینڈسم کو پسند کرتی تھیں۔ بنگو نے زینہ طے کرتے ہوئے تعریفانہ نظروں سے اپنے ساتھی کے چوڑے شانے، پتلی کمر اور سر کے کالے بالوں کو دیکھا۔ واقعی وہ اس قابل تھا کہ عورتیں اسے پسند کریں۔

دوسری منزل پر پہنچتے ہی بنگو کو آئینے میں اپنی شکل نظر آ گئی۔ حالانکہ آئینہ پرانا اور کافی گندہ تھا پھر بھی اس نے اس کی شبیہ کو پوری طرح واضح کر دیا۔ ناٹے قد کا ایک شخص جس کے بال کھورے تھے، جس نے ایک ڈھیلا ڈھالا سوٹ پہن رکھا تھا اور جس میں جاذبیت نام کو بھی نہیں تھی۔

عورتوں کے بارے میں سوچنے کے علاوہ تمہارے پاس اور بھی کام ہیں۔ اس نے اپنے کو یاد دلایا۔

اس نے کمرے کے دروازے کا قفل کھولا اور ہینڈسم کو پنجوں کے بل اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ سنڈے پیجن اب بھی کسی بچے کی طرح بے فکری سے سو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ سی چھائی ہوئی تھی اور اس کے بھورے بال اس کی پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے۔

"مسٹر پیجن بہت اچھے آدمی ہیں۔" ہینڈسم نے کہا۔" مجھے ——— میں

انھیں پسند کرنے لگا ہوں۔"

"میں بھی۔" بنگو نے کہا اور اپنے کو یقین دلانے کی کوشش کرنے لگا کہ وہ مسٹر پیجن کو صرف اس لئے پسند کرتا ہے کہ اس کی وجہ سے ڈھائی لاکھ فائدہ ہونے والا ہے۔ لیکن وہ اپنے کو پوری طرح یقین نہ دلا سکا۔ یہ محسوس کرتے ہوئے کہ وہ واقعی مسٹر پیجن کو پسند کرنے لگا ہے ایک بےچینی سی محسوس کرنے لگا۔

اب رات کو سونے کا مسئلہ درپیش ہوا۔ مسٹر پیجن آرام سے بنگو کے بستر پر سو رہے تھے۔ اب صرف کمرے میں ہینڈسم کا بستر اور ٹوٹا ہوا صوفہ باقی بچ رہا تھا۔ ان کے پاس فالتو تکیے اور چادریں بھی نہیں تھیں۔

بنگو بہت آسانی سے ہینڈسم کے بستر پر قبضہ جما کر ہینڈسم سے صوفے پر سونے کیلئے کہہ سکتا تھا۔ لیکن اس کی بدقسمتی سے ہینڈسم کا قد چھ فٹ تھا اور صوفہ اسقدر لمبا نہیں تھا۔ ناٹے قد کے ہونے میں ایک یہ بھی خرابی ہے۔ اسنے اپنے کو سمجھایا۔

انھوں نے چادریں اور تکیے وغیرہ نصف نصف بانٹ لئے۔ بنگو نے کہا چونکہ وہ صوفے پر لیٹ رہا ہے اس لئے اسے تکیے کی زیادہ ضرورت پڑے گی۔ ہینڈسم نے کچھ کپڑے لپیٹ کر اپنے سر کے نیچے رکھے اور پھر تیس سکنڈ کے اندر ہی سو گیا۔

بنگو نے بھی صوفے پر لیٹ کر سونے کی کوشش کی لیکن کامیابی حاصل نہ کر سکا اس کے سامنے کئی مسئلے ایسے تھے جن کا حل اسے تلاش کرنا تھا۔ کل کام شروع کرنے کا پلان بنانا تھا۔ اس کے علاوہ، وہ تمام واقعات جو آج دن میں پیش آئے تھے اس کی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی تصویر کی طرح چکر لگا رہے تھے آخر وہ پریشان ہو کر اٹھا اور سگریٹ جلا کر کمرے میں بےچینی سے ٹہلنے لگا۔

پہلی بار وہ ایک بڑی رقم کا مالک بننے والا تھا۔ صرف یہی خیال اس کے اعصاب میں تشنج پیدا کر رہا تھا۔

اس سے پیشتر اس کا کسی قتل کے معاملے سے کبھی اسقدر نزدیکی واسطہ نہیں پڑا تھا۔ یہ خیال اور اس کے اعصاب پر اثر انداز ہو رہا تھا۔

اگر اس شخص کو تلاش کر لیا جائے جو پانچ لاکھ کا مالک بننے والا ہے تو پھر ہارکنس بینیتھ کا قاتل بھی مل جائے گا۔ اسی وقت بنگو کو خیال آیا کہ وہ شخص شاید مسٹر پیجن کو بھی قتل کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔

"فکر مت کرو۔" اس نے مسٹر پیجن سے کہا۔ "ہم تمھاری حفاظت کریں گے۔"

مسٹر پیجن خواب میں کچھ بڑبڑا رہے تھے۔ بنگو اس پر جھک پڑا تاکہ اس کے کہے ہوئے الفاظ کو سن سکے۔

"لوسی" مسٹر پیجن بڑبڑائے۔ "لوسی۔"

بنگو واپس صوفے پر جا کر لیٹ گیا۔ اب ایک اور معمہ اسے پریشان کر رہا تھا۔ "میرے خدا!" وہ بڑبڑایا۔ "اس سے اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ لوسی کون ہے" وہ کافی دیر تک اس پر غور کرتا رہا۔ آخر اسے بھی نیند آ گئی۔

آٹھواں باب

فیصلہ

بنگو کا انکل ہرمین اپنی طرز کا انوکھا انسان تھا کیونکہ بارہ سال تک وہ اپنے کو یقین دلاتا رہا تھا کہ اس کی مرحوم سالی کا لڑکا یتیم خانے میں رہ کر ہی اچھا بن سکتا ہے۔ وہ لوگ، انکل ہرمین نے فیصلہ کیا تھا، چھوٹے بچوں کی نگہداشت کے طریقے اچھی طرح جانتے ہیں۔

ہرمین کنٹز بنگو کا تنہا رشتہ دار تھا جسے بنگو اپنا کہہ سکتا تھا۔ اس کے دادا کہیں

سے نیویارک آئے تھے اور پھر انھوں نے ایک لڑکی الیسٹھر سیما نوفکی سے شادی کرنے کے بعد اسے اور اس کے بیٹے کو چھوڑ کر کہیں چلے گئے تھے۔ جب وہ لڑکا جوان ہوا تو اس نے مارگیرٹ میکینیارا نامی ایک لڑکی سے شادی کی (جس کی بہن کیتھرائن فرانسس سے ہرمین کنٹر نے شادی کی تھی) اور پھر اس سے جو لڑکا پیدا ہوا اس کا نام رابرٹ ایمٹ رگس رکھا گیا۔

بنگو کے والد نے جس کا نام ہیوموٹش رگس تھا۔ پنسلوینیا کی کانوں میں کام کرتے ہوئے اپنی جان دیدی تھی اور میری مارگیرٹ اپنے بیٹے کو یتیم خانے میں داخل کر کے نہ جانے کہاں غائب ہو گئی تھی کہ پھر نظر نہیں آئی۔ یہ حالات تھے جب انکل ہرمین نے اپنی خاندانی ذمہ داریوں کو محسوس کیا تھا لیکن یہ بات دوسری ہے کہ انھوں نے بارہ سال تک کچھ بھی نہیں کیا تھا۔

لیکن ہرمین کنٹر کی شیشے کے برتن اور مختلف قسم کی مٹھائیوں کی دوکان اچھی طرح چلتی تھی۔ اس لئے جب بنگو کی عمر تیرہ سال کی ہو گئی ـــــ وہ عمر جب ایک لڑکا کام کرنے میں ہاتھ بٹا سکتا ہے، انکل ہرمین ایک دن یتیم خلنے میں ظاہر ہوئے۔ انھوں نے اعلان کیا کہ انھیں ابھی معلوم ہوا ہے کہ ان کی سالی کا ایک لڑکا یہاں پڑا ہوا ہے اسلئے وہ اسے اپنے ساتھ لے جانے کے لئے آئے ہیں۔

انکل ہرمین کی پیش کش پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔ بنگو ایک اچھا لڑکا تھا۔ جیسا کہ تمام لڑکے ہوتے ہیں لیکن وہ خوبصورت نہیں تھا جس پر گود لینے والے توجہ دے سکتے۔ تیرہ سال کی عمر میں جب وہ انکل ہرمین کی دو منزلہ عمارت میں پہنچا ـــ جس میں دوکان بھی واقع تھی، تو وہ دبلا پتلا، چھوٹے قد کا لڑکا تھا۔ جس کی ناک بے ڈھنگی، دانت بڑے اور بھورے بال کھوپڑی پر سوئی کی طرح کھڑے ہوئے تھے۔ انکل ہرمین خود بھی اسے کافی عرصے بعد پیار کرنے کے

قابل ہو سکا تھا۔

ایک یتیم خانے کی حیثیت سے بنگو میں خاکساریت زیادہ ہونا چاہیئے تھی۔ لیکن ایسا نہیں تھا۔ بنگو ہمیشہ اپنی مرضی کے مطابق کام کرنا ہی پسند کرتا تھا۔ شروع میں اس نے دوکان کی دیکھ بھال کے ساتھ ہی اخبار بیچنے کا کام شروع کیا لیکن جب وہ اس قابل ہو گیا کہ سمجھ سکے کہ ایک اخبار کی جگہ دو اخبار کس طرح فروخت کئے جا سکتے ہیں۔ تو اس نے اس کام میں دلچسپی لینا ترک کر دیا۔ وہ ادھر ادھر گھوم کر دولت حاصل کرنے کے نئے نئے طریقوں کی تلاش کرنے لگا۔ اس نے کبھی چھوٹی موٹی رقم کے بارے میں نہیں سوچا۔ وہ ہمیشہ یہی سوچا کرتا تھا کہ لاکھوں کی دولت یکمشت کس طرح پیدا کی جا سکتی ہے۔

انکل ہربین مہربان اور صابر شخص تھے۔ انھوں نے بار بار بنگو کو سمجھایا "تم یکایک بڑی رقم حاصل کر کے دولتمند نہیں بن سکتے۔ تم صرف ایک طرح سے دولتمند بن سکتے ہو کہ روزانہ کی کمائی میں سے کچھ پس انداز کرتے جاؤ۔" اس کے علاوہ وہ یہ بھی کہا کرتے تھے۔ "تم لاکھوں کی دولت ایک ساتھ کسی شخص کو تکلیف پہنچائے بغیر حاصل نہیں کر سکتے اور دوسروں کو تکلیف پہنچانا بری بات ہے۔"

انکل ہربین بنگو کو یہ بھی بتایا کرتے تھے کہ وہ کس طرح کم خرچ سے اپنا کام پورا کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر دو شخصوں کو فون کرنا ہے تو ایک کو فون کال کا کرایہ ادا کر کے فون کرو اور پھر بعد میں آپریٹر سے شکایت کرو کہ اس نے غلط نمبر ملا دیا تھا۔ اس طرح دوسرا نمبر بھی مل جائے گا۔ یا اگر کسی کو کرسمس کی مبارکباد بھیجنا ہے تو لفافے پر پانے والے کی جگہ پر اپنا نام اور بھیجنے والے کی جگہ پر اس کا نام لکھو جس کے پاس تم لفافہ بھیجنا چاہتے ہو۔ اس طرح یہ لفافہ اسکے پاس اس پر ٹکٹ لگانے کیلئے واپس بھیج دیا جائیگا۔

ہومین کی بیوی کا انتقال اس وقت ہوا تھا جب ہنگو کی عمر سولہ سال کی تھی اسکے مرنے کے دو سال بعد ہرمین کا بھی انتقال ہو گیا۔ جس وقت اس کی موت واقع ہوئی اس وقت کی ایک اچھی خاصی رقم بینک میں موجود تھی۔ لیکن اس نے اسے یتیم خانے کے نام وقف کر دیا تھا۔

ہرمین کی صحبت سے ہنگو کفایت شعار بن گیا تھا اس لئے اس نے دس سال تک کفایت شعاری سے کام لیتے ہوئے مختلف کام کئے۔ کبھی اس نے موزے فروخت کئے تو کبھی میگزین اور رسالے، کبھی اس نے گھروں میں صفائی کرنے والے کی حیثیت سے کام کیا تو کبھی کچھ اور۔ وہ بچت کے خیال سے اپنے زیادہ کام پیدل ہی چل کر کرتا یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی اس کی کفایت شعاری اسے دولتمند نہ بنا سکی۔ آخر میں اسنے سڑکوں پر گھوم کر لوگوں کے فوٹو لینے کا کام شروع کیا (اسے ہر پندرہ دن بعد ۱۷ سنٹ کیمرے کا کرایہ ادا کرنا پڑتا تھا) لیکن اس کا اس دوکان کے مینیجر سے جھگڑا ہو گیا جہاں سے اس نے کیمرہ چار ڈالر جمع کر کے کرایہ پر لیا تھا۔ اس لئے اس نے اس کام کو بھی چھوڑ دیا تھا۔

یہی وہ وقت تھا جب اس کی ملاقات ہینڈسم کوزاک سے ہوئی تھی جو اخبار کے لئے فوٹو لینے کا کام کرتا تھا اور جس کا بینک میں تھوڑا بہت اکاؤنٹ بھی تھا انکی ملاقات کا نتیجہ "دی انٹرنیشنل فوٹو موشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ" کی شکل میں ظاہر ہوا۔

اس سوموار، گیارہ اگست کو ہنگو ایک خواب کے درمیان بیدار ہوا جس میں انکل ہرمین نے اسے تلقین کی تھی "دولت پیدا کرنے کے لئے بھی بہت سے ایماندارانہ طریقے ہیں۔" انکل ہرمین نے سختی سے کہا۔ "دولت حاصل کرنے کے لئے کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش مت کرو۔ دولتمند بننے کا آسان طریقہ یہ ہے کفایت شعاری

سے نام ہو۔" اس خواب میں انکل برمین اسے ایک خونخوار فرشتے کی شکل میں نظر آیا تھا اور آخر میں اس سے دو ڈالر مانگ کر غائب ہو گیا تھا۔

بنگو چیختا ہوا بیدار ہوا "یہ لاؤ مجھے میرے دو ڈالر واپس کر دو۔" اور پھر پلکیں جھپکاتے ہوئے اٹھ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ صوفے پر سونے کی وجہ سے اس کی گردن اکڑ گئی تھی اور وہ اس میں تکلیف محسوس کر رہا تھا۔ ہینڈسم جو دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا ٹھٹھک کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شرمندگی کے آثار چھا گئے۔

"میں تمہیں بیدار کرنا نہیں چاہتا تھا۔" اس نے کہا۔ "مجھے صبح کے ناشتے وغیرہ کا انتظام کرنا تھا۔ اس لئے میں نے تمہاری جیب سے دو ڈالر نکالے ہیں۔ کیا میں نے غلطی کی ہے؟"

"نہیں۔" بنگو نے کہا۔ "تم نے بہت اچھا کیا ہے۔" وہ پھر لیٹ گیا۔

ہینڈسم نے مسٹر پیچن کے بستر کی طرف دیکھا۔ "تم اس کی فکر نہ کرنا۔ ابھی اسے بیدار ہونے میں کافی دیر لگے گی۔" اس نے آہستہ سے دروازہ بند کر دیا اور اپنے کام پر روانہ ہو گیا۔

بنگو اپنے سر کے نیچے ہاتھ رکھے ہوئے لیٹا چھت کی سمت گھورتا رہا۔ اس وقت وہ مسٹر پیچن کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھا کیونکہ اس سے بھی اہم مسئلے اس کے سامنے تھے۔ سب سے بڑا مسئلہ اس کے سامنے اپنی مالی حالت کا تھا۔

وہ لیٹا ہوا ہینڈسم کے واپس آنے کا انتظار کرتا رہا۔ وہ اپنے ساتھ صبح کی ڈاک بھی لانے والا تھا۔ اسے امید تھی کہ کل جو تصویریں اس نے لی تھیں اس کا کچھ نہ کچھ نتیجہ ضرور برآمد ہوگا۔

آخر کچھ دیر بعد وہ اٹھا اور انگڑائی لیتا ہوا مسٹر پیچن کے بستر کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ وہ اب بھی آرام سے سو رہا تھا اور خوش نظر آ رہا تھا۔

اور کیوں نہ خوش ہو۔ بنگو نے سوچا۔ آخر اس کمرے کے سب سے آرام دہ بستر

پریشان ہوا ہے۔

اس نے ہینڈسم کے بستر پر لیٹ کر تھوڑی دیر تک آرام کرنے کے بارے میں غور کیا۔ پھر اس نتیجہ پر پہنچا کہ اسے آج بہت سے کام کرنے ہیں۔ اس نے جماہی لی، ہاتھ پیر کو دو چار جھٹکے دیئے اور غسلخانے میں پہنچ گیا۔ فوٹو گرافی کے کیمیکل کی بدبو پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے کاہلی کے ساتھ داڑھی بنانا شروع کی۔

اسے آج کئی کام کرنے ہیں۔ اس نے سوچا۔ اس لئے اسے اچھا لباس بھی پہننا چاہیئے۔ اسی خیال کے تحت داڑھی بنانے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اس نے الماری سے ایک ہلکے نیلے رنگ کی ایک قمیص نکال کر پہنی اور اس پر گبرڈین کا وہ سوٹ پہن لیا جس کا کرایہ وہ اب بھی ہر جمعہ کو چھتر سنٹ ادا کر رہا تھا۔ آخر میں اس نے پیلے اور ہرے رنگ کی ایک ٹائی کو۔ جس پر گلاب کا پھول چھپا ہوا تھا، ہوشیاری سے گلے میں باندھ لیا اور شیشے میں اپنی شکل دیکھنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ اب وہ پہلے سے بہتر نظر آ رہا ہے۔

لیکن ایک پریشانی سے اسے اب بھی نجات نہیں ملی تھی۔ وہ ہینڈسم کے واپس آنے کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔ آخر ہینڈسم صبح کی ڈاک اور دوسرے سامان لیکر کمرے میں داخل ہوا۔

ہینڈسم کے ہاتھ میں لفافوں کا ایک بڑا بنڈل تھا۔ ننگو اسے چھینتے ہوئے صوفے پر بیٹھ کر انھیں دیکھنے لگا۔ ان میں سے دو بل تھے۔ اسے اس نے ایک طرف پھینک دیا۔ ایک ہاتھ سے بنی ہوئی ٹائیوں کا اشتہار تھا۔ اسے اس نے حفاظت سے جیب میں رکھ لیا۔ باقی ـــــ اس نے انھیں ایک ایک کرکے ہاتھ میں تولنا شروع کیا۔ وہ سب بھاری معلوم ہو رہے تھے۔

ننگو نے ایک ایک کرکے انھیں کھولنا شروع کیا اور اس میں رکھے ہوئے نوٹوں

کو نکال کر اس کرسی پر رکھنے لگا جو رات کے وقت ڈائننگ ٹیبل کا بھی کام دیتی تھی اس کے ساتھ ہی آئے ہوئے کارڈ وہ علیحدہ ڈھیر کر رہا تھا۔

کل مسٹر ہیجن کا حوالہ دیکر لی گئی تصویروں میں سے تینتیس کا آرڈر آیا تھا۔ اس نے اس کے ساتھ آئے ہوئے بتیس چوتھائی ڈالر کے سکوں کو دوبارہ شمار کیا۔

"کیا ہمارے پاس پرنٹ کا کاغذ اور بھیجنے کے لئے ٹکٹ موجود ہیں؟" اس نے ہینڈسم سے پوچھا۔

"ہاں" ہینڈسم نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ "اور لفافے بھی کافی تعداد میں رکھے ہیں۔"

"پھر تو آج کی یہ رقم منافع سمجھنا چاہیئے" بنگو نے کہا۔

اس نے بیس چوتھائیوں کو شمار کر کے علیحدہ کیا۔ یہ مکان مالک کو ادا کرنا تھا۔ باقی بارہ میں اس نے اپنی جیب میں رکھے ہوئے سکے بھی نکال کر شامل کر دیئے۔ اس نے ان کا شمار کیا۔

پانچ ڈالر چونسٹھ سنٹ، بارہ چوتھائی، تین نصف دو نکل اور چار پینی کے ساتھ ایک ایک ڈالر کا نوٹ بھی تھا۔

ہینڈسم کے چہرے پر بشاشت چھا گئی۔ "اب ہم" اس نے کہا۔ "دوسرا کیمرہ لا سکتے ہیں"

"ابھی نہیں" بنگو نے کہا۔ اگر ہم کیمرہ لے آئیں گے تو ہمارے پاس صرف چونسٹھ سنٹ باقی بچیں گے۔ ہمیں ڈھائی لاکھ ہاتھ آنے کا انتظار کرنا چاہیئے اس کے علاوہ ادھر کچھ عرصے تک ہم کیمرے سے کچھ کام بھی نہ لے سکیں گے۔"

ہینڈسم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے کارڈ اٹھا لئے اور انھیں انگلیوں کے درمیان گھماتے ہوئے اس طرح نیچی نظر کر کے کھڑا ہو گیا جیسے کسی بچے سے دعا

کرنے کے بعد اب کہدیا گیا ہو کہ اسے نئی سائیکل نہیں دلائی جائے گی۔ اس کا جگو کے دل پر اثر پڑا۔

"اچھا سنو" اس نے کہا۔ "اگر وہ پھر کی ڈاک سے کچھ رقم اور آگئی تو ہم ضرور اس کیبرے کو قرض ادا کرکے چھڑا لائیں گے۔"

اس نے تمام سکے اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لئے۔ "اب یہ جلد ہی بیدار ہونیوالا ہو۔"

"ہاں۔" ہینڈسم نے کہا۔ "لیکن بنگو اس کے بیدار ہونے پر ہم اس سے کیا کہیں گے۔"

"مجھے نہیں معلوم۔" بنگو نے جواب دیا۔ "لیکن اس کے بیدار ہونے تک میں کچھ نہ کچھ سوچ لوں گا۔ ہمیں کسی نہ کسی طرح اسے یہاں روکنا ہے۔"

"لیکن اگر یہ یہاں ٹھہرنے پر راضی نہ ہوا۔"

"راضی ہونا پڑے گا۔" بنگو نے کہا۔ "اگر ضرورت پڑی تو ہم تشدد سے کام لیتے ہوئے اسے یہاں رہنے پر مجبور کریں گے۔ میں نہیں چاہتا کہ اس بیچارے کو قتل کر دیا جائے۔ کیوں تم بھی یہ نہ چاہتے ہوگے۔"

"ہاں، ہاں۔" ہینڈسم نے پرجوش لہجے میں کہا۔ "لیکن ہم اسے یہاں ٹھہرنے پر مجبور کس طرح کریں گے۔"

بنگو نے ہینڈسم کی طرف دیکھا۔ "ہینڈسم، کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے۔" اس نے کہا اور ہینڈسم کے سر ہلانے پر بولا۔ "میں نے ہمیشہ وقت آنے پر ہر کام کو پورا کیا ہے، اس لئے اس بار بھی ایسا ہی ہوگا۔"

لیکن یکایک آج پیش آنے والی تمام مصیبتیں اس کے سامنے آگئیں اور وہ اپنے کو بیمار سا محسوس کرنے لگا۔ اسے آج بہت سے کام کرنے تھے۔

"تم پرنٹ بنانا شروع کردو۔" اس نے ہینڈسم سے کہا۔ "میں گھومنے کے لئے جا رہا ہوں۔ مجھے کچھ سوچنا ہے۔"

"ناشتہ کئے بغیر۔" ہینڈسم نے پوچھا۔

"ہاں۔" اس نے کہا "اب واپسی پر ناشتہ کرونگا۔" اس نے کرسی پر رکھے ہوئے بیس سکے اٹھائے۔ "میں انھیں اماں کو دیدوں گا۔ اگر یہ بیدار رہ جائے تو اسے کسی بھی طرح یہاں سے جانے نہ دینا۔"

اس نے زینہ طے کیا اور پھر ماں کے دروازے پر ہلکی سی دستک دیکر انتظار کرنے لگا۔ اسے امید تھی بے بی دروازہ کھولے گی۔

لیکن وہ دروازہ ماں نے ہی کھولا۔ بے بی کمرے میں ایک میز کے پاس بیٹھی تھی۔ اس نے وہیں سے ہاتھ ہلایا۔

"کہو۔" ماں نے پوچھا۔

بنگو اسے دیکھ کر مسکرایا۔ "آج تو بہت خوبصورت نظر آرہی ہو۔"

ماں کا چہرہ سرخ ہوگیا اور اس نے شرمانے کی کوشش کی۔ "مسٹر رگس، میں بوڑھی اور موٹی تازی۔"

"انکل ہرمین آپ ہی جیسی عورتوں کو عورت کہتے تھے۔" بنگو نے سنجیدگی سے کہا اور پھر اس سے پیشتر کہ وہ کرائے کا ذکر کرسکتی۔ بنگو نے کہا۔ "میں نے سوچا شاید تمہیں کچھ پیسوں کی ضرورت ہو۔" یہ کہتے ہوئے اس نے بیس سکے میز پر رکھ دیئے۔ "میں ابھی اتنے ہی کا انتظام کرسکا ہوں لیکن دو ایک دن میں کچھ اور ادا کردوں گا۔"

عمارت سے باہر نکلنے کے بعد اس نے اطمینان کی سانس لی۔ ابھی، سترہ ڈالر اور ادا کرنے تھے۔ جلد ہی ادا کردوں گا۔ اس نے سوچا۔ جب وہ ڈھائی لاکھ کا مالک بن جائیگا تو بقیہ کرایہ کے علاوہ چار ہفتے کا کرایہ ایڈوانس بھی ادا کردیگا۔

لیکن جلد ہی وہ اپنے دوسرے خیالوں میں گم ہوگیا۔ وہ سر جھکائے آہستہ آہستہ بار کی سمت بڑھتا رہا۔ ایک بار اس نے اونچی آواز میں کہا۔ "جہنم میں جائیں انکل ہرمین میں

ان کی باتوں پر توجہ نہیں دوں گا۔ اس کے علاوہ یہ بلیک میل نہیں ہے "۔ اسے دولتمند بننے کا ایک سنہرا موقع ملا تھا اور وہ اسے چھوڑنے کے لئے کسی طرح بھی تیار نہیں تھا۔

اب اس کا کام صرف اتنا تھا کہ وہ مسٹر پینتھ کے وارث کو تلاش کرکے اس سے معاملہ طے کرے اور کسی نہ کسی طرح پولیس کو اطلاع پہنچا دے کہ مسٹر پینتھ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اس نے سوچا وہ اس کام کو آسانی سے پورا کرے گا۔

لیکن اس کے علاوہ بھی ایک اور مسئلہ اس کے سامنے تھا۔ مسٹر پیجن اب بیدار ہونے والے ہوں گے یا بیدار ہو گئے ہوں۔ کسی نہ کسی طرح اسے انھیں سمجھانا تھا کہ کیوں انھوں نے اسے خواب آور دوا استعمال کرائی تھی اور وہ کیوں اسے کہیں جانے دینا نہیں چاہتے۔ ایک آسان طریقہ یہ ہوگا کہ اس سے سختی سے پیش آیا جائے۔ "مجھے افسوس ہے دوست کہ تمھیں یہاں ٹھہرنا پڑے گا۔ تمھارے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دیا جا سکتا؟" یہ کہا جا سکتا تھا۔

لیکن اگر مسٹر پیجن نے سختی سے انکار کیا کہ وہ وہاں نہیں ٹھہرے گا اور اس کی آواز اس کی ماں سن کر اوپر آ گئی تو کیا ہوگا۔ جے بی نے ابھی تک اس کے مالو کے وہاں ٹھہرنے کی بات اپنی ماں کو نہیں بتائی تھی۔ اور وہ یہی چاہتا بھی تھا کہ مسٹر پیجن کے بارے میں ماں کو کچھ معلوم نہ ہو سکے۔

لیکن مسٹر پیجن کے ساتھ سختی سے پیش آنے کیلئے بھی وہ ابھی تک وہ اپنے کو راضی نہیں کر پایا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ کیا ناشتہ کرا کر مسٹر پیجن کو جانے کی اجازت دیدے تاکہ اسے بہت سی مصیبتوں سے نجات مل جائے گی۔

مگر پھر ڈھائی لاکھ سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا۔

لیکن... وی انٹرنیشنل فوٹو موشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ " دوسرے طریقے سے روپیہ پیدا کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ کیا تمھیں اپنے بزنس پر اعتماد نہیں

ہے۔" ہنگو نے اپنے سے پوچھا۔

وہ فون کے ذریعہ اپنا نام بتائے بغیر مسٹر پینتھ کے بارے میں پولیس کو اطلاع کر سکتا ہے۔
وہ اور ہینڈسم مل کر زیادہ سے زیادہ تصویریں کھینچنے کی کوشش کرتے ہوئے زیادہ رقم حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ دوسرے کیمرے کو جوڑ کر کام کو دوگنی رفتار سے کر سکتے ہیں۔
اور مسٹر پیچن اس کے دوست بن جائیں گے۔

اس خیال سے ہنگو نے کافی خوشی محسوس کی۔ جس وقت وہ زینہ طے کرتے ہوئے اپنے کمرے کی سمت بڑھ رہا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ہینڈسم کو اپنی اس تجویز سے آگاہ کرے گا اور مسٹر پیچن کے بیدار ہونے کے بعد انھیں ——

وہ کمرے کے اندر سے آتی ہوئی آوازوں کو سن کر دروازے کے پاس ٹھٹھک کر کھڑا ہو گیا۔ مسٹر پیچن بیدار ہو چکے تھے۔ چلو یہ اچھا ہی ہوا۔ اس نے سوچتے ہوئے دروازہ کھولا۔
ہینڈسم باتھ روم سے بھیگے ہوئے پرنٹ لا کر مسٹر پیچن کو دے رہا تھا اور وہ اپنی آستین کو اوپر چڑھائے ہوئے ہوشیاری کے ساتھ اسے خشک ہونے کے لئے اس فریم میں رکھ رہے تھے جو میز پر رکھا ہوا تھا۔ گیس کے چولھے پر کافی کی کیتلی دھواں اڑا رہی تھی۔

"کیا ہو رہا ہے؟" ہنگو نے پھنسی ہوئی آواز میں پوچھا۔

ہینڈسم اس کی سمت دیکھ کر مسکرایا۔ "سب کچھ ٹھیک ہے۔" وہ بولا۔ "میں نے انھیں تمام باتوں سے آگاہ کر دیا ہے۔ انھیں ہم سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ ان کے خیال میں ہمیں وہ ڈھائی لاکھ ضرور ملنا چاہئے۔"

"اور خواب آور دوا کے بارے میں بھی مجھے کوئی شکایت نہیں ہے۔" مسٹر پیچن نے خوشگوار لہجہ میں کہا۔ "اس سے مجھے آرام ہی ملا ہے۔" اس نے ایک پرنٹ کو فریم پر جمایا۔

ہنگو سر تھام کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا حلق خشک ہو رہا تھا اور ہاتھ کانپ

رہے تھے۔

"میرے خدا۔" اس نے ہینڈسم سے کہا، "تم نے انھیں کیا کیا بتایا ہے؟"
ہینڈسم نے اپنے ساتھی کے چہرے کی طرف دیکھا۔ "کیوں، میں نے جو حقیقت تھی وہی بیان کردی ہے۔ مجھے کوئی اور بات معلوم ہی نہیں تھی جو میں انھیں بتاتا۔" یکایک اس کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہوگئے۔ "کیا میں نے غلطی کی؟"
"نہیں۔" بنگو نے نرم لہجے میں کہا۔ "تم نے کوئی غلطی نہیں کی۔ تم نے میری ایک بہت بڑی مشکل حل کردی۔ تم نے بہت ہی اچھا کیا ہے ہینڈسم۔ میں خوش ہوں۔"

نواں باب

اُلجھنیں

مجھے محنتی قسم کے نوجوان پسند ہیں۔" مسٹر ہیچن نے کہا۔ "اور تم لوگ محنتی ہو۔ اس قسم کی اسکیم بنانا کوئی معمولی کام نہیں۔" اس نے مسکراتے ہوئے اپنے سر کو جنبش دی اور آخری پرنٹ کو فریم میں جمانے لگے۔ "اب کیا میں تم لوگوں کو ناشتہ تیار کرنے میں مدد دے سکتا ہوں۔ میرا خیال ہے تم لوگ ابھی کھانا پکانے کے طریقوں سے اچھی طرح واقف نہیں ہو۔"

"ہم دونوں کافی اچھا بنالیتے ہیں۔" بنگو نے کہا۔ "اور ہینڈسم انڈوں کی آملیٹ اچھی بنالیتا ہے۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔" مسٹر ہیچن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "کیا کچھ انڈے موجود ہیں؟" انھوں نے اپنی آستین کھولی اور اوپر چڑھائی۔

وہاں چار انڈے، چوتھائی پونڈ مکھن، اور تھوڑا سا خشک دودھ موجود تھا۔ ایک

پیالہ بھی موجود تھی۔ نمک بھی موجود تھا اور ہینڈسم اپنے ساتھ روٹی توے ہی آیا تھا۔

"ہمارے ناشتے کے واسطے کچھ زیادہ سامان نہیں ہے" بنگو نے شرمندگی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ مسٹر پیچن جیسا شخص ۔۔۔ جو پانچ لاکھ کا بیمہ کرا سکتا ہے۔ ضرور اچھے قسم کے کھانے، کھانے کا عادی ہوگا۔"

اس قدر سامان سے تو کسی شہنشاہ کے ناشتے کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ مسٹر پیچن نے انڈے کو توڑ کر سفیدی اور زردی الگ الگ پیالے میں ڈالتے ہوئے کہا۔

ہینڈسم اور بنگو دلچسپی کے ساتھ دیکھتے رہے کہ مسٹر پیچن کس طرح انڈے کو پکاتے ہیں اس درمیان ہینڈسم نے روٹی پر مکھن لگایا اور میز بھی صاف کی لیکن اس کی آنکھیں برابر مسٹر پیچن پر ہی جمی رہیں۔

"کون کہہ سکتا تھا" جب وہ تینوں میز کے گرد بیٹھ گئے تو بنگو نے کہا۔ "کہ چار انڈے سے اسقدر بڑا آملیٹ تیار ہو جائے گا۔"

آملیٹ کافی مزیدار تھا لیکن مسٹر پیچن نے کہا کہ وہ اس سے بھی اچھا تیار کرنے کی کوشش کریں گے اگر کل صبح وہ لوگ اس کے لئے کچھ آلو بھی لا دیں گے۔"

بنگو نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کافی کا دوسرا پیالہ اپنے لئے تیار کیا اور کرسی سے ٹیک لگا کر اس نے فیصلہ کیا کہ اسے سختی سے پیش آنے کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔ حالات کچھ عجیب سے تھے اس لئے وہ بے چینی محسوس کر رہا تھا۔ اس نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ اغوا کیا ہوا شخص اس طرح سے بھی پیش آ سکتا ہے۔

"اب آپ میری بات پر دھیان دیجئے" اس نے سخت لہجے میں کہا۔ "مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ ہینڈسم نے آپ کو کیا کیا باتیں بتائی ہیں ——"

اس نے مجھے بہت کچھ بتا دیا ہے" مسٹر پیچن نے کہا۔ "تم نے یہ پتہ لگایا کہ میں زندہ ہوں اور نیویارک کی سڑکوں پر گھوم رہا ہوں تمہیں معلوم تھا کہ اگر میں سات دن تک غائب رہونگا

تو ہارکنس ہینیتھ کو انشورنس کمپنی سے پانچ لاکھ ڈالر مل جائیں گے۔ اس لئے تم نے مجھے اغوا کرنے اور ہارکنس ہینیتھ سے ڈھائی لاکھ وصول کرنے کا پلان بنایا۔ واقعی، تم اپنے اس پلان پر فخر کر سکتے ہو۔ یہ کوئی معمولی ذہن کا شخص نہیں سوچ سکتا تھا۔ مجھے ایسے ہی جوان پسند ہیں"

بنگو نے ایک لمبی سانس لی۔ "مسٹر بیچن —" بنگو نے کچھ کہنا چاہا۔

"اب کیا ہے" مسٹر بیچن نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ "ہارکنس ہینیتھ سے تم آسانی سے رقم حاصل کر سکتے ہو"

بنگو نے اپنی نظریں ہینڈسم کی سمت اٹھائیں۔ وہ اپنی پلکیں جھپکاتے ہوئے بےچینی سے پہلو بدلنے لگا، لیکن اس کی نظریں کہہ رہی تھیں۔ "نہیں، میں نے مسٹر ہینیتھ کے بارے میں اسے کچھ نہیں بتایا۔ کیا میں نے غلطی کی" بنگو کی آنکھوں نے جواب دیا۔ "نہیں، تم نے بہت اچھا کیا ہے"

بنگو نے مسٹر بیچن سے کہا۔ "اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو ہم لوگ آپ کی زندگی کی حفاظت کر رہے ہیں۔ اگر آپ دن کی روشنی میں اسی طرح گھومتے رہتے تو ضرور ہی پانچ لاکھ کے لئے آپ کو راستے سے ہٹا دینے کی کوشش کی جائے گی اور یہ کوشش کامیاب بھی ہو سکتی ہے"

"تم ٹھیک ہی کہتے ہو" مسٹر بیچن نے کہا: "میں تم لوگوں کا شکرگذار ہوں" اس نے کافی کی پیالی میز پر رکھی۔ "پھر بھی اگر مجھے یہاں سے فرار ہونے کا موقع ملے گا تو میں ضرور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کروں گا کیونکہ میں کسی کی قید میں رہنا پسند نہیں کروں گا" وہ مسکرا دیا۔ "میرا خیال ہے بےہوشی کی حالت میں تم لوگوں نے میرے پستول پر قبضہ کر لیا ہے۔"

"ہاں" بنگو نے جواب دیا۔ "اس قسم کی چیزیں اپنے پاس رکھنا خطرناک ہیں اس سے کسی کو تکلیف بھی پہنچ سکتی ہے" اس نے اپنے ہاتھوں کو اپنی جیب میں ٹھونسا اور

کرسی پر لیٹ سا گیا۔" خیر، مجھے خوشی ہے کہ آپ ہمارے لئے تکلیف دہ ثابت نہیں ہو رہے ہیں۔"

"تکلیف دہ۔" مسٹر پیچن نے کہا۔ "میں اپنی زندگی میں ایک انوکھا تجربہ حاصل کر رہا ہوں۔ کیا میں پلیٹوں کی صفائی میں ساتھ دے سکتا ہوں۔ میرا اندازہ ہے تم لوگ اسے ہمیشہ صاف نہیں کرتے۔

ہینڈسم اور مسٹر پیچن نے جیسے ہی میز کی صفائی کا کام شروع کیا دروازے پر کسی نے دستک دی۔ بنگو نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر دیکھا۔ باہر ہال میں بے بی کھڑی ہوئی تھی۔ وہ غصے میں بھری ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔

"کیا بات ہے بے بی۔" اس نے اپنے لہجہ کو خوشگوار بناتے ہوئے پوچھا۔ "میں نے تمہاری ماں کو پانچ ڈالر ادا کر دیئے ہیں اور دوپہر کی ڈاک آنے کے بعد ——"

وہ اسے دھکا دیتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔ اس نے دروازہ بند کر لیا۔

"بنگو رگس۔" وہ پر غضب لہجے میں بولی۔ "تم اس شخص کو اسی وقت جانے کی اجازت دیدو ورنہ میں پولیس کو اطلاع کر دوں گی۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔ "یہ تمہارے انکل ہیں۔"

"ہاں، میرے انکل ہیں۔" ہینڈسم نے کہا۔

"گزشتہ رات یہ بنگو کے انکل تھے۔" وہ بولی۔ "اور اب تمہارے ہو گئے۔ اس کے علاوہ میں باہر ہال میں صفائی کر رہی تھی۔ میں نے تم لوگوں کی تمام باتیں سن لی ہیں۔"

بنگو نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے اپنے کو صوفے پر گرا دیا۔ صرف ایک عورت کی وجہ سے اس کا روشن مستقبل اندھیرے میں تبدیل ہونے جا رہا تھا۔

"مسٹر پیچن نے کافی کے دو پیالوں کو دھونے کے برتن میں رکھتے ہوئے صاف کرنے کا کپڑا اٹھایا۔ "کیا میں اس خاتون کے بارے میں کچھ دریافت کر سکتا ہوں۔"

بے بی نے اس کی سمت دیکھا۔ "برٹ جنداً؟ کیا تم لوگ تمہارے برتن صاف کر رہے ہیں۔"

"نہیں، میں نے خود یہ پیش کش کی تھی۔" مسٹر پیجن نے کہا۔ "میں نے اندازہ لگایا ہے کہ یہ لوگ اسے ہمیشہ صاف نہیں کرتے۔ خیر، چونکہ ان لوگوں نے ہمارا تعارف نہیں کرایا ہے اس لئے میں خود ہی اپنا تعارف کراتا ہوں۔ مجھے مسٹر پیجن کہتے ہیں اور تمہیں ــــــ"

"بے بی ہرمگین۔" بے بی نے جواب دیا اور پھر اسے اپنا کام یاد آگیا۔ "میں نے یہاں ہونے والی تمام باتوں کو سنا ہے۔ ان لوگوں نے آپ کو اغوا کیا ہے، اور میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی۔ انھیں آپ کو رہا کرنا ہی پڑیگا ورنہ میں پولیس کو اطلاع کردونگی۔"

"اوہ۔" مسٹر پیجن نے کہا۔ "مجھے یہ پسند نہیں ہے۔"

بے بی کا منہ لٹک گیا۔ وہ چند لمحے تک حیرت سے منہ کھولے کھڑی رہی اور ایک جھٹکے سے اس نے اپنے منہ کو بند کرلیا۔

"ہم لوگ کوئی جرم نہیں کر رہے ہیں۔" ہنگو نے جلدی سے کہا۔ "ہم صرف ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔" اس نے مسٹر پیجن کی سمت اشارہ کیا۔ "ہمیں یہ پسند ہیں اور مجھے امید ہے جب تم ان سے اچھی طرح واقف ہو جاؤ گی تو تم بھی انھیں پسند کرنے لگوگی۔"

"یہ آملیٹ بہت عمدہ تیار کرتے ہیں۔" ہینڈسم نے کہا۔

"اور بھنا ہوا گوشت بھی۔" مسٹر پیجن نے جلدی سے کہا۔

بے بی نے اپنے ہاتھ کو اپنے سینے پر باندھ لیا۔ "اگر تم تینوں مجھے بیوقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہو،" وہ آہستگی سے بولی۔ "تو میں تمھیں کرید کے بارے میں۔"

"ہم تمھیں بیوقوف نہیں بنا رہے ہیں۔" ہنگو نے کہا۔ "کیا تم یہ پسند کروگی کہ یہ بغیر کسی دوست کے تنہا سڑکوں پر گھومتے پھریں اور پھر قتل کردیئے جائیں۔ کیا تم یہ

پسند کرو گی بے بی۔ میرے خیال میں تو تم اس قسم کی لڑکی نہیں ہو۔" اس نے اپنے ہاتھوں کو جیب میں ڈالا اور پھر اس طرح گھوم کر کھڑا ہو گیا جیسے اسے بے بی سے شکایت پیدا ہو گئی ہے۔

ہینڈسم نے پر امید نظروں سے مسکراتے ہوئے اس طرح بے بی کی سمت دیکھا جیسے کوئی چھوٹا بچہ مٹھائی مانگ رہا ہو۔ مسٹر بیچن نے گیلی برتن صاف کرنے والے کپڑے کو رکھتے ہوئے بے بی کی سمت نصف وا آنکھوں سے دیکھا۔

بے بی نے ظاہر کرنا چاہا کہ وہ سختی سے پیش آنے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن چند سکنڈ بعد ہی اسے ہار مان لینا پڑی۔ اس نے مسکرا کر مسٹر بیچن کی طرف دیکھا۔

"کیا تم ان نوجوانوں کو دولتمند بننے کا موقع دینے کے لئے تیار ہو گئی ہو" مسٹر بیچن نے پوچھا۔

اس نے اپنا منہ کھولا، بند کیا اور پھر آخر میں بولی۔" ان لوگوں نے آپ کو اغوا کیا ہے یا نہیں اور آپ وہی مسٹر بیچن ہیں یا نہیں جن کے بارے میں، میں نے اخباروں میں پڑھا ہے۔"

"میں وہی مسٹر بیچن ہوں۔" مسٹر بیچن نے جواب دیا۔" اور واقعی ان لوگوں نے مجھے اغوا کیا ہے۔ یہ لوگ مجھے یہاں دھوکا دیکر لے آئے تھے اور پھر خواب آور دوا، پینے کی شے میں ملا کر دیدی تھی تاکہ میں رات کو یہاں سے کہیں نہ جا سکوں۔ اب یہ لوگ زبردستی مجھے یہاں ٹھہرنے پر مجبور کئے ہیں۔"

بے بی، نے کہا۔" میں پولیس کو اطلاع دینے جا رہی ہوں۔"

"اوہ نہیں۔" مسٹر بیچن نے کہا۔" کیونکہ اگر تم ایسا کرو گی تو میرے پارٹنر کو معلوم ہو جائے گا کہ میں زندہ ہوں پھر وہ مجھے قتل کرنے کی کوشش کریگا تاکہ انشورنس کی رقم حاصل کر سکے۔ تم مجھے قتل ہوتے ہوئے دیکھنا یقیناً نہ پسند کرو گی۔"

"دیکھا" جگو نے بغیر گھورے ہوئے کہا۔ "میں نے بھی تم سے یہی کہا تھا۔"

"اور پانچ لاکھ کا نصف دو سو پچاس ہزار ہوتا ہے" ہینڈسم نے کہا۔ "میں نے کل ہی حساب لگایا تھا۔"

"اور یہ رقم" مسٹر پیجن نے کہا۔ "انھیں ملنا ہی چاہیے۔"

جے جی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنی جیب سے سگریٹ نکال کر سلگایا اور بولی۔ "خیر! اب یہ بتاؤ کہ تم لوگوں کا ارادہ کیا ہے۔"

"انھیں اپنی حفاظت میں رکھنا" جگو نے کہا۔ "جب تک سات دن ——— نہیں، چھ دن گذر نہیں جاتے۔ تمھیں بھی ہماری مدد کرنا ہوگی۔ ہم تمھارے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔"

اس نے مسٹر پیجن اور ہینڈسم کی پر التجا نظروں کی طرف دیکھا۔ "مجھے کیا کرنا ہوگا" اس نے پوچھا۔

"تم ماں سے میرے پیارا نکل کے بارے میں کہہ کر ان کے یہاں رہنے کا انتظام کر سکتی ہو۔ چونکہ ہم نے تھوڑا کرایہ ادا کر دیا ہے اس لئے انھیں کوئی اعتراض بھی نہ ہوگا۔"

"تم تو ماں کو جانتے ہی ہو" جے جی نے کہا۔ "پھر بھی میں کوشش کروں گی۔"

"پھر تو تم ہمارے ساتھ ہی مسٹر پیجن کی نگرانی کا کام بھی کر سکتی ہو" جگو نے کہا۔ "کسی نہ کسی کا ہر وقت ان کے پاس موجود رہنا ضروری ہے۔ مجھے اور ہینڈسم کو دوسرے کاموں سے نپٹنے کے لئے باہر جانا پڑے گا اس لئے ہماری غیر موجودگی میں تم ان پر نظر رکھ سکتی ہو۔"

"ہم انھیں اس لئے باہر جانے دینا نہیں چاہتے" ہینڈسم نے کہا۔ "کہ کہیں یہ قتل نہ کر دیئے جائیں۔"

"کیا تمھیں کریب بیگ (تاش کا ایک کھیل) کھیلنا آتا ہے" مسٹر پیجن نے پوچھا۔

"ہاں۔" بے بی پرجوش لہجہ میں بولی۔" میں اپنے انکل کے ساتھ زیادہ وقت اسی کھیل میں گذارتی ہوں جب ان کا جہاز نیویارک میں آکر لنگر انداز ہوتا ہے۔ نیچے ایک بورڈ بھی موجود ہے۔ میں اسے جاکر لا سکتی ہوں۔"

مسٹر ہیچن کے چہرے پر بشاشت چھا گئی۔" لے آؤ۔" وہ خوش ہوکر بولے۔

"تم نے دیکھا۔" پندرہ منٹ بعد بنگو نے ہینڈسم سے اس وقت کہا جب وہ زینے سے نیچے اتر رہے تھے۔" ہر معاملے کو سنبھالنے کا ایک راستہ ہوتا ہے۔ خواہ اسکا تعلق کسی عورت سے ہی کیوں نہ ہو۔"

سب سے پہلے بے بی اور مسٹر ہیچن نے ناشتے کے برتنوں کو صاف کیا تھا۔ ہینڈسم نے آرڈر کی تصویروں کو لفافے میں رکھا تھا اور بنگو نے اس پر ٹکٹ چپکایا تھا۔ اس کے بعد بے بی نیچے تاش اور کرب بیگ کا بورڈ لینے چلی گئی تھی اور پھر واپس آکر مسٹر ہیچن کے ساتھ کھیل میں مشغول ہو گئی تھی۔ اس نے وعدہ کیا تھا جبتک بنگو یا ہینڈسم یا دونوں واپس نہ آجائیں اسوقت تک وہ مسٹر ہیچن کو اپنی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیگی۔

"مسئلے۔" بنگو کہتا گیا۔" صرف ہمارے ذہن کی پیداوار ہیں۔ کوئی بھی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کا کوئی حل موجود نہ ہو۔"

ہینڈسم کچھ دور تک خاموشی سے چلتا رہا۔ پھر یکایک اس نے اپنی رفتار دھیمی کردی، اپنے ہاتھوں کو جیب میں ٹھونس لیا اور ٹھوڑی کو سینے پر لٹکا دیا۔

"بنگو۔" آخر اس نے کہا۔" میری سمجھ میں ایک ایسی بات آرہی ہے جس پر ہمیں عمل کرنا چاہیئے۔ اگر تم اسے بہتر سمجھو تو۔"

"کہو۔" بنگو نے کہا۔

"میرے خیال میں۔" اس نے کہا۔" ہمیں جلد سے جلد ۔۔۔ اگر ہو سکے تو

مسٹر ہینتھ کے قاتل کو تلاش کر لینا چاہیے۔
بنگو ٹھٹھک کر کھڑا ہو گیا۔ "تم کیا کہنا چاہتے ہو۔"
"تو دیکھو۔" وہ سر جھکا کر اپنے جوتے پر نظر جماتے ہوئے بولا۔ "وہ ہمیشہ تو آئس بکس میں پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ جلد یا بدیر لوگوں کو معلوم ہی ہو جائے گا کہ اسے قتل کر دیا گیا ہے۔ پھر کہیں ان حالات کے زیر اثر بے بی اور مسٹر پیجن یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم ہی نے اسے قتل کیا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو بہت برا ہو گا۔"

دسواں باب

اناڑی وکیل

مسٹر پیجن کو ہینتھ کے قتل کر دیئے جانے کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ بنگو نے سوچا، اور یقیناً بے بی کو بھی نہ معلوم ہو گا۔ اگر انھیں کسی طرح یہ بات معلوم ہو گئی ـــــ تو پھر ایک نئی مصیبت کا سامنا کرنا پڑ جائے گا۔"
"چلو پارک کی سمت چلیں۔" اس نے ہینڈسم سے کہا۔ "میں کچھ سوچنا چاہتا ہوں۔"
انھیں بولیوارڈ کے دامن میں ایک خالی بنچ مل گئی۔ وہ اس پر بیٹھ گئے، وہاں ایک نگراں کے علاوہ اور کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ اور وہ صفائی میں مصروف تھا۔ ایک بوڑھا شخص اور بھی تھا جو ایک دور کی بنچ پر لیٹا ہوا سو رہا تھا۔
ان کے سامنے کچھ فاصلے پر، جہاں سے ایک راستہ گھوم کر بولیوارڈ کے اوپر جاتا تھا ایک بڑا درخت کھڑا ہوا تھا۔ اسی جگہ ہر اتوار کو مسٹر پیجن کبوتروں کو دانہ کھلایا کرتے تھے ـــــ وہ مقام جہاں سے وہ سات سال پیشتر غائب ہوئے تھے، پھر حیرت انگیز طریقے سے کل واپس آگئے تھے اور اتفاق سے ان کی تصویر

بنگو کے کیمرے نے لی تھی۔

"میں غور کر رہا ہوں وہ اتنے عرصے تک کہاں رہا۔" بنگو بڑبڑایا۔ "پھر آخر اس کے غائب ہونے کی وجہ کیا تھی۔"

ہینڈسم نے کہا: "میں سوچ رہا ہوں کہ وہ واپس کیوں آگیا۔"

بنگو نے اپنے سر کو جنبش کیوں دی۔

"اور" وہ پہلے ہی کی طرح خوابیدہ لہجے میں بولا۔ "میں سوچ رہا ہوں ہمارا وہ خط کس کے پاس پہنچا تھا جسے ہم نے مسٹر پینتھ کو تحریر کیا تھا اور ہم اسے واپس حاصل کرنے میں کسطرح کامیاب ہو سکتے ہیں۔ پھر آخر ان پستول والوں نے ہمیں کیوں پکڑا تھا اور وہ ہم سے کیا دریافت کرنا چاہتے تھے۔ پھر اس عورت نے ہمارا تعاقب کیوں کیا تھا۔ پھر مسٹر پینتھ کے قتل ہونے کے بعد اب اس پانچ لاکھ کا مالک کون ہے اور ہم کسطرح اسے تلاش کر سکتے ہیں۔" اس نے آسمان کی سمت نظر اٹھاتے ہوئے اپنا جملہ ختم کیا۔ "میں سوچ رہا ہوں کہ مسٹر پینتھ کو کس شخص نے قتل کیا ہے۔"

"تم بہت کچھ جاننا چاہتے ہو۔" بنگو غرایا۔ اس نے سگریٹ سلگائی اور دیا سلائی کی تیلی کو پھینک کر جوتے سے دبا دیا۔

ہینڈسم نے اس کی طرف سہم کر دیکھا۔ "میں تو صرف سوچ رہا تھا۔" اس نے کہا۔ "کیا میں نے ـــــ"

"نہیں۔" بنگو نے جلدی سے کہا۔ "تم نے کوئی غلطی نہیں کی۔ تم ان سوالوں پر غور کر سکتے ہو۔ ممکن ہے ان کے جواب بھی تمھارے ذہن میں آجائیں۔"

"ایسا نہیں ہو سکتا۔" ہینڈسم نے صاف گوئی سے کام لیا۔ "میرا ذہن اس قابل نہیں ہے بنگو۔" وہ چند لمحے خاموش رہا پھر بولا۔ "ممکن ہے ان پستول والوں نے ہی اسے قتل کیا ہو۔"

"نہیں" بنگو نے اپنے سر کو جنبش دی۔ "اگر ان لوگوں نے ایسا کیا ہوتا تو وہاں موجود نہ ہوتے لیکن وہ وہاں موجود تھے۔" وہ غرایا۔ "شاید انھیں لوگوں کے ہاتھوں میں ہمارا خط پڑ گیا تھا اور انھیں لوگوں نے ہمیں فون کر کے بلایا تھا ورنہ کوئی بھی شخص اتنی رات گئے وہاں کسی رگس نامی شخص کے آنے کا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔"

"یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو۔" ہینڈسم نے پوچھا۔

"اس لئے کہ۔" بنگو نے جواب دیا۔ "مسٹر پینتھ ہمارے پہنچنے سے بہت پیشتر قتل کئے جا چکے تھے۔ یہ اندازہ ہم نے کل رات ہی لگا لیا تھا۔ اس لئے وہ لوگ ضرور بھی اسی وقت وہاں پہنچے ہوں گے جب ہمارا خط پہنچا تھا۔ ہمارا خط دیکھنے کے بعد ہی انھوں نے فیصلہ کیا ہو گا کہ وہ ہمیں بلا کر کچھ معلوم کرنے کی کوشش کریں۔"

"لیکن بنگو" ہینڈسم نے کہا۔ "اگر وہ لوگ ہم سے پیشتر وہاں پہنچے تو انھوں نے مسٹر پینتھ کے قتل کی اطلاع پولیس کو کیوں نہیں دی تھی۔"

بنگو نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے کہا۔ "ہم نے ایسا کیوں نہیں کیا۔"

ہینڈسم نے کہا۔ "اس لئے کہ ——" اور پھر تھوڑی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔

"ممکن ہے اس عورت نے اسے ہلاک کیا ہو۔" آخر بنگو نے خاموشی توڑی۔

"ممکن ہے اس کا قتل مسٹر پینتھ سے کوئی تعلق ہی نہ رکھتا ہو۔ وہ چند لمحے اپنی پیشانی پر شکنیں ڈالے خاموش رہا۔" وہ اسے قتل کر کے آسانی سے کہیں جا سکتی تھی لیکن پھر کسی شے کو بھول جانے پر واپس بھی آ سکتی تھی۔ ممکن ہے اسی طرح ہوا ہو۔"

"بنگو۔" ہینڈسم نے اپنے ساتھی کے چہرے کی طرف دیکھا۔ "اس طرح کی لڑکی قتل نہیں کر سکتی۔"

"سچ" بنگو نے کہا۔ "تمھارے اس جملے سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ عورتوں کے بارے

ہیں تم کتنی واقفیت رکھتے ہو ۔" اس کے لہجہ میں تلخی تھی ۔

ہینڈسم نے ایک لمبی سانس لی ۔" پھر اس نے ہم لوگوں کا تعاقب کیوں کیا تھا ؟"

" میں نہیں جانتا ۔" بنگو نے کہا ۔" ممکن ہے وہ اپنی تنہائی دور کرنا چاہتی رہی ہو ۔" اس نے سگریٹ کے ٹکڑے کو پھینکا جو قریب دس فٹ دور جا گرا ۔" ممکن ہے وہ اب بھی تنہا ہو ۔ چلو ہم اس سے ملنے چلیں گے ۔ اسنے ملاقات کرنے کیلئے کہا تھا ۔"

" چلو ۔" ہینڈسم اچھل کر کھڑا ہو گیا اور بنگو اپنی جیبوں کی تلاشی لینے لگا تاکہ اسکا پتہ معلوم کر سکے ۔" لیکن اس سے ملاقات کرنا کیوں چاہتے ہو ۔"

" اس لئے کہ میں بھی تنہائی محسوس کر رہا ہوں ۔" بنگو نے کہا ۔ اسے وہ کاغذ مل گیا جس پر پتہ درج تھا ۔ اس نے اس پر ایک نظر ڈالی اور سڑک کی سمت چلنے لگا ۔" اسلئے کہ وہ بارکنس بینیتھ کی دوست تھی اس لئے ممکنات میں سے ہے کہ وہی انشورنس کمپنی سے ملنے والی رقم کی مالک بننے والی ہو ۔ اگر ایسا ہو گا تو اس سے ہمیں یہ بات معلوم ہو جائیگی اور جب یہ بات معلوم ہو جائے گی تو ہماری مشکلات کا بھی خاتمہ ہو جائے گا ۔" اسنے جون لوگن کے بارے میں سوچا اور اس خیال سے خوشی محسوس کرنے لگا کہ وہ گیبرڈین کا سوٹ پہنے ہے ۔

جون لوگن ببتر ویں شاہراہ اور ریور سائڈ ڈرائیو کے درمیان واقع ایک بڑی عمارت کے فلیٹ میں رہتی تھی ۔ بنگو اور ہینڈسم ببترویں شاہراہ تک پیدل ہی گئے اور پھر وہاں سے ڈرائیو جانے والی بس پر سوار ہو گئے ۔ گرمی کافی پڑ رہی تھی اور بس کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اس لئے وہاں سانس لینے میں دشواری پیش آ رہی تھی جس وقت وہ عمارت کے سامنے اتر کر اس کی لفٹ پر سوار ہوئے بنگو بری طرح پسینے میں تر ہو چکا تھا ۔ اس نے لفٹ کے آئینے میں دیکھنے کی کوشش کی کہ اس کے سوٹ کی کیا حالت ہے لیکن وہ اسقدر چھوٹا آئینہ تھا کہ اس سے کچھ بھی نہ معلوم ہو سکا ۔

اوہ، اس سے فرق کیا پڑیگا۔ بنگو نے سوچا۔ جون لوگن اپنی زیادہ توجہ ہینڈسم کی سمت دے گی۔

ایک ملازمہ نے دروازہ کھول کر انھیں کمرے میں بٹھایا اور بتایا کہ مس لوگن، ابھی مصروف ہیں لیکن جلد ہی ان سے ملاقات کرنے کے لئے آئیں گی۔ اور وہ رم، اسکاچ، برین اور جن میں سے کسے پینا پسند کریں گے۔"

بنگو نے اسکاچ اور سوڈا لانے کے لئے کہا جبکہ ہینڈسم نے جن کے ساتھ تھوڑی بیر شامل کرکے لانے کی خواہش ظاہر کی۔

"میں اپنی خواہش کو نہیں دبا سکا تھا۔" ہینڈسم نے بنگو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جن کے ساتھ مجھے بیر بہت پسند ہے۔ اس کے علاوہ اس نے پوچھا بھی تو تھا۔

ملازمہ ایک ٹرے لے کر واپس آئی۔ بنگو اپنے اسکاچ اور سوڈا کی چسکی لیتے ہوئے سوچنے لگا کہ کاش اس نے بھی جن اور بیر کے لئے کہا ہوتا۔ اس نے کمرے میں چاروں سمت نظر گھمائی تو اسے معلوم ہوا کہ وہ خوبصورتی سے سجایا گیا ہے۔ کمرے کی دیواروں پر چاروں سمت مختلف قسم کے مناظر بنے ہوئے تھے۔ دروازے اور کھڑکیوں پر ریشمی پردے لٹکے ہوئے تھے۔ فرش پر بہترین قسم کی پالش کئے ہوئے صوفے اور کرسیاں تھیں۔ ایک سمت رکھی ہوئی الماریوں میں کتابیں خوبصورتی سے رکھی ہوئی تھیں۔ انھیں دیکھنے کے بعد پتہ چلا کہ وہ سر والٹر اسکاٹ کی تصانیف کا سٹ ہے۔

بنگو نے اندازہ لگایا کہ جون لوگن اچھے مذاق کی مالک ہے۔ اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ اس نے کمرے کو ٹھیک اس کمرے کی طرح سجایا ہے جہاں اس کی ماں ہفتے میں دو بار صفائی کرنے کے لئے جایا کرتی تھی۔

یکایک وہ ایک طرح کی بے چینی محسوس کرنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر

سیلے بی کے پاس خرچ کرنے کیلئے رقم ہوتی تو اسنے بھی اسیطرح اپنے کمرے کو سجایا ہوتا۔
"کمرہ تو بہت ہی خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا ہے۔" ہینڈسم نے کہا۔ "اور ـــ" ننگو نے کہا۔ "ششش ـ" کیونکہ جون لوگن آرہی تھی۔

جس وقت وہ لوگ اس کمرے میں پہنچے تھے اسوقت وہ اپنے بالوں کو سنوارنے میں مصروف تھی جو اسوقت اس کے شانے پر کسی بادل کے ٹکڑے کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔ ممکنات میں سے تھا کہ وہ اسی وقت بستر سے اٹھی ہو کیونکہ وہ نیلے رنگ کے شب خوابی کے لباس کے اوپر ایک گاؤن پہنے ہوئے تھی۔ جس سے اسکا جسم جھلکتا نظر آرہا تھا لیکن دوسری طرف وہ پورے میک اپ میں تھی۔ ننگو نے اسے پسندیدہ نظروں سے دیکھا۔
"ہلو" وہ بولی۔ "میں امید ہی کر رہی تھی کہ آج تم لوگ آؤ گے" وہ ایک صوفے پر آتشدان کے قریب بیٹھ گئی۔ اس نے اپنے پینے کے لئے بوربن انتخاب کیا۔ "لیکن مجھے یہ کسی پرندے نے نہیں بتایا تھا"

ننگو پرندے کے نام پر چونکا کیونکہ اس کے لئے اس کا مطلب بیچین ہی ہوتا تھا۔ اور اس کے خیال میں جون لوگن اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔

"اور نہ ہی یہ مجھے کسی نجومی نے بتایا تھا۔" وہ کہتی گئی۔ "بس اسے میرے دل کی آواز سمجھ لو۔ مجھے امید تھی کہ تم لوگ میرے پاس آکر مجھے حقیقت سے آگاہ کرنیکی کوشش کروگے۔" اس نے سگریٹ سلگائی اور صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ "اس لئے اب جو کچھ کہنا چاہتے ہو کہو۔ میں سننے کو تیار ہوں۔"

"تم نے غلط نتیجہ اخذ کیا ہے۔" ہینڈسم نے جلدی سے کہا۔ "ہم تو خود تم سے حقیقت معلوم کرنے کے لئے آئے ہیں۔"

"یہ غلط ہے" ننگو نے جلدی سے کہا اور سوچنے لگا کہ کاش وہ اپنے ساتھ ہینڈسم کو نہ لایا ہوتا۔ "ہم واقعی تمھیں حقیقت بتانے کے لئے آئے ہیں مس لوگن ہمارے بیان

آنے کی وجہ یہی ہے۔"

وہ مسکرائی۔ "تم مجھے صرف جون کہہ سکتے ہو۔" وہ بولی۔ "کیونکہ میں محسوس کر رہی ہوں کہ ہم گہرے دوست بننے والے ہیں ـــــ اور کافی لمبے عرصے کے لئے۔ ہاں، تو حقیقت کیا ہے؟"

بنگو نے اپنا گلا صاف کرتے ہوئے گلاس میں بچی ہوئی اسکاچ کو ختم کیا۔ "بات دراصل یہ ہے کہ ہم لوگ ہارکنس بینتھم کے دوست نہیں ہیں اور نہ ہی ہم نے اسے کبھی دیکھا ہے۔" اس نے اپنی زبان پر جلدی سے قابو حاصل کیا کیونکہ وہ کہنے جا رہا تھا۔ "زندہ یا مردہ۔"

"یہ بات سچ ہو سکتی ہے۔" وہ بولی۔ "آگے تمہاری بات دلچسپ ہے۔"

بنگو نے کہا۔ "ہم وکیل ہیں، ہم ایک ایسے شخص کے لئے کام کر رہے ہیں جس کا خیال ہے کہ وہ ہارکنس بینتھم کا وارث ہے۔ اس لئے ہم لوگ یہ دریافت کرنے کی کوشش میں تھے کہ مسٹر بینتھم نے اپنی وصیت میں کس کا نام درج کیا ہے۔"

اس نے اپنے لئے اسکاچ اور سوڈے کا دوسرا گلاس تیار کیا۔ "اسی لئے ہم گذشتہ رات اس کے فلیٹ پر گئے تھے۔ چونکہ وہاں ہماری ملاقات اس سے نہیں ہو سکی تھی اس لئے ہم لوگ ادھر ادھر تلاش کر رہے تھے کہ شاید ہمیں اس کی وصیت کہیں رکھی ہوئی مل جائے۔ اتنی سی بات تھی۔" اس نے اپنا گلا دوبارہ صاف کیا۔ "اسی لئے ہم تم سے ملنے کے لئے یہاں آئے ہیں کہ شاید تم اس سلسلے میں ہماری کچھ مدد کر سکو۔"

وہ یکایک سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ اس نے اس کی طرف غور سے دیکھا۔

"ابھی جبکہ وہ زندہ ہے اس کی وصیت سے کسی کو کیا مطلب۔ وہ اسے درجنوں بار تبدیل کر سکتا ہے۔"

"ہمارا موکل۔" بنگو نے سختی سے کہا۔ "اس بارے میں پہلے ہی سے سب کچھ

معلوم کر لینا چاہتا ہے۔"

"ہوں۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔ "اسی لئے اس نے اپنے وکیلوں کو ایک مکان کی تلاشی لینے کے لئے بھیجا تھا۔"

بنگو نے اپنے گلاس کو میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "ہمارا کام ہر طرح کے موکلوں سے پڑتا رہتا ہے۔"

جون لوگن اٹھ کر مینٹل پیس کے پاس گئی اور ایک خاص انداز سے جس سے اس کی کشش بڑھ گئی تھی کھڑے ہوئے بولی۔ "تم دونوں۔" اس کا لہجہ خوشگوار تھا۔ "تم جیسے اناڑی جھوٹ بولنے والوں سے آج تک میرا سابقہ کبھی نہیں پڑا۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کر مینٹل پیس پر رکھا اور ان کی سمت دیکھ کر مسکرانے لگی۔

ہینڈسم اٹھ کر اس کے پاس گیا۔ "تم بہت ہی خوبصورت ہو۔"

"یہ پہلی سچ بات میں تم دونوں میں سے ایک کے منہ سے سن رہی ہوں۔"

جون لوگن نے کہا۔ یکایک ہینڈسم کی ٹھوڑی میں ہاتھ لگاتے ہوئے اس کے لبوں کا بھرپور بوسہ لیا اور پھر دور ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔

"ارے۔" کہتے ہوئے ہینڈسم دوبارہ بیٹھ گیا۔

"تمھاری باتیں سمجھ میں نہ آنے والی ہیں۔" جون نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "پھر کبھی میں تم دونوں کو پسند کرتی ہوں۔ آخر تم لوگ اس میں دخل دینے کے بجائے اپنا فوٹو لینے کا کام ہی کیوں نہیں کرتے۔"

ایک بار بنگو نے کسی فلم میں کسی شریف آدمی کو حیرت ظاہر کرتے ہوئے پوچھتے سنا تھا۔ "میں سمجھا نہیں۔" بنگو نے بھی اسی کی نقل کرنی چاہی لیکن وہ پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکا۔ اس نے دوسری فلم کا جملہ بھی آخر میں دہرا دیا۔ "تمھارا مطلب کیا ہے۔"

"تم اناڑی چھوٹے ہی نہیں کامیاب ایکٹر بھی نہیں ہو۔" جون نے کہا۔ "میں

تم لوگوں کو جانتی ہوں۔ تم سنٹرل پارک ویسٹ اور خاص طور سے میوزیم میں اپنا چھوٹا سا کیمرہ لئے گھومتے پھرتے ہو، لوگوں کی تصویریں لیتے ہو اور پھر انھیں اپنا کارڈ پیش کرکے کہتے ہو۔ "آپ نیوزریل میں اپنی تصویر دیکھنا ضرور پسند کرینگے" اس نے انھیں کی طرح نقل کرنے کی کوشش کی۔ "آپ کی متحرک تصویر لے لی گئی ہے اور ــــــ"

"تمھیں کیسے معلوم ہوا۔" ہنگو نے کمزور آواز میں پوچھا۔

اس نے اپنے خوبصورت شانوں کو جنبش دی۔ "میں نے اکثر تم لوگوں کو یہ کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔"

"ہم لوگوں نے تمھاری تصویر کبھی نہیں لی۔" ہینڈسم نے کہا۔ "ورنہ تمھیں میں ضرور ہی یاد رکھتا۔"

وہ اس کی سمت دیکھ کر مسکرائی اور بولی۔ "شکریہ۔"

"وہ بھی ہمارا ایک تبدیل شدہ بھیس تھا۔" ہنگو نے سرد لہجے میں کہا۔ "تم اسے نہیں سمجھ سکتیں۔"

"اچھی بات ہے۔" وہ ایک کرسی کے دستے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔ "تم کہتے ہو تو میں یقین کئے لیتی ہوں۔ لیکن وہ تمام وکیل جن سے میں اپنی زندگی میں ملی ہوں ایک دوسرا ہی بھیس اختیار کرکے میرے سامنے آئے تھے۔ یہ نہ پوچھنا کہ وہ بھیس کون سا تھا کیونکہ میں کسی کے تجارتی راز کو افشا کرنا پسند نہ کروں گی۔"

ہنگو اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنے حرکات سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ اسکی گفتگو سے اسے صدمہ پہنچا ہے۔ "ہم تو چند معمولی سوالات پوچھنے آئے تھے۔"

"اور تمھیں ان معمولی سوالات کا جواب بھی تمھاری توقع کے خلاف نہیں مل رہا ہے۔" وہ بولی۔ "بیٹھ جاؤ۔"

وہ بیٹھ گیا۔

"اب میری بات کو غور سے سنو۔" جون لوگن نے اپنے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں پر رکھتے ہوئے کہا۔ "مجھے یہ نہیں معلوم کہ تم لوگ کون سا کھیل کھیل رہے ہو لیکن اگر تم اس سے الگ ہی رہو تو تمھارے لئے بہتر ثابت ہوگا۔ تمھارا واسطہ بہت خطرناک لوگوں سے ہے۔ مارٹی لشولٹ اور آرٹ فرینک جیسے اشخاص کو بیوقوف نہیں بنایا جا سکتا"
بنگو نے سردی کی ایک تیز لہر اپنے جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس کی۔ "اور نہ ہمیں ہی۔" اس نے کہا۔

اس نے اس کی بات پر توجہ نہیں دی۔ "تمھاری یہ کہانی کہ تم ہارکنس بینتھ کے وارث کی طرف سے مقرر کئے گئے ہو، بالکل واہیات ہے۔ اس کے پاس ہے ہی کیا جو وہ کسی دوسرے کے لئے چھوڑے گا۔ ہاں، اگر تم نے یہ ظاہر کیا ہوتا کہ تم کسی ایسے شخص کی طرف سے تفتیش پر مقرر کئے گئے ہو جس کا ہارکنس بینتھ قرضدار ہے تو تمھاری بات پر تھوڑا بہت یقین کیا جا سکتا تھا کیونکہ وہ کئی اشخاص کا قرضدار رہے۔" وہ کچھ سوچ کر خاموش ہوئی اور پھر بولی۔ "صرف ایک جوئے خانے کا اس کے اوپر ایک ڈالر قرض ہے۔"

بنگو کے جسم میں دوڑنے والی سردی کی لہر اب بجلی کا کرنٹ بن گئی۔ وہ سوچنے لگا کہ بینتھ اسی پانچ لاکھ کی ملنے والی رقم کے بھروسے پر قرض لیا کرتا تھا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر سگریٹ اٹھایا اور پھر اسے جلانے کے بعد سختی سے بولا۔
"مجھے افسوس ہے کہ ہم اس گفتگو سے کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پا رہے ہیں۔"
وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ "تو پھر کیوں نہ ہم لوگ اپنے بارے میں گفتگو شروع کر دیں۔ یعنی ہم کون ہیں اور کیا ہیں وغیرہ وغیرہ۔"

"ہاں۔" بنگو نے کہا۔ حالانکہ کسی بات کا ظاہر کرنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔

پھر بھی یہ سوچتے ہوئے کہ شاید اس سے اس کا کام بن جائے اس نے خطرہ مول لینا گوارا کر لیا۔ "لیکن اگر تم اس سے واقف نہیں ہو تو ہم لوگ قتل کے بارے میں گفتگو کیوں نہ کریں؟"

"قتل کے بارے میں؟" وہ بولی۔ اس کے چہرے پر سختی کے آثار چھا گئے۔ "اوہ، میں جانتی ہوں، میں نے اسے دیکھا تھا۔"

گیارھواں باب

پھر ملیں گے

عورت ہونے میں ایک سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ایسے موقعوں پر چیخ کر بیہوش ہو جایا جا سکتا ہے۔ ننگو نے سوچا۔ لیکن وہ مرد ہونے کی حیثیت سے وہ صرف اپنے سگریٹ کے ٹکڑے ہی کو مسل سکا۔ "تم نے مجھے یہ پہلے نہیں بتایا تھا۔" اس نے مشکوک اور پرحیرت لہجے میں پوچھا۔

اس کے لئے یہ بات حیرت انگیز نہیں تھی کہ ہارکنس ہینیتھ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس سے واقف ہو کر اسے گہرا صدمہ پہنچا کہ جون لوگن بھی اس کے قتل کے بارے میں جانتی ہے۔ وہ سوچنے لگا کہ اب اسے کیا کہنا چاہیئے۔

ہینڈسم نے اپنے لہجے میں حیرت ظاہر کئے بغیر پوچھا۔ "اچھا، تو تم نے اسے دیکھا تھا۔ وہ کہاں پڑا ہوا تھا اور اس کی حالت کیا تھی؟"

"وہ مجھے مردہ نظر آیا تھا۔" جون لوگن نے جواب دیا۔ "اور غسلخانے کے فرش پر برہنہ پڑا ہوا تھا۔" اس نے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔ "اس کی پشت میں ایک خنجر چبھا ہوا تھا۔ اب تم لوگ اور کیا جاننا چاہتے ہو اور اس معاملے سے

تمہارا کیا تعلق ہے۔"

"کچھ نہیں۔" بنگو نے آہستہ سے کہا اور یکایک سختی اختیار کرتے ہوئے اس نے سرد لہجے میں پوچھا۔" یہ کب کا واقعہ ہے۔"

" یہ کل تقریباً پانچ بجے کی بات ہے۔" جون لوگن نے کہا:" میں ہارکی سے ملنے گئی تھی۔ جب میرے گھنٹی بجانے پر کسی نے جواب نہیں دیا تو میں اپنے پاس والی چابی سے قفل کھول کر کمرے میں پہنچ گئی تھی۔ وہاں کی حالت دیکھنے پر میں نے اندازہ لگایا کہ ہارکی کہیں جانے کی تیاری کر رہا ہے کیونکہ اس کا سوٹ کیس تیار تھا اور کمرہ خواب میں ابتری پھیلی ہوئی تھی۔ چونکہ مجھے وہاں کوئی نظر نہیں آرہا تھا اس لئے میں نے وہاں کے تمام کمروں میں گشت لگایا تھا۔"

"پھر۔" بنگو نے کہا۔ اس نے دیکھا جون لوگن کے چہرے پر ہلکی سی زردی چھا گئی ہے۔

"جب میں غسل خانے میں پہنچی۔" وہ بولی۔" تو وہ وہاں پڑا ہوا تھا، اور فرش پر چاروں طرف خون پھیلا ہوا تھا۔" یکایک اس نے بنگو کی سمت دیکھا۔ اسکی آنکھوں سے تجسس ظاہر ہونے لگا۔" لیکن جب میں وہاں دوبارہ گئی تھی اور تم لوگوں سے ملی تھی تو لاش غسلخانے میں نہیں تھی! اور نہ ہی فرش پر کہیں خون نظر آیا تھا۔ وہاں ہر چیز صاف تھی۔ آخر اس کی وجہ کیا تھی۔

"ممکن ہے کسی نے اپنی صفائی پسندی کا ثبوت پیش کیا ہو۔" بنگو نے کہا۔ اسے یاد تھا کہ اس نے ہارکنس پینتھ کی لاش کس حالت میں پائی تھی۔ اس نے پورے کپڑے پہن رکھے تھے اور ایک صوفے پر اپنے زانوں پر کتاب رکھے ہوئے بیٹھا تھا۔

"لیکن اب وہ جسم کہاں ہے۔" جون لوگن نے پوچھا۔

"کسی نے اسے بھی ہٹا دیا ہوگا۔" بنگو نے کہا۔

اس نے ان کی سمت غور سے دیکھا۔ "مثال کے طور پر تم دونوں نے
ہینڈسم نے جلدی سے کہا۔ "جس وقت ہم وہاں پہنچے تھے اس کا جسم ہمیں
غسلخانے کے فرش پر نہیں ملا تھا۔" ہینڈسم ادبی نقطہ نظر سے سچ بولنے کا عادی تھا۔
"ہاں" بنگو نے تصدیق کی۔
تھوڑی دیر تک گہری خاموشی چھائی رہی۔
"اب تم لوگ سمجھ گئے ہو گے" آخر وہ بولی۔ "میں کیوں تم لوگوں سے
کہہ رہی تھی کہ تم لوگ اپنے کو خطرے میں گرفتار پا رہے ہو۔"
بنگو نے دوسری سگریٹ سلگائی اور خاموشی سے اس کے سرے کو دیکھتا رہا۔
ایسا معلوم ہوتا تھا اسے ان میں سے ایک بات بھی نہیں معلوم ہو سکی ہے جسے
دریافت کرنے کی خواہش اس کے دل میں تھی، اور وہ اب اس خیال میں غرق
تھا کہ وہ انہیں معلوم کرنے میں کس طرح کامیاب ہو سکتا ہے۔
"کسی نہ کسی نے تو اس جسم کو وہاں سے ہٹایا ہوگا۔" ہینڈسم نے کہا۔
"تم لوگ کافی ہوشیار ہو۔" جون لوگن نے کہا۔ "لیکن ابھی اناڑی ہو،
اسی لئے میں تم سے کہتی ہوں کہ اس معاملے سے علیحدہ ہی رہو۔ ادھر ادھر
گھومنا چھوڑ دو کیونکہ مارٹی لشولٹ بھی یہی کام کر رہا ہے اور ایسا کرنے کی وجہ
اس کے پاس ضرور ہوگی۔"

"میرے ایک سوال کا جواب دو۔" بنگو نے کہا۔ "جبکہ مسٹر سینتھ کے پاس
کوئی رقم نہیں ہے اور وہ دوسروں کے قرضدار ہیں تو مارٹی کیوں ان کے پیچھے
لگا ہوا ہے۔"

وہ چند لمحے تک پرخیال انداز سے اس کی طرف دیکھتی رہی۔ "اس لئے
کہ ہارکی کو رقم ملنے والی تھی۔" اس نے آہستہ سے کہا۔ "ایک بہت بڑی رقم

اور مارٹی کو اسکے بارے میں معلوم تھا۔ اسی کی طرح اسکے باس کو بھی معلوم تھا۔"

"یہ مارٹی کا باس کون ہے۔" بنگو نے پوچھا۔

"بہت خوب"۔ وہ اپنے شانوں کو حرکت دیتے ہوئے بولی۔ "تمھیں خود ہی اس کا پتہ لگانا پڑے گا۔"

"اچھی بات ہے۔" بنگو نے کہا۔ "میں دریافت کر ہی لونگا۔ لیکن یہ رقم کہاں سے ملنے والی تھی۔"

"سانتا کلاز سے۔" اس نے جواب دیا۔

"جواب بے تکا ہے۔" ہینڈسم نے جھنجھلاہٹ لہجہ میں کہا۔

"سوال بھی بے تکا تھا۔" وہ بولی۔ "میری طرح تم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ اسے کہاں سے رقم ملنے والی تھی۔ وہ ایک پرندے سے ـــــ ایک پیجن کی رقم تھی۔"

"میرے خیال میں یہ کسی گھر واپس آنے والے پیجن کی بات ہے۔" بنگو نے کہا۔

اس نے اپنا سر ہلایا۔ "نہیں۔" اس نے کہا۔ "یہ پیجن گھر واپس آنیوالوں میں سے نہیں ہے۔"

"اوہ۔" بنگو نے کہا۔ "تم اخبار بھی پڑھتی ہو۔"

"میں اخبار نہیں پڑھتی۔" اس نے انھیں بتایا۔ "یہ بات مجھے میرے ایک دوست نے بتائی تھی۔ تم بھی مجھے سب کچھ صاف صاف کیوں نہیں بتا دیتے۔"

بنگو نے اسکے آخری جملے پر توجہ نہیں دی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بعض اوقات عورتوں سے نرمی کے ساتھ پیش آنے پر کام بنتا ہے اور بعض اوقات سختی سے بھی پیش آنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ یہ وقت سختی سے ہی کام لینے کا ہے۔ اس نے اس کی کلائی پکڑ لی۔

"تمہیں پیجن کے بارے میں اور کیا معلوم ہے۔" اس نے درشت لہجہ میں پوچھا۔ اس نے اپنے ہاتھ کو چھڑانے کی کوشش نہیں کی۔ "مجھے صرف اسی قدر معلوم ہے۔ ہارکی کو ایک بڑی رقم ملنے والی تھی۔ اسی کے بھروسے پر اس نے کچھ قرض بھی لیا تھا اور یکایک وہ تمام لوگ جو اس سے دور بھاگتے تھے پھر اس سے اس طرح ملنے لگے تھے جیسے وہ آپس میں پھر دوست بن گئے ہیں۔"

"اور۔" بنگو نے پوچھا۔ اس کا ہاتھ نرم، چکنا اور تھوڑا گرم تھا۔ "مجھے اس پیجن کے بارے میں بتاؤ کیونکہ اس کے بارے میں، میں بھی تھوڑا بہت جانتا ہوں۔"

"اچھی بات ہے۔" وہ بولی۔ "مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ میں نہ بتاؤں ـــــ اگر تم میرا دوسرا ہاتھ بھی پکڑنا چاہتے ہو تو یہ ہے۔" یہ کہتے ہوئے اسنے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

بنگو نے یکایک اس کی کلائی اس طرح چھوڑ دی جیسے کسی شے نے اس کے ہاتھ میں ڈنک مار دیا ہو، اور دو قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ "ہاں، اب باتیں بتاؤ۔" اس نے سرد لہجہ میں کہا۔

"جو کچھ میں جانتی ہوں وہ تم بھی جانتے ہو۔" وہ بولی۔ "ہارکی کا ایک پارٹنر پیجن نامی تھا۔ وہ غائب ہو گیا ـــــ" وہ خاموش ہو گئی اور پھر اپنی بھویں کھینچتے ہوئے بولی۔ "تم سب کچھ جانتے ہو۔ انشورنس اور دوسری باتیں۔"

"ہاں۔" بنگو نے کہا۔ "ہمیں یہ معلوم ہے۔"

"پھر۔" وہ جماہی لیتے ہوئے بولی۔ "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم مجھ سے سوالات پوچھ کر کیوں مجھے پریشان کر رہے ہو۔ تمہیں تو خود ہی سب کے جواب معلوم ہیں۔ اگر تم اور مارٹی ایک ساتھ ملکر کام کر رہے ہو تو میں تمہیں اس سے ہوشیار رہنے کی اطلاع دیتی ہوں۔"

"تم ہماری فکر نہ کرو۔" بنگو نے کہا۔

"ہاں۔" ہینڈسم نے کہا۔ "ہم اپنی حفاظت کر سکتے ہیں۔"

وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔ "ابھی بچے ہو۔"

"ایک بات اور۔" بنگو نے اس کے اظہار خیال پر توجہ نہ دیتے ہوئے کہا "جب تم وہاں گئی تھیں اور تم نے وہاں اس کی لاش دیکھی تھی تو تم نے پولیس کو اطلاع کیوں نہیں دی تھی۔"

"پولیس کو اطلاع کر کے اپنے لیے مصیبت مول لے لیتی۔" وہ پر تضحیک لہجے میں بولی۔ "کیا تم مجھے پاگل سمجھتے ہو۔"

"میں نے تو صرف یوں ہی پوچھا تھا۔" اس نے کہا۔ "یہاں آ کر مجھے خوشی حاصل ہوئی ہے لیکن افسوس ہے کہ ہم ایک دوسرے کے کچھ کام نہیں آ سکے۔" اس نے اپنی ہیٹ اٹھالی اور اسے انگلی پر گھمانے لگا۔

"کم سے کم تمھیں کچھ اچھے مشورے تو ضرور مل گئے ہیں۔" وہ بولی۔ "خیر چونکہ اب یہ بات ختم ہو گئی ہے اس لئے تم لوگ دوبارہ کبھی آ سکتے ہو —— اس وقت جب کام کی باتیں نہ کرنا ہوں۔"

"یہ۔" بنگو نے کہا۔ "سب سے بہتر اور پہلا مشورہ تم نے ہمیں دیا ہے۔" اس نے دو قدم میں درمیانی فاصلہ طے کیا اور اسے بازوؤں میں لیتے ہوئے اس نے اس کے ہونٹوں کا سختی سے بوسہ لے لیا۔ یہ بوسہ کافی طویل رہا لیکن ظاہری طور پر جون لوگن پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑا۔ وہ خاموش کھڑی رہی۔ وہ اس وقت بھی کچھ نہیں بولی جب بنگو اسے چھوڑ کر علیحدہ ہوا۔

"بنگو۔" ہینڈسم نے ملامت آمیز لہجے میں کہا۔ "تمھیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔"

"اوہ، ملڈرسنے اسکا برا نہ مانا ہوگا۔" بنگو نے بہت ہی خراب لہجے میں کہا۔" یا مجھے مس مرے کہنا چاہیئے؟" اس نے اپنی آنکھوں کے گوشوں سے دیکھا کہ اس کا چہرہ سفید پڑ گیا ہے۔ "تم نے برا تو نہیں مانا۔ کیوں مس مرے؟"

"تم کمینے ـــــ" وہ سانس کی تیزی کی وجہ سے اپنا جملہ پورا نہ کرسکی۔ پھر وہ ہاتھ پھیلا کر اس طرح آگے بڑھی جیسے کہ اس کے چہرے پر تھپڑ جمانا چاہتی ہے لیکن اس نے اس کا ہاتھ سختی سے پکڑ لیا۔ اس کی انگلیاں اس کی کلائی میں چبھنے لگیں اور وہ اسے اس وقت تک نوچتی کھسوٹتی رہی جبتک کہ اسکے ہاتھ میں اس کے سر کی پشت کے بال نہیں آگئے۔

"بنگو" ہینڈسم نے کہا "تمھیں نرمی سے کام لینا چاہیئے۔"

"نرمی" بنگو نے حیرت سے کہا۔" اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے اٹھا کر ایک صوفے پر بٹھا دیا۔ "اب یہاں آرام سے بیٹھو میڈم ـــــ میرا مطلب ہے مس مرے۔ ہم تمھارے جال میں پھنسنے والوں میں سے نہیں ہیں"! وہ آہستہ سے کچھ بڑبڑائی جسے وہ لوگ نہ سن سکے۔

"کافی گرم مزاج ہے" بنگو نے ہینڈسم سے کہا۔" اب تم نرمی سے کام لے کر اس کا نتیجہ دیکھ سکتے ہو۔"

اس نے اس کی سمت اپنی نصف وا نیلی آنکھوں سے دیکھا۔" میں نے اپنے نام کی تبدیلی ـــــ ملڈرمرے سے جون لوگن ـــــ کبھی راز رکھنے کی کوشش نہیں کی۔ مجھے جون لوگن نام پسند ہے۔ میں ایک ایکٹرس ہوں۔"

"ٹھیک ہے" بنگو نے کہا۔ "لیکن ذرا سخت قسم کی واقع ہوئی ہو۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ تمھارا نام جون لوگن ہے ملڈرمرے ہے یا میہاٹیبل میگ گلیکاڈی ہے۔ لیکن ایک بات ضرور کہوں گا۔ ممکن ہے مارٹی لبشولٹ اس بات

کو پسند نہ ہے کہ تم لباس تبدیل کرنے کیلئے اپنا ایک گاؤن ہارکنس پینیتھو کے کپڑے کی الماری میں رکھتی ہو۔ اکثر دیکھا گیا ہے تم ایسی عورتوں کے لئے لوگ ایک دوسرے کو قتل کر دینے پر بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کیوں۔"

"میں ماروتی سے کافی عرصے پیشتر علیحدہ ہو چکی ہوں۔" وہ بولی۔

"میں یہ جاننے کی خواہش نہیں رکھتا تھا۔" اس نے اپنا لمبی ہیٹ اٹھائی، اور دروازے کی طرف بڑھا۔ "چلو ہینڈسم۔ شاید اب ہماری موجودگی یہاں گراں گزر رہی ہے۔"

ہینڈسم اٹھ کر فوراً دروازے کے پاس پہنچ گیا اور پھر گھومتے ہوئے بولا۔ "مجھے افسوس ہے ہیڈم کہ ہماری وجہ سے تمھیں پریشان ہونا پڑا ہے۔"

اس نے اس کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی۔ بنگو نے دروازہ کھولا اور ہینڈسم کے باہر نکلنے کے بعد اس کی سمت گھوم کر مسکراتے ہوئے بولا۔

"میں پھر کبھی آؤں گا۔" اس کا لہجہ خوشگوار تھا۔ "جب مجھے کام کی باتیں نہ کرنی ہوں گی۔ لیکن اس وقت میں تمھیں مشورہ دوں گا کہ تم جون؟"

"مجھ سے ملنے آؤ گے۔" وہ چیخی۔ "میں خود ـــــ"

بنگو نے تیزی سے دروازہ بند کیا اور جون کا پھینکا ہوا گلاس اس سے ٹکرا کر چور چور ہو گیا۔ "آتش مزاج معلوم ہوتی ہے۔" بنگو نے رائے پاس کی۔

"کوئی ضروری نہیں۔" ہینڈسم نے کہا۔ "میری دادی اس سے بھی تلخ مزاج واقع ہوئی تھیں اور وہ پولینڈ کی رہنے والی تھیں۔" وہ اس وقت تک انتظار کرتا رہا جب تک کہ وہ لفٹ کے ذریعے نیچے نہیں پہنچ گئے۔ پھر وہ بولا۔ "بنگو! تم نے جو کچھ اسے بتایا تھا کیا تمھارے خیال میں اسے بتانا چاہیے تھا۔"

"اس میں برج ہی کیا تھا۔" بنگو نے کہا۔

"لیکن وہ عورت ہے۔" ہینڈسم نے پُرخیال انداز میں کہا۔ "اسے اس قسم کی باتیں

نہیں بتانا چاہئے تھیں۔ کیا ہم بس کے ذریعہ واپس چلیں گے۔

"ہم، دو آدمیوں کے بس کا کرایہ بچا کر ایک بیئر آسانی سے خرید سکتے ہیں۔" نگو نے کہا۔

ہینڈسم نے ایک لمبی سانس لی اور اس کے ساتھ قدم ملانے لگا۔

"جب ہم اس رقم کے مالک بن جائیں گے۔" نگو نے کہا۔ "تو ہر جگہ ٹیکسی پر جایا کریں گے۔" وہ کچھ دور تک خاموشی سے چلتا رہا پھر بولا۔ "شاید وہ ہارکنس پینتھ کے بارے میں ہم لوگوں سے جھوٹ بول رہی تھی۔"

ہینڈسم نے کہا۔ "لیکن ہم نے بھی اسے مردہ دیکھا تھا۔"

"ہاں"، نگو نے کہا۔ "ہم نے اسے مردہ دیکھا تھا لیکن ہمیں نہیں معلوم کہ اس کی موت خنجر سے واقع ہوئی ہے۔ ہمیں آج رات وہاں چل کر اس بات کا یقین کر لینا چاہئے۔"

"جیسی تمہاری مرضی"۔ ہینڈسم نے کہا۔ "لیکن تم یہ کیوں سوچتے ہو کہ اس نے ہم سے جھوٹ بولا ہے۔"

"میں نے کہا ہے شاید"۔ نگو نے کہا۔ "ممکن ہے اس نے سچ بات ہی ہم سے کہی ہو۔ پھر بھی میں یقین کرنے سے پیشتر خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا چاہتا ہوں۔"

ہینڈسم کچھ دیر تک خاموش رہا۔ پھر بولا۔ "کیوں۔"

"یہ نہ فراموش کرو کہ ہمیں اس شخص کو تلاش کرنا ہے جس نے اسے قتل کیا ہے۔" نگو نے کہا۔ "اس طرح ہم مسٹر بیچن کو اپنی بے گناہی کا ثبوت بھی دے سکیں گے۔ اور رقم بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس لئے ہمیں سب سے پہلے یہ دریافت کرنا ہے کہ اسے کس طرح قتل کیا گیا ہے۔"

وہ پھیٹر دین شاہراہ پر پہنچ گئے۔ "ہینڈسم نے کہا۔ "لیکن وہ شخص پانچ لاکھ حاصل کرکے نصف ہمیں کسطرح دے سکتا ہے جبکہ وہ مسٹر پینتھ کے قتل کے جرم میں جیل پہنچ

جائے گا۔ یا تم نے یہ سوچا ہے کہ پہلے اسے رقم حاصل کر لینے دیں اور پھر اپنا حصہ لینے کے بعد پولیس کو اطلاع کر دیں۔ میرے خیال میں ایسا کرنا شرافت سے بعید ہوگا۔"

"یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔" بنگو نے کہا۔ "جسے ہم اس وقت حل کریں گے جب ہمارا اس سے واسطہ پڑے گا۔"

"بنگو۔" ہینڈسم نے انہترویں شاہراہ کے اختتام پر پہنچتے ہوئے کہا۔ "اگر مسٹر پینتھ کو لباس پہنانے، اسے صوفے پر بٹھانے اور غسل خانے کی صفائی کرنے والا شخص وہی شخص تھا جس نے اسے قتل کیا تھا تو وہ دوبارہ وہاں کیوں واپس آیا تھا؟" اس نے ایک لمبی سانس لی۔ "اور اگر وہ قاتل نہیں تھا اور کسی دوسرے شخص نے یہ سب کام کیا تھا تو اس سے اس کا مقصد کیا تھا؟"

"یہ وقت مجھ سے سوالات پوچھ کر مجھے پریشان کرنے کا نہیں ہے۔" بنگو نے کہا۔

"میں تم سے جواب طلب نہیں کرتا۔" ہینڈسم نے معافی مانگنے والے لہجے میں کہا۔ "لیکن اگر میں انھیں نہ پوچھوں گا تو یہ مجھے پریشان کرتے رہیں گے۔" وہ اکیاسیویں شاہراہ کو چھوڑ کر پارک کی سمت گھومے۔ "بنگو، کیا اسی شخص نے ہمارے خط کو وصول کیا تھا اور اگر اس نے نہیں وصول کیا تو پھر کس نے وصول کیا تھا؟"

"بس، اب بہت ہو چکا۔" بنگو نے کہا

قریب بندرہ فٹ کے فاصلے تک خاموشی چھائی رہی پھر ہینڈسم نے ہچکچاتے ہوئے بنگو کی سمت دیکھا۔

"بنگو۔" اس نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ "ایک سوال جس اللہ پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ اس عورت کے بارے میں ہے۔ میری سمجھ میں ابھی تک کچھ نہیں آسکا ہے۔ اگر تم مجھے اس سوال کو پوچھنے کی اجازت دیدو تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ خاموش رہوں گا اور تم سے کچھ پوچھ کر تمھیں پریشان نہیں کروں گا۔"

"اچھی بات ہے۔" بنگو نے پریشان ہو کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ "پوچھو۔"

"وہ عورت۔" ہینڈسم نے کہا۔ "وہ مسٹر پینتھ کے فلیٹ پر گئی تھی اور اس نے اسے باتھ روم میں مردہ پڑے ہوئے دیکھا تھا۔ پھر وہ چلی گئی تھی کیونکہ جب ہم وہاں پہنچے تھے تو وہ وہاں موجود نہیں تھی اور ہمارے سامنے ہی اس طرح کمرے میں داخل ہوئی تھی جیسے وہ باہر سے آئی ہو۔ کیوں، یہ ٹھیک ہے نا۔"

"ہاں۔" بنگو نے کہا۔ "یہ صحیح ہے۔ پھر، تم پوچھنا کیا چاہتے ہو؟"

"میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔" ہینڈسم نے کہا۔ "وہ واپس کیوں آئی تھی؟"

بارھواں باب

دوسرا قتل

دن کافی حابس دگرم رہا تھا اس لئے اس وقت نو بجے شام کو عمارتوں اور سڑکوں سے گرمی کی لہریں نکل کر چاروں سمت پھیل رہی تھیں۔ ہوا ابھی اس قدر بھاری ہو رہی تھی کہ اس میں سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔

بنگو اٹھارہ عمارتوں کا فاصلہ پیدل ہی طے کر کے ہارکنس پینتھ کی قیام گاہ پر پہنچا ـــــ صرف اس لئے نہیں کہ وہ بس کا کرایہ بچانا چاہتا تھا بلکہ اس لئے بھی کہ سنٹرل پارک کا علاقہ ہی صرف ایسا تھا جہاں ہلکی ہلکی ہوائیں چلتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔ اس کے علاوہ وہ کچھ سوچنا بھی چاہتا تھا۔

بے بی اپنے کام پر چلی گئی تھی اس لئے ہینڈسم کا مسٹر پینتھ کے پاس ٹھہرنا ضروری ہو گیا تھا۔ حالانکہ ہینڈسم نے اس کے تنہا جانے پر احتجاج کیا تھا در حقیقت میں بنگو کی خواہش تھی کہ ہینڈسم ذرا سختی سے احتجاج کرے تو وہ پینتھ کے یہاں تنہا

جانے کا ارادہ ملتوی کردے۔ لیکن مسٹر بچن کے سامنے اپنی کمزوری نہ ظاہر کرنے کے لئے اس نے کہا تھا کہ وہ وہاں تنہا جانے میں کوئی خوف محسوس نہیں کرتا اور ہینڈسم نے اس پر جلد ہی اعتبار کرلیا تھا۔

اس لئے ہینڈسم پرنٹ بنانے میں مصروف ہوگیا تھا (دوپہر کی ڈاک سے گیارہ آرڈر اور آئے تھے) اور مسٹر بچن نے اس کی مدد کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کردی تھیں۔ بنگو کو مجبوراً تنہا اپنے کام پر روانہ ہونا پڑا تھا۔

ابھی تک وہ یہ نہیں طے کرپایا تھا کہ ہارکنس بینیتھ کے فلیٹ میں پہنچ کر کیا کرے گا۔ جون نوگن کی بتائی ہوئی بات کی تصدیق کرنا دلچسپی سے خالی نہیں تھا لیکن اس کی اہمیت کیا ہوسکتی ہے یہ ابھی تک وہ نہیں سمجھ سکا تھا۔ پھر بھی، ممکن ہے۔ اس نے سوچا کہ اسے وہاں کوئی ایسی نئی چیز مل جائے جس پر پہلی بار اس کی اور ہینڈسم کی نگاہ نہ پڑی ہو۔

دولت کے معاملے میں اسی طرح کی باتیں ظہور میں آیا کرتی ہیں۔ بنگو نے اپنے کو سمجھایا۔ ایک معمولی معاملے میں ـــ جسے چند اشخاص مل کر طے کرنے والے تھے اب قتل اور دوسری مشکلات شامل ہوگئی ہیں۔ خدا جانے کیوں۔ اب اسے صرف اتنا ہی نہیں کرنا تھا کہ اس شخص کو تلاش کرے جو پانچ لاکھ کا مالک بننے والا ہے۔ اور اس سے معاملہ طے کرے بلکہ اسے بینیتھ کے قاتل کو بھی تلاش کرنا ہے تاکہ مسٹر بچن اور بے بی کو یقین دلا سکے کہ اس نے یا ہینڈسم نے یہ کام نہیں کیا ہے۔

خیر، جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔ اس نے اپنے سے کہا۔

سنٹرل پارک ویسٹ سے گذر کر اس نے دو عمارتوں کا فاصلہ طے کیا اور پھر اس سہ منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ کر کھڑا ہوگیا جس میں ہارکنس بینیتھ کی رہائش گاہ تھی۔ پوری عمارت اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی پھر بھی یقین کرنے کیلئے راہداری

میں پہنچ کر اس نے مسٹر پینتھ کے فلیٹ کی گھنٹی بجائی۔ اسے کوئی جواب نہیں ملا۔ اس نے پہلی منزل کی گھنٹی بجائی۔ جہاں جے اینڈ ڈائمگری کا کارڈ لگا ہوا تھا۔ کوئی جواب نہیں ملا۔ تیسری منزل کی گھنٹی کے پاس ایک چھوٹا بورڈ لٹکا ہوا تھا جس پر تحریر تھا کرائے کے لیے خالی ہے۔

بنگو نے اس کارڈ کو نکال کر اس کی پشت پر مبین احد گنی دیو لکھا اور پھر اسے اس کی جگہ پر لگا دیا اور پھر اپنی جیب میں اس چابی کو تلاش کرتے ہوئے زینہ چڑھنے لگا جسے اس نے پینتھ کی چابیوں کے گچھے سے نکالا تھا۔

کمرے میں ہلکا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ دروازہ بند کرنے کے بعد کچھ دیر تک وہ خاموشی سے اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ سڑک پر جلنے والی ہلکی روشنی کھڑکیوں کے ذریعے اندر آ رہی تھی اور وہاں رکھے ہوئے فرنیچر کو مہیب شکلوں میں نمایاں کر رہی تھی۔ کمرے میں ایک قسم کی بو پھیلی ہوئی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسکی صفائی وغیرہ نہیں کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا کمرے میں موجود نہیں تھا۔ ہاں، اگر کوئی کہیں پوشیدہ رہ کر اس پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہا تھا تو یہ دوسری بات تھی۔ بنگو نے اپنے کو سمجھایا کہ وہ خوفزدہ نہیں ہے اور اس نے روشنی کا سوئچ آن کر دیا۔ وہ بہت سے کمرۂ خواب، ڈرائنگ روم اور ہال وغیرہ میں گھوما۔ وہ یقین کر لینا چاہتا تھا کہ اسکے علاوہ تو اور کوئی وہاں موجود نہیں ہے۔ آخر میں وہ کچن میں پہنچا۔

اس نے آئس بکس کی چابی نکالی، قفل کو کھولا اور پھر چند لمحے تک پیشانی پر بل ڈالے آئس بکس کے دروازے کو دیکھتا رہا۔

مسٹر پینتھ کے جسم کو آئس بکس میں رکھنا کوئی اچھا کام نہیں تھا اور وہ اس کے لئے شرمندہ تھا۔ کسی شخص کے مرنے کے بعد انتظام تو ایسا کیا جانا چاہیے کہ

وہ بستر پر آرام سے لیٹا ہوا اور اس کے گرد موم بتیاں جل رہی ہوں، جیسا کہ انکل ہریمین کے معاملے میں ہوا تھا۔ اس حقیقت کو دیکھتے ہوئے بھی کہ بینیتھ اچھی خصلت کا انسان نہیں تھا، اسکے ساتھ کیا جانیوالا یہ برتاؤ جائز نہیں تھا۔

مجھے افسوس ہے ۔" بنگو نے آہستہ سے اپنی سانس کے درمیان بڑبڑاتے ہوئے آئس بکس سے کہا۔ "یہ تم تو جانتے ہی ہو، اس کے علاوہ ہم اور کچھ کر ہی نہیں سکتے تھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ جب میرا کام ختم ہو جائے گا تو میں تمھارے لئے اس سے بہتر انتظام کر دوں گا۔"

اب وہ اپنی حالت کو بہتر محسوس کر رہا تھا لیکن زیادہ نہیں۔ اگر ہینڈسم ساتھ آیا ہوتا تو ممکن تھا کہ وہ اپنی حالت کو اور زیادہ بہتر محسوس کرتا۔ اس نے آئس بکس کا دروازہ کھولا اور پھر دانت پر دانت جماتے ہوئے بینیتھ کے جسم کو نکال کر فرش پر ڈال دیا۔

دس منٹ بعد اس نے آئس بکس کا دروازہ بند کیا، قفل لگایا اور چابی جیب میں ڈالتے ہوئے بینیتھ کی شراب کی الماری کے پاس گیا۔ اس نے اپنے لئے ایک بڑا پیگ انڈیلا۔

جون لوگن نے جھوٹ نہیں بولا تھا۔ ہارکنس بینیتھ کی پشت میں واقعی خنجر لگنے کا نشان موجود تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ پہلے اسے خنجر مارا گیا تھا اور پھر بعد میں اسے لباس پہنایا گیا۔ اس کے لباس پر بنیائن کے علاوہ اور کہیں بھی خون کا نشان موجود نہیں تھا۔

بنگو غسلخانے میں گیا جہاں جون لوگن نے بینیتھ کے برہنہ جسم کو منہ کے بل فرش پر پڑے ہوئے اور چاروں طرف خون پھیلا ہوا دیکھا تھا۔ غسل خانے کے فرش پر کہیں بھی ایک داغ نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ ریک پر ایک پیلے رنگ

کی تو یہ ٹنگی ہوئی تھی جو استعمال میں نہیں لائی گئی تھی۔

مسٹر پینتھ کے قتل اور پھر لباس پہنانے کے درمیان کا وقفہ کافی عرصے کا رہا تھا کیونکہ جون لوگن نے اسے تمام کمروں کی تلاشی لینے کے بعد دیکھا تھا کیا قاتل چلا گیا تھا اور پھر واپس آیا تھا یا پھر وہ یہیں کہیں اس کی موجودگی میں چھپا ہوا تھا۔ نہیں، جون لوگن کا کہنا ہے کہ اس نے پورے فلیٹ کی اچھی طرح تلاشی لی تھی۔

پھر قاتل کیوں واپس آیا تھا۔ اس نے کیوں پینتھ کو لباس پہنا کر صوفے پر بٹھایا اور کیوں اس نے غسل خانے کی صفائی کی۔

یا پھر وہ قاتل کے علاوہ کوئی اور شخص تھا؟ لیکن دوسرا شخص پینتھ کے قتل کو چھپانے کے لئے اسقدر مصیبتیں کیوں اٹھائے گا۔ اسے تو پولیس کو اطلاع کرنی چاہئے تھی۔

بنگو نے سوچا کہ اسے ایک بڑے پگ کی اور ضرورت ہے۔ اس نے مرحوم پینتھ کی جن استعمال کی اور کچن سے نکل کر ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا۔

ایسے موقعوں پر کس شے کی تلاش کی جاتی ہے۔ قدموں کے نشان، بنگو نے اپنے کو بتایا۔ انگلیوں کے نشان، کوٹ کے ٹوٹے ہوئے بٹن، سگریٹ کے ٹکڑے وغیرہ۔

اس نے بے بسی سے چاروں سمت نظر دوڑائی۔ ایسے موقعوں پر کس شے کو کس جگہ تلاش کیا جاتا ہے۔ اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کون سے طریقے اختیار کرنے پڑتے ہیں۔

وہ کافی عرصے تنگ کمرے کے درمیان کھڑا الجھن میں مبتلا رہا۔ ڈریا دہ جلد وہ اس کمرے سے نکل کر سیدھا اسٹیشن پہنچ سکتا ہے۔ اس کی جیب میں اسقدر رقم ہے کہ وہ کسی دوسرے شہر پہنچ جائے اور کوئی نہ کوئی کام حاصل کر سکے۔ ایسا کرنا

کسقدر آسان ہے۔ یہاں سے جانے کے بعد تمام باتوں کو فراموش کیا جاسکتا ہے۔ کل کا دن ایک نئی زندگی کا آغاز کرسکتا ہے۔

لیکن اس کے درمیان ہینڈسم تھا۔ مسٹر بیچن تھے۔ تمہارہ جانے کے بعد ہینڈسم کا مشکلات میں پھنس جانا یقینی تھا کیونکہ اس میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم تھی۔ یا پھر وہ اپنا اخبار کا کام پھر سے شروع کرسکتا تھا۔ پھر مسٹر بیچن سڑکوں پر گھومتے ہوئے قتل کیئے جاسکتے تھے۔

اس کے علاوہ ڈھائی لاکھ اور دی انٹرنیشنل فوٹو موشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ کا بھی معاملہ تھا۔

ننگو نے ایک لمبی سانس لی اور سوچنے لگا کہ اسے کس شئے کو کس مقام پر تلاش کرنا چاہیئے۔

پھر اسے ایک آواز، ایک ہلکی آواز باہر ہال سے آتی سنائی پڑی۔ چند لمحے تک وہ مفلوج سا کھڑا اس آواز کو سنتا رہا پھر اسے ایک دوسری آواز ــــ قفل میں چابی لگانے کی سنائی دی۔

جس جگہ وہ کھڑا ہوا تھا اس جگہ سے بینیتھ کے کمرۂ خواب کا فاصلہ نصف کمرے کے برابر تھا لیکن ننگو نے اسے دو چھلانگ میں طے کرلیا۔ اسے اتنا موقع نہیں مل سکا کہ وہ دروازہ بند کرسکتا کیونکہ کمرۂ خواب میں داخل ہوتے ہی باہر کا دروازہ کھلا اور کوئی خاموشی اور ہوشیاری سے کمرے میں داخل ہوا۔

ننگو اندھیرا ہونے کی غرض پہلے کچھ نہ دیکھ سکا۔ وہ نامعلوم شخص جو کمرے میں ہوشیاری سے گھوم رہا تھا کوئی بھی ہوسکتا تھا۔ وہ مارٹی لبشولٹز یا اسکا ساتھی آرٹ ہوسکتا تھا۔ یا وہ جون لوگن یا پھر قاتل ہی ہوسکتا تھا یا پھر (اس نے خواہش کی کہ ایسا ہی ہو) وہ کوئی اجنبی ہوسکتا تھا جس سے ابھی

تک اس کا واسطہ نہیں پڑا تھا۔

کمرے سے ہلکی، بہت ہلکی آواز آتی ہوئی ہنگو کو سنائی دے رہی تھی۔ آخر اس نے اپنے پر قابو حاصل کیا اور سانس روک کر باہر جھانکنے لگا۔

اسے قطعی اجنبی ایک لانبے قد کی عورت کی پشت نظر آئی جس نے بہترین قسم کا لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ اس کے سرخ بال بھی برے نہیں تھے۔ ہنگو سوچنے لگا اس کا چہرہ کیسا ہوگا۔

پھر وہ گھومی اور ہنگو نے فیصلہ کیا کہ اس نے اپنے بال ضرور رنگوائے ہیں وہ پندرہ سال پیشتر ضرور ہی ایک خوبصورت عورت رہی ہوگی لیکن اب اس کے خدوخال میں زیادہ جاذبیت نہ تھی۔ اس نے بہت ہوشیاری سے میک اپ کر رکھا تھا پھر بھی اس کی آنکھوں کے نیچے پڑی ہوئی ہلکی ہلکی شکنیں ظاہر ہو رہی تھیں ہنگو نے سوچا۔ کسی ایسے شخص کو پوشیدہ رہ کر دیکھنا جو اپنے کو تنہا سمجھ رہا ہو کسقدر حیرت کی بات ہے۔ ممکن تھا کہ اگر راہ چلتے ہوئے اتفاق سے اسکی اس عورت سے ملاقات ہو گئی ہوتی تو وہ اسے خوبصورت نظر آتی لیکن اسوقت اس کے چہرے پر سختی چھائی ہوئی تھی۔

وہ ہارکنس ہینتھ کے کمرے کی اس طرح تلاشی لے رہی تھی کہ ہنگو اور ہینڈسم نے بھی اس طرح تلاشی نہیں لی تھی۔ لیکن، ہنگو نے جھانکتے ہوئے اندازہ لگایا کہ وہ بھی ابھی تک انھیں کی طرح کسی شے کو پانے میں ناکامیاب رہی ہے۔

آخر تلاشی لینے کا کام بند کرتے ہوئے وہ کمرے کے وسط میں کھڑی ہو گئی۔ اس کی آنکھیں نصف بند ہو گئیں اور ہونٹوں میں خم پیدا ہو گئے۔ چند لمحے بعد وہ یکایک گھومی اور پھر تیزی سے کمرۂ خواب کی سمت بڑھنے لگی۔

ہنگو فوراً تیزی سے مہمانوں کے کمرے میں پہنچ گیا۔ وہ عورت ہارکنس ہینتھ

کے کمرۂ خواب میں اپنا کام ختم کرنے کے بعد مہمانوں کے کمرے کی طرف بڑھی۔
بنگو ڈائننگ روم میں پہنچ گیا اور پھر آخر میں اسے کچن میں پناہ لینی پڑی۔
لیکن کچن سے، اسے معلوم ہوا کہیں اور جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔
بنگو کو جھوٹا، جذباتی اور سخت مزاج سب کچھ کہا جا سکتا تھا لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ موقع پر اس کا ذہن کبھی اس کا ساتھ چھوڑ دیتا تھا۔
اس نے فوراً ایک تولیہ اٹھا کر کمر سے باندھی، کوٹ اور ہیٹ کو ایک کرسی پر پھینکا۔ برتنوں کو اٹھا پائپ کے پاس لے گیا اور پھر پائپ کو تیزی سے کھول کر برتن صاف کرنے میں مصروف ہو گیا۔
ایک لمحے بعد وہ عورت کچن میں داخل ہوئی، بنگو نے پلٹ کر حیرت زدہ نگاہ اس پر ڈالی اور بولا۔ "گڈ ایوننگ میڈم۔"
"تم یہاں کیا کر رہے ہو" اس عورت نے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔
بنگو نے برتنوں کی سمت اشارہ کر کے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا۔
"ولکن کہاں ہے" اس نے پوچھا۔
"مسٹر پینتھ نے اسے علیحدہ کر دیا ہے میڈم" بنگو نے لہجہ کو غمگین بناتے ہوئے کہا۔ "اس کے کام سے وہ مطمئن نہیں تھے"۔
وہ چند لمحے تک اسے گھورتی رہی اور پھر مسکرائی۔ "وہ تمھیں بھی تمھارے کام سے مطمئن نہ ہو کر نکال سکتا ہے۔ ہارکنس کہاں ہے۔"
"وہ شہر سے باہر گئے ہیں میڈم۔" بنگو نے کہا۔
"کب"
"کل میڈم۔"
"پھر تم اسوقت کیوں برتنوں کو صاف کر رہے ہو"

بنگو نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا اور پھر خاموش ہی رہا۔

"تعجب ہے۔" وہ بولی۔ "ولکن نے جب اتوار کو فون کر کے مجھے بتایا تھا کہ ہارکنس کہیں جا رہا ہے تو اس نے اس بارے میں کچھ نہیں کہا تھا۔"

"مسٹر ہیفتھ نے اسے تار بھیج کر علیحدہ کیا تھا میڈم۔" بنگو نے کہا۔

"اوہ۔" وہ بولی۔ "یہ اس کا معاملہ ہے اور وہ ہی اسے اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔" پھر وہ ایک الماری کے پاس گئی۔ اس نے اس میں سے ایک گلاس نکالا۔ پھر دوسری الماری سے اسکاچ کی بوتل نکال کر گلاس میں شراب انڈیلنے لگی۔ بنگو خوف محسوس کرنے لگا کہ کہیں وہ برف نہ مانگ لے۔ اور ایسا ہی ہوا۔

"میرے خیال میں وہ تمہیں چابی تو نہ دے گیا ہو گا۔" اس نے آئس بکس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے بنگو سے پوچھا۔

"نہیں میڈم۔" بنگو نے جواب دیا۔

اس نے اپنے شانوں کو جنبش دی اور بولی۔ "خیر، میں جانتی ہوں کہ وہ فالتو چابی کہاں رکھتا ہے۔" وہ ہاتھ میں گلاس لئے ہوئے جھاڑو رکھنے کی الماری کے پاس گئی اور اس میں ہاتھ ڈال کر کچھ ٹٹولنے لگی۔

کچن سے فرار کا کوئی راستہ موجود نہیں تھا۔ کھڑکی سے باہر زمین بیس فٹ نیچی تھی اور وہ اس کے اور اس دروازے کے درمیان کھڑی تھی جو ہال میں کھلتا تھا۔ اس لئے بنگو برتن کھڑکھڑاتے ہوئے انتظار کرتا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب کیا ہو گا۔

"ہارکنس کے علاوہ۔" وہ ہاتھ میں ایک چابی لے کر واپس ہوتے ہوئے بولی۔ "کوئی اور شخص اپنے آئس بکس میں قفل لگانا پسند نہیں کرتا۔"

بنگو گھوم کر اس کی سمت دیکھنے کی جرأت نہ کر سکا۔ اس کا دل تیزی سے

دھڑک رہا تھا۔ اس نے قفل میں چابی لگانے کی آواز سنی پھر اسے آئس بکس کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ کچھ دیر تک گہری خاموشی چھائی رہی اور پھر آئس بکس کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ اس نے قفل بھی بند ہونے کی آواز سنی۔

اس وقت تک بنگو نے اپنے میں اتنی جرأت پیدا کر لی تھی کہ وہ گھوم کر پیچھے دیکھ سکے۔ وہ عورت اس جگہ چابی رکھ رہی تھی جہاں سے اس نے اسے حاصل کیا تھا۔ اب اس کا چہرہ پہلے سے زیادہ زرد نظر آ رہا تھا۔

"آخر اس نے اسے ختم کر ہی دیا۔" وہ بولی۔

بنگو نے اپنے ہاتھ کی پلیٹ چھوڑ دی۔ وہ فرش پر گر کر چورہ ہو گئی۔ "کس نے اسے قتل کیا ہے۔" اس نے پوچھا۔ "کیا تم اسے جانتی ہو۔"

"یقیناً جانتی ہوں۔" وہ کھسیانی ہو گئی۔ اس کے لب پر مسکراہٹ کے خم پیدا ہو گئے۔ "ذرا غور تو کرو اسے آئس بکس میں اسے لئے رکھا گیا ہے تاکہ یہ بات جلد نہ ظاہر ہو سکے۔" اس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ "اس کا خیال ہے کہ اب وہ مجھے ہلاک کرے گا۔ لیکن میں بھی اسے بتا دونگی کہ میں بے وقوف نہیں ہوں۔"

"مجھے ایسی ہی امید رکھنی چاہیئے۔" بنگو نے کہا

وہ اس کی طرف گھورنے لگی اور بولی۔ "لیکن تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہے ہو۔" پھر یکایک وہ اپنی سانس روکتے ہوئے خاموش ہو گئی۔ "سنو۔" وہ بولی۔

باہر سے دروازے پر ایک ہلکی آواز سنائی دے رہی تھی۔ یکایک اس عورت نے بنگو کا بازو پکڑا اور گھسیٹتی ہوئی ہال سے لیکر کمرے کے داخلی دروازے کے پاس پہنچی۔ "اگر وہ تمہارا دوست ہے تو وہ تمہیں ہی ہلاک کرے گا۔" وہ

پسپائی اور پھر اس نے ایک جھٹکے کے ساتھ دروازہ کھول دیا۔
وہ شخص جو دروازے پر کھڑا تھا آرٹ فرنیک تھا۔ اس کے ہاتھ میں پستول تھا۔
کچھ دیر تک وہ خاموش کھڑے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ کوئی کچھ نہیں بولا۔ کسی نے حرکت نہیں کی۔ پھر آرٹ کے ہونٹوں پر ہلکی مسکراہٹ کے خم پیدا ہو گئے۔
"ہم تمھاری ہی تلاش میں تھے۔" اس نے کہا۔
"تو تم اسے جانتے ہو۔" عورت نے کہا۔
آرٹ فرنیک نے کہا۔ "ہم دوستانہ طریق پر کبھی نہیں ملے لیکن ہماری ملاقات ہو چکی ہے۔" اس نے بنگو کی طرف دیکھا اور بولا۔ "میرا خیال ہے میبل اور جینی ویو اوپری منزل میں رہتی ہیں۔"
"ہاں، رہتی تھیں۔" بنگو نے کہا۔ "لیکن اب دوسری جگہ چلی گئی ہیں۔"
"کسی دن ہماری ان سے ملاقات کرانا۔" اس نے کہا اور پھر اس کے ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ "یہ اور بھی اچھا ہوا کہ یہ بھی یہاں موجود ہے۔" اپنے سر سے عورت کی طرف اشارہ کیا۔ "چلو، نیچے ایک کار ہمارا انتظار کر رہی ہے۔"
"بیوقوف۔" عورت نے کہا۔ "ایسا کر کے تم غلطی کرو گے۔"
"ممکن ہے۔" آرٹ فرنیک نے کہا۔ "لیکن مجھے اپنا فرض تو انجام دینا ہی ہے۔ چلو۔"
اسی لمحے ـــــ اسقدر غیر متوقع طور پر وہ بات ظہور میں آئی کہ بنگو بھی کچھ نہ دیکھ سکا۔ بس، ہال کی ہلکی روشنی میں کوئی شے لپکا یک چمکی اور آرٹ فرنیک کے منہ سے ایک گھٹی ہوئی چیخ سی نکل گئی۔

اس کے چہرے پر حیرت و کرب کے آثار نمایاں ہوئے، اس کے پیروں نے جواب دینا شروع کیا، اس نے ہاتھ آگے کی سمت پھیلائے اور پھر دروازے کے باہر ہی بنگو کے قدموں کے پاس گر پڑا۔ اس کی پشت پر خنجر کا دستہ ابھرا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔

اس عورت نے بنگو کے بازو کو پکڑ کر کمرے کے اندر کھینچا اور پھر ساتھ ہی تیزی سے دروازہ بھی بند کر دیا۔ وہ دونوں دروازے کے پاس ساکت کھڑے رہے۔ انھیں کسی کے بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ پھر زینے کے نیچے کا دروازہ آواز کے ساتھ بند ہوا اور آخر میں خاموشی چھا گئی۔

تیرھواں باب

دوستی کی قیمت

ممکن ہے پانچ منٹ گزرے ہوں، یا پھر تیس سکنڈ یا پھر نصف گھنٹہ۔ وہ دروازے کے پاس بے حرکت کھڑے خاموشی سے کسی آواز کو سننے کی کوشش کرتے رہے۔ نچلے دروازے کے بند ہونے کے بعد انھیں پھر کوئی آواز نہیں سنائی دی۔ آخر بنگو نے محسوس کیا کہ وہ تنہا شخص نہیں ہے جو وہاں زندہ موجود ہے۔ اس نے سرخ بالوں والی عورت کی سمت دیکھا۔ وہ کچھ گھبرائی ہوئی سی تھی لیکن خوفزدہ نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہ صرف انتظار کر رہی تھی ـــــ انتظار کر رہی تھی کہ اب کون سا واقعہ ظہور میں آنے والا ہے۔

"جہنم میں جاؤ" بنگو نے کہا۔ "اب بہت ہو چکا۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔ آرٹ فرینک کے جسم نے اسطرح

حرکت کی جیسے وہ ابھی زندہ ہے اور دہلیز پر گر پڑا۔

وہ خنجر جسے اس نے اس کی پشت میں گھسا ہوا دیکھا تھا اب غائب ہو چکا تھا۔

بنگو نے پلٹ کر غصے میں اس عورت کے بلاوز کو اس کے گلے کے پاس سے پکڑ لیا۔

"تم نے کہا تھا کہ اس نے اسے قتل کیا ہے" بنگو نے کہا۔ "تمہارا اشارہ کس کی طرف تھا۔ اس نے اسے کیوں قتل کیا؟"

"وہ" اس عورت نے کچھ کہنا چاہا، خاموش ہوئی اور پھر بولی۔ "اس نے اسے اس لئے قتل کیا ہے کیونکہ ——" وہ یکایک پھر خاموش ہو گئی اور چند لمحے تک بنگو کو گھورنے کے بعد سرد لہجے میں بولی۔ "مجھے نہیں معلوم کہ تم کون ہو اور اس معاملے سے تمہارا کیا تعلق ہے لیکن اگر تم نے اس معاملے میں میری مدد نہیں کی" اس نے اپنے داہنے ہاتھ کی انگلی سے آرٹ فرینک کی لاش کی سمت اشارہ کیا۔ "تو میں پولیس کو اطلاع کر دوں گی کہ میں نے تمہیں اس شخص کو خنجر مارتے ہوئے دیکھا تھا۔

بنگو نے کہا۔ "لیڈی، مجھے بھی نہیں معلوم کہ تم کون ہو لیکن اس معاملے میں میں تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے کیا کرنا ہے؟"

"ہمیں اسے کسی نہ کسی طرح یہاں سے لے جانا ہے۔" وہ لاش کی سمت اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ "اس لئے کہ اگر پولیس نے اس کی لاش کو یہاں پا لیا تو وہ تمام کمروں کی تلاشی لیں گے اور اسطرح وہ آئس بکس کو بھی دیکھیں گے۔"

"اچھی بات ہے" بنگو نے کہا۔ "میں تمہارے ساتھ ہوں۔" وہ اسوقت ہارکنس ہیتھ کے فلیٹ سے باہر نکلنے کے لئے سب کچھ کر سکتا تھا وہ جلد سے جلد

اس کمرے میں پہنچ جانا چاہتا تھا جس کا سترہ ڈالر کرایہ باقی تھا، جہاں اس کا دوست پینڈسم اور مسٹر بیجن پرنٹ بنانے میں مصروف تھے۔" اب مجھے کیا کرنا ہے ۔"

" میں بتاتی ہوں ۔" اس نے کرسی پر پڑے ہوئے اس فر کو اٹھایا جسے اُس نے کمرے میں داخل ہونے کے بعد کرسی پر پھینک دیا تھا اور اپنے شانے پر ڈالتے ہوئے بولی۔" میری کار کچھ فاصلے پر کھڑی ہوئی ہے۔ میں اسے جا کر لئے آتی ہوں۔ تم اسے اٹھا کر نیچے میری کار تک لے آؤ۔" وہ اچھل کر آرٹ فرینک کے جسم کے اوپر سے دوسری سمت پہنچ گئی۔

" فرض کرو اگر میں انکار کردوں ۔" بنگو نے کہا۔" اور فون اٹھا کر پولیس کو اطلاع کردوں کہ یہاں ایک قتل ہو گیا ہے تو ـــــــ"

" پھر تم اپنی غلطی پر پچھتاؤ گے مسٹر ایکس۔" وہ بولی۔

اس نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں آرٹ فرینک کا پستول ہے۔ وہ ایک جھپٹ میں اس کے پاس پہنچ کر پستول چھین سکتا تھا اور اپنے گھٹنے سے اس کے پیٹ پر چوٹ بھی پہنچا سکتا تھا۔ لیکن وہ ایسا کرنا نہ چاہتا تھا۔ یہ بات نہیں کہ وہ اس سے یا پولیس سے خوفزدہ ہو گیا تھا بلکہ اسے اس بات کا خوف تھا کہ ہارکنس بلیچ کی لاش ظاہر ہو جائے گی اور اس طرح اس کا تمام پلان چوپٹ ہو جائے گا۔ اس نے مسکراتے ہوئے اپنے شانوں کو حرکت دی۔

" لیڈی ۔" وہ بولا ۔" میں تمھاری مدد کے لئے ہر طرح تیار ہوں۔"

وہ اسے تنہا چھوڑ کر اپنی کار لینے چلی گئی۔ اس کے علاوہ وہ اور کر ہی کیا سکتی تھی لیکن جانے سے پیشتر اس نے بنگو کو آگاہ کر دیا تھا کہ اگر اس نے اپنے فیصلے میں تبدیلی کی تو وہ پولیس کو پورا حلیہ بتا دے گی اور پولیس اس کے کپڑے اور صورت کی بنا پر اسے پانے میں جلد ہی کامیاب ہو جائے گی ۔"

بنگو نے روشنی کا سوئچ آف کرتے ہوئے باہر نکل کر کمرے کا دروازہ بھی بند کر دیا۔ آرٹ فرینک کے جسم کے نیچے ایک جگہ پر تھوڑا سا خون پڑا تھا۔ بنگو نے دروازے کے پاس بچھی ہوئی دری کو تھوڑا کھسکا کر اسے بند کیا ہی تھا کہ اسے عمارت کے باہر نیچے ایک کار کے ٹھہرنے کی آواز سنائی دی۔ پھر زینے کا دروازہ کھلا اور سرخ بالوں والی نے پکارا۔ "نیچے آؤ۔"

بنگو نے مردہ آرٹ فرینک کو اس کے پیروں پر کھڑا کیا، اپنا ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالتے ہوئے اسے اپنے شانے پر ڈالا اور پھر زینہ اترنے لگا۔

"بہت خوب!" سرخ بالوں والی نے کہا اور اس کے لئے کار کا دروازہ کھول دیا۔

انھیں سامنے سے دو آدمی آتے نظر آئے۔ وہ عورت فوراً گھوم کر دوسری طرف پہنچی اور مردہ شخص کے بازو کو پکڑتے ہوئے بنگو سے بولی۔ "تمھیں ہارولڈ کو اس قدر نہیں پینے دینا چاہئے تھا۔ تم جانتے ہو کہ تھوڑا سا پینے کے بعد بھی یہ اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے۔"

سڑک پر چلنے والوں میں سے ایک شخص انھیں دیکھ کر مسکرایا۔

انھوں نے آرٹ فرینک کے جسم کو نیلے رنگ کی بیوک میں اگلی سیٹ پر درمیان میں بٹھایا۔ اس کے ایک پہلو میں بنگو اور دوسرے پہلو میں وہ عورت بیٹھ گئی۔ پھر اس نے کار اسٹارٹ کی اور گیئر تبدیل کرتے ہی کار کو ملبس اسٹریٹ کی سمت تیزی سے بھگانے لگی۔

"دور چلنا ہوگا؟" بنگو نے پوچھا۔

"ہاں!" سرخ بالوں والی نے کہا۔ "لیکن خاموش بیٹھے رہو۔"

وہ خاموش بیٹھا رہا۔ کار کولمبس اسٹریٹ طے کرنے کے بعد نویں شاہراہ پر

پہنچی، پھر وہاں سے چودھویں شاہراہ پر۔ اور پھر اس نے اسقدر گلیوں اور سڑکوں کے چکر کاٹے کہ بنگو کو معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کہاں کہاں سے گذر رہا ہے۔ آخر وہ ایک چھوٹی عمارت کے سامنے پہنچ کر ٹھہری اور سرخ بالوں والی نے اترتے ہوئے اس سے کہا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔ میں دیکھ کر آتی ہوں کہ کوئی موجود تو نہیں ہے۔"

بنگو انتظار کرتا رہا۔ آرٹ فرینک کا جسم اس کے جسم سے ٹکا ہوا تھا۔ وہ اپنے کو بیمار اور کچھ خوفزدہ سا محسوس کرنے لگا۔ جب کوئی شخص ایک بڑی رقم حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، تو اسی طرح کے واقعات پیش آتے ہیں۔ اس نے اپنے کو دوبارہ یاد دلایا۔ لوگ مرتے ہیں۔ دولت کے لئے ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں۔ انکل ہریس نے یہی کہا تھا۔ کیا اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ اپنا فوٹو لینے کا کام کرتا رہے اور آنے والے پچیس سنٹ کا انتظار کرتا رہے۔ یہ سچ ہے اس طرح زندگی آرام سے نہیں گذاری جا سکتی لیکن کم سے کم یہ تو نہ ہوگا کہ رات کے وقت ایک اجنبی عورت کی کار پر ایک مردے کے ساتھ بیٹھنے پر مجبور ہونا پڑے۔

آرٹ فرینک ـــ بھی ضرور اس بڑی رقم کو حاصل کرنے کی فکر میں رہا ہوگا ورنہ اس نے اس معاملے میں ہاتھ نہ ڈالا ہوتا۔ لیکن اب اس کا انجام ـــ یہی واقعہ اس کے بنگو کے ساتھ کل، پرسوں یا کسی دن بھی پیش آسکتا ہے۔ اور یہی انجام بیچارے بینڈسم کا بھی ہو سکتا ہے۔

لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کے قدم بہت آگے بڑھ چکے ہیں اور اب پیچھے ہٹنا مشکل ہے۔

وہ سرخ بالوں والی عورت واپس آگئی۔ اس نے بنگو کی سمت والا دروازہ کھولا "سب ٹھیک ہے" وہ بولی۔ "اپنے شرابی دوست کو اوپر لے آؤ۔"

بنگو نے حکم کی تعمیل کی۔ اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ کیا ٹھیک ہے لیکن اس نے کوئی سوال پوچھنا بہتر نہیں سمجھا۔ چونکہ سڑک پر لوگ آجا رہے تھے اس لیے اس نے اس کے اس جملے پر بھی توجہ نہیں دی جو اس نے آرٹ فرینک کا اس کے شرابی دوست ہونے کے بارے میں کہی تھی۔ ویسے وہ آرٹ فرینک کا دوست بننا کبھی بھی گوارا نہیں کر سکتا۔

اس عمارت کی راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ بنگو اس عورت کے ساتھ آرٹ فرینک کے جسم کو لے کر مشکل سے خودکار لفٹ پر سوار ہوا۔ اس عورت نے ایک بٹن دبایا اور لفٹ تیسری منزل پر پہنچ کر کھڑی ہو گئی۔

تیسری منزل پر صرف دو فلیٹ تھے۔ وہ بنگو کو ساتھ لے کر ایک دروازے کے پاس پہنچی اور پھر اس نے آرٹ فرینک کے جسم کو دروازے کے سہارے بٹھانے میں اس کی مدد کی۔ اب آرٹ فرینک دروازے کے سہارے بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس کام سے فارغ ہوتے ہی وہ بنگو کو لے کر تیزی سے لفٹ پر پہنچی اور پھر اس سے اتر کر اپنی کار پر پہنچ گئی۔

اس وقت اس کے ذہن میں سینکڑوں سوال چکر لگا رہے تھے لیکن اس نے طے کیا کہ ابھی انھیں طے کرنے کا وقت نہیں آیا ہے۔

وہ کار کو ڈرائیو کرتی ہوئی ساتویں شاہراہ پر لے گئی اور پھر چودھویں شاہراہ پر پہنچتے ہی ایک سگار کی دکان کے سامنے اس نے کار کھڑی کر دی۔ وہ کار سے اتر کر دکان کے اندر چلی گئی۔ چند لمحے ہچکچانے کے بعد بنگو بھی وہاں پہنچ گیا۔

وہ ٹیلیفون بوتھ میں موجود تھی اور پولیس کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔ بنگو کے جسم میں سردی کی ایک تیز لہر دوڑ گئی۔ وہ کان لگا کر سننے لگا۔

"پولیس؟" سرخ بالوں والی نے کہا۔ "سنئے، تیرھویں شاہراہ پر واقع

بلوویو عمارت کی تیسری منزل پر ایک مردہ شخص پڑا ہوا ہے۔" وہ چند لمحے تک خاموش ہو کر کچھ سنتی رہی اور پھر بولی "ہاں تیسری منزل۔" اس نے ریسیور رکھدیا اور بوتھ سے باہر نکلی۔ اس کی نظر بنگو پر پڑی۔

"میں سگریٹ کا ایک پیکٹ لینے چلا آیا تھا۔" بنگو نے کہا۔

"مجھے اس کی پروا نہیں کہ تم کیوں آئے تھے" سرخ بالوں والی نے کہا۔ "اگر تم کچھ سننا چاہتے تھے تو اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔" وہ بنگو کو لے کر کار تک گئی۔ "اب مارتی تھولٹ کا معاملہ بھی طے ہو جائیگا۔"

بنگو نے پوچھا۔ "کیسے۔"

"اس طرح کہ یہ اسی کا فلیٹ تھا جہاں ہم اس کے دوست کو چھوڑ کر آئے ہیں۔" سرخ بالوں والی نے کہا۔

بنگو سوچنے لگا کہ جو کچھ گذر چکا ہے کاش اس کی تمام زندگی پھر کبھی پیش نہ آئے۔ وہ کار پر سوار ہوا۔ وہ ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے اس کے کان سے نیچے کے تمام حصوں کو کسی نے ہپناٹائز کر دیا ہے۔ اس کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا لیکن اس کا اثر اس کے جسم کے کسی بھی حصے پر نہیں پڑ رہا تھا۔ اس کی خواہش ہوئی کہ کاش اس کے ذہن کو بھی کوئی ہپناٹائز کر دے۔

"تم اس کی فکر نہ کرو۔" سرخ بالوں والی اس کی سمت جھکتے ہوئے بولی۔ "میرا خیال ہے کچھ پینے سے تمھاری طبیعت سنبھل جائے گی۔"

بنگو نے بے بسی سے سر ہلایا۔ اس نے ڈیش بورڈ کا خانہ کھول کر برانڈی کی ایک بوتل نکالی اور پھر اس میں سے دو تین گھونٹ پینے کے بعد بوتل بنگو کی طرف بڑھا دی۔ "تم اسکی فکر نہ کرو" اس نے دہرایا۔ "وہ مر چکا ہے لیکن ہم تم ابھی زندہ ہیں۔"

کار کی رفتار اب دھیمی ہو چکی تھی۔ بنگو نے کھڑکی سے باہر جھانک کر یہ معلوم

کرنے کی کوشش کی کہ اب وہ کہاں ہے۔ اسے ایک مقام پر دیوار لگا ہوا نظر آگیا۔ وہ آرام سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

"میں نہیں جانتی کہ تم کون ہو" سرخ بالوں والی نے کہا "تم نہیں جانتے کہ میں کون ہوں لیکن ہم سے کوئی یہ جاننے کے لئے بیتاب نہیں ہے کہ ہم کون ہیں۔ کس قدر حیرت کی بات ہے۔"

"لیکن میں جاننے کے لئے بیتاب ہوں کہ تم کون ہو" بنگو نے کہا۔

"ممکن ہے" وہ دھیرے سے بولی۔ "لیکن تم یہ جاننے میں کامیاب نہ ہو سکو گے۔ میں تمھیں پسند کرتی ہوں اور تم مجھے پسند کرتے ہو۔ بس اتنا ہی کافی ہے" اس نے دوبارہ اس کی طرف برانڈی کی بوتل بڑھائی۔

کار تیر لوری پیلیس کی ایک عمارت کے پاس پہنچ کر کھڑی ہو گئی۔ بنگو کے اعصاب تن گئے۔ وہ سب کچھ کرنے کو تیار ہو چکا تھا۔

"کیا تم یہ دیکھنا پسند کرو گے کہ میں کہاں رہتی ہوں" وہ بولی۔ بنگو اسکے زانو کی گرمی اپنے گھٹنے پر محسوس کر رہا تھا۔

وہ اس کی رہائش گاہ دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ کار سے اتر کر اس طرف تیزی سے بھاگنا چاہتا تھا جدھر اس کے خیال میں ساتویں شاہراہ واقع تھی۔ لیکن ممکنات میں سے تھا کہ مستقبل میں اسے اس عورت اور اسکی رہائش گاہ کے بارے میں کچھ معلوم کرنے کی ضرورت محسوس ہو۔ اس لئے وہ کار کا دروازہ کھولتے ہوئے نیچے اتر پڑا۔

"خوشی سے" اس نے کہا۔

انھوں نے فٹ پاتھ کو پار کیا۔ عمارت کے سامنے پہنچ کر اس عورت نے اپنے بیگ سے ایک چابی نکال کر دروازہ کھولا اور پھر دونوں زینہ طے کرتے ہوئے

دوسری منزل پر پہنچ گئے۔ وہاں صرف ایک دروازہ تھا۔ اس عورت نے اس میں بھی لگے ہوئے قفل کو کھول کر دروازہ وا کر دیا۔

ننگو کمرے میں داخل ہو کر روشنی ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ لیکن اس نے روشنی نہیں جلائی کمرے میں گہرا اندھیرا چھایا رہا۔

اس نے ٹٹول کر دروازے کا پتہ لگایا کہ ضرورت پڑنے پر سامنے کھول کر بھاگ سکے اور پھر بولا۔ "سنو لیڈی، میں نہیں جانتا کہ تم کون ہو اور ———"

وہ ہنسی۔ آواز اس کے چہرے سے بارہ انچ کے فاصلے سے آئی تھی۔ "کیا تمھیں خوف ہے کہ میں تمھیں کسی فضا میں پھنسا رہی ہوں۔"

"میرے انکل ہربن نے مجھے ہمیشہ ہوشیار رہنے کی ہدایت کی تھی۔" ننگو نے کہا اور سوچنے لگا کہ کاش اس وقت وہ اپنے کمرے میں موجود ہوتا

"اچھی بات ہے"۔ وہ ہنستے ہوئے بولی۔ "میں روشنی کرتی ہوں۔"

اس نے سوئچ گرنے کی آواز سنی اور کمرہ زرد روشنی میں چمک اٹھا۔ تھوڑی دیر تک وہ اپنی پلکیں جھپکاتا رہا اور پھر اس نے کمرے کا جائزہ لیا۔ کمرہ معمولی قسم کا تھا۔

"میں نے جس وقت سے تمھیں دیکھا ہے اسی وقت سے پسند کرنے لگی ہوں۔" سرخ بالوں والی آہستہ سے بولی۔ "شاید تم کوئی نقب زن ہو لیکن مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے چونکہ اس کے بعد ہم پھر کبھی نہیں ملیں گے۔ اس لئے اس سے فرق ہی کیا پڑے گا۔"

ننگو ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے بولا۔ "لیکن سنو تو ———"

"کیا تم مجھ سے خوفزدہ ہو" وہ بولی۔ اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اسے ایک صوفے پر بٹھایا۔ "تمھیں ایک عورت سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔ میں کرہ

کیا سکتی ہوں۔"

"ہیں۔" بنگو نے کہا۔" میں کسی سے خوفزدہ نہیں ہوں۔ میں تو گھر جانا چاہتا تھا۔"

وہ ایک ناخوشگوار قسم کی ہنسی ہنسی اور اس کے شانے پر جھک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔" کیا میں خوبصورت نہیں ہوں۔"

"کیوں۔" بنگو نے کہا۔" میرا تو خیال ہے کہ تم خوبصورت ہو۔" اور واقعی وہ کمرے میں ہونے والی ہلکی روشنی میں خوبصورت نظر آ رہی تھی۔

"ہم ایک دوسرے کے دوست بن سکتے ہیں۔" اس نے کہا۔" گہرے دوست۔"

"یقیناً۔" بنگو نے کہا۔" لیکن اگر تم میری دوست بننا چاہتی ہو تو تمہیں میرے ان سوالوں کا جواب دینا پڑے گا جو میں پوچھنا چاہتا ہوں۔"

"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔" وہ بولی اور یکایک اٹھتے ہوئے ایک الماری کے پاس گئی۔ بنگو نے اس کا دروازہ کھلنے کے بعد دیکھا کہ وہ کسی بار کا منظر پیش کرتی ہے۔" میرے دوست کو کچھ پینے کی خواہش ہو گی۔ میں اسے ایک اسپشل قسم کی چیز پینے کو دوں گی۔"

بنگو کو انتظار کرتے ہوئے ایسا معلوم ہوا جیسے وہ شلف میں رکھی ہر بوتل سے تھوڑی تھوڑی شراب ایک بڑے گلاس میں انڈیل رہی ہے۔ آخر میں اس نے اس کے مزے کو چکھا۔ وہ بہت تیز اور تلخ تھا۔ اس نے ہوشیاری سے دو تین چسکی لیں اور پھر گلاس کو صوفے کے پہلو میں رکھ دیا۔

سرخ بالوں والی نے اس کے پہلو میں بیٹھتے ہوئے اپنا سر اس کے زانو پر رکھ دیا۔

"میں تمہیں پسند کرتی ہوں۔" وہ بولی۔" تم مجھے ضرور پسند کرتے ہو۔"

"ہاں" بنگو نے نرمی سے کہا "تم مجھے بہت زیادہ پسند ہو"

اسے اپنے سوالوں کا جواب چاہئے تھا اور جواب حاصل کرنے کے لئے وہاں ٹھہرنا بھی ضروری تھا۔ ممکن ہے کچھ دیر تک یہاں ٹھہرنے کی وجہ سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔ اس نے سوچا۔ اس لئے اس نے وہاں ٹھہرنے کا فیصلہ کر لیا۔

"وہاں تم نے کہا تھا ——— اس نے اسے ختم کیا ہے" بنگو نے کہا "اب مجھے بتاؤ کہ تمہارا اشارہ کس کی طرف تھا"

"اگر میں اس کے بارے میں کچھ نہ جانتی ہوں تو ———" وہ بولی۔

"لیکن تم جانتی ہو" بنگو نے کہا۔ اس نے ایک ہاتھ سے اس کے سر کو سہارا دیا اور اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا اس کی ہلکی سرخی مائل آنکھیں نیلے رنگ کی تھیں۔ "اور تم مجھے اس کے بارے میں بتاؤ گی۔ تم مجھے بتاؤ گی اس لئے کہ تم مجھے پسند کرتی ہو۔ کیوں"

اس نے اپنے سر کو نفی میں ہلایا اور مسکراتے ہوئے بولی "ابھی نہیں، کچھ دیر بعد بتاؤں گی"

بنگو نے اپنے سر پر سے ہاتھ ہٹا لیا۔ وہ سوچنے لگا کہ کیا اسے یہاں سے اپنے کمرے کی سمت چل دینا چاہیئے۔ نہیں۔ اس نے فیصلہ کیا۔ ممکن ہے یہاں ٹھہرنے سے کچھ نئی باتیں معلوم ہو جائیں۔

"میں کوئی خراب عورت نہیں ہوں" وہ کچھ شرماتے ہوئے بولی "لیکن یہ مجھے میرے خاندان سے ورثے میں ملا ہے۔ میری ماں تو مجھ سے بدتر تھی" اس نے اپنے ہاتھ کو کمرے کے چاروں سمت گھمایا "تم سمجھتے ہو میں یہاں رہتی ہوں۔ نہیں، میں دوسری جگہ رہتی ہوں۔ میں شادی شدہ ہوں اور لوگ

مجھے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔" اس نے اس کے گلے میں اپنی باہیں ڈال دیں۔ "میں تمہیں آج کی رات یہاں نہ لاتی اگر وہ آدمی میرے سامنے ہلاک نہ ہو گیا ہوتا۔ اس کا مجھ پر گہرا اثر پڑا ہے۔" اس کی باہیں کس گئیں۔ اسنے اپنے چہرے کو نیچے جھکایا۔ "مجھے بوسہ دو سویٹ ہارٹ۔"

ننگو نے بوسہ لیتے ہوئے ایسا محسوس کیا جیسے اس کے پیٹ کی انتڑیاں الٹی جا رہی ہیں۔ جیسے ہی اس کے گلے پر باہوں کی گرفت ڈھیلی ہوئی اسنے اسے چھوڑ دیا۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے ایک دروازے کی طرف بڑھی۔

"ابھی آتی ہوں۔" وہ بولی۔

ننگو تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا اس دروازے کی سمت دیکھتا رہا جسکے اندر وہ گئی تھی۔ وہ اب اپنے کو پوری طرح بیدار محسوس کرنے لگا تھا۔ کیا اسے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے راہ فرار اختیار کر لینی چاہئے؟ ممکن ہے وہ دوسرے کمرے میں پولیس کو فون کرنے گئی ہو۔

"لیڈی۔" اس نے پکارا۔ "اگر تم میرے سوال کا جواب دینا چاہتی ہو تو جلد باہر آ جاؤ کیونکہ مجھے گھر جانا ہے۔"

اسے دوسرے کمرے سے اس کے آہستہ ہنسنے کی آواز آتی سنائی دی۔

ننگو اس وقت تک انتظار کرتا رہا جب تک کہ وہ برداشت کر سکا اور پھر اٹھ کر باہر جانے والے دروازے کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے اس کے ناب کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔

"میرا خیال ہے تم کچھ بھی نہیں جانتیں۔" اس نے اونچی آواز میں کہا

"اس لئے میں جا رہا ہوں۔"

"ایک منٹ" وہ پکاری۔ "لو، میں آگئی۔"

ٹیگو نے پلٹ کر دیکھا۔ اس کا ہاتھ اب بھی دروازے کے لٹو پر تھا۔ وہ کسی مجسمے کی طرح بے حرکت اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔

وہ مسکراتی ہوئی چند قدم اور آگے بڑھ کر کھڑی ہوئی۔ وہ برہنہ تھی، بالکل برہنہ۔ صرف اس کے پیروں میں پروں کا بنا ہوا جوتا اور گلے میں موتیوں کی ایک مالا پڑی ہوئی تھی۔

چودھواں باب

بس کا کرایہ

ٹنگو سڑک کے کنارے سگریٹ جلانے کے لئے ٹھہرا۔ اس نے دیا سلائی جلائی اس کے ہاتھ اب بھی کانپ رہے تھے۔ سگریٹ جلانے کے بعد وہ اس سمت چل پڑا جدھر اس کے خیال میں ساتویں شاہراہ پڑتی تھی۔

وہ سوچ رہا تھا کہ اس کی وجہ سے سرخ بالوں والی کے جذبات مجروح نہ ہوئے ہوں گے۔ لیکن شب بخیر کہنے کے بعد اسے تنہا چھوڑ کر چلے آنے کے علاوہ وہ کر ہی کیا سکتا تھا۔

اگر کوئی دوسرا موقع ہوتا اور کوئی دوسری عورت ہوتی تو ممکن تھا کہ وہ بہک گیا ہوتا لیکن سرخ بالوں والی کے ساتھ نہیں کسی بھی موقع پر نہیں۔

اس حیرت اور یہ کہنے کے وقفے کے درمیان "مجھے افسوس ہے میڈم۔ میں گھر جا رہا ہوں۔ شب بخیر" اس نے اسے شرم و غصے سے پیچ و تاب کھاتے ہوئے دیکھا

تھا۔ اس کے اعضا میں عجیب قسم کے تشنج پیدا ہوئے تھے اور جسم پر نیلی نیلی نسیں اسطرح ابھر آئی تھیں جیسے کسی نقشے میں دریاؤں کے نشان ظاہر کئے گئے ہوں۔ کبھی وہ لباس اتارنے کے بعد ضرور ہی خوبصورت نظر آتی رہی ہوگی لیکن شاید وہ ابھی تک اس سے واقف نہیں ہوئی کہ اب وہ وقت گذر چکا ہے

سڑک پر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ بنگو پیدل ہی چلتا رہا۔ ابھی اس نے زیادہ فاصلہ نہیں طے کیا تھا کہ ایک کار پیچھے سے آئی اور اس کے پہلو میں کھڑی ہو گئی۔ اس کا دروازہ کھلا اور سرخ بالوں والی نے کہا "آؤ۔ میں تمھیں گھر تک پہنچا دوں"۔

"شکریہ" بنگو نے کہا "آج کی رات خوشگوار ہے اس لئے میں پیدل ہی چلنا پسند کروں گا"

"میں تم سے کار پر بیٹھنے کے لئے کہتی ہوں"۔ وہ درشت لہجے میں بولی

بنگو کو یاد تھا کہ اس کے پاس آرٹ فرینک کا پستول ہے۔ وہ اس کے پہلو میں جا کر بیٹھ گیا۔

"ذلیل کمینے"۔ سرخ بالوں والی نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"کہاں رہتے ہو"۔

"میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تم نے مجھے میرے مکان تک پہنچانے کی زحمت گوارا کی ہے"۔ بنگو نے شائستگی سے کہا۔ "میں سنٹرل پارک ویسٹ میں رہتا ہوں شاہراہ پر رہتا ہوں۔ تم مجھے اس کے موڑ پر اتار دینا"۔

"ہم ایک دوسرے کے اچھے دوست بن سکتے تھے"۔ وہ تلخ لہجہ میں کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولی۔ اس نے ایک موڑ پر کار اس طرح موڑ دی کہ بنگو پہلو کی سمت جھٹکے کی وجہ سے لڑھک گیا۔ پھر دوسرے موڑ پر بنگو جھٹکے کے ساتھ سیٹ کی پشت سے جا ٹکرایا۔

"لیڈی" بنگو نے کہا۔ "مجھے امید ہے ہم ایک دوسرے کے دشمن کبھی نہ بنیں گے۔"

اس نے اپنی آنکھوں کے گوشوں سے اسکی طرف دیکھا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ وہ خاموش رہی۔

"لیڈی" اس نے اپنے ذہن پر قابو پاتے ہوئے آہستہ سے کہا "تم نے مجھے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ تم ہارکنس پینتھ کے فلیٹ پر کیوں گئی تھیں۔"

"اپنے سوال کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ۔" وہ بولی۔

بنگو نے چند منٹ انتظار کرنے کے بعد پھر کہا "تم وہاں کی تلاشی لے رہی تھیں میں جانتا ہوں کیونکہ میں سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ تم کس شے کی تلاش کر رہی تھیں۔"

"جہنم میں جاؤ۔" وہ بولی۔

بنگو سوچنے لگا کہ کاش اس نے آنٹ کٹی سے یہ وعدہ نہ کیا ہوتا کہ وہ کبھی کسی عورت کے لئے کوئی برا لفظ استعمال نہ کریگا۔ اس نے کھڑکی سے باہر دیکھ کر یہ اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ اسوقت وہ کہاں اور اپنی رہائش گاہ سے کتنے فاصلے پر ہے۔ اسے صرف اندھیری عمارتیں اپنے سامنے گذرتی نظر آئیں۔

"جس شخص نے بھی آرٹ کو ہلاک کیا ہے۔" اس نے کہا۔ "وہ ضرور ہی چاقو پھینکنے کے کام میں ماہر تھا۔ خدا جانے اس نے یہ علم کہاں سے حاصل کیا ہوگا۔"

سرخ بالوں والی نے اس کی بات پر توجہ نہیں دی۔

بنگو پاگل سا ہونے لگا۔ اس لئے کہ وہ آج کی گرم وحابس شام اپنے کمرے میں ادبیٹھے ہوئے، بیر پیتے ہوئے، ہینڈسم کو برنٹ بناتے، انھیں بھیجتے ہوئے اور مسٹر یجن سے باتیں کرتے ہوئے ہنسی خوشی گذار سکتا تھا۔ وہ سنٹرل پارک میں ٹہلتے ہوئے یہ سوچ سکتا تھا کہ ملنے والے ڈھائی لاکھ وہ کس طرح خرچ کریگا۔ وہ

سنبھا جا سکتا تھا اور نہ جانے کتنے تفریح کے کام کر سکتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ جون لوگن سے بھی ملنے کے لئے جا سکتا تھا۔

لیکن اس کے بجائے اس نے ہاکنس بینیتھ کے فلیٹ میں جا کر صرف اتنی بات معلوم کی تھی کہ اسے خنجر مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ پھر بعد میں کپڑے وغیرہ پہنا کر اسے صوفے پر بٹھا دیا گیا تھا۔ اس کی ایک سرخ بالوں والی سے ملاقات ہوئی تھی اور اس نے ایک شخص کو ہلاک ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ اسے مجبور کیا گیا تھا کہ وہ مقتول شخص کو اٹھا کر کسی دوسرے کے کمرے تک لیجا کر چھوڑ آئے اور پھر سرخ بالوں والی نے اس کے جذبات برانگیختہ کرنا چاہا تھا۔

اور وہ ان تمام باتوں میں سے ایک بات سے واقف نہیں ہو سکتا تھا۔ جنہیں معلوم کرنے کی خواہش اس کے دل میں تھی۔

اس نے ایک لمبی سانس لی۔

"کس نے اسے قتل کیا تھا۔ اور کون تمہیں ختم کر دے گا اگر تم بے وقوف ثابت ہوئیں۔ اس شخص کو آج رات جا قو سے کس نے قتل کیا تھا۔ تمھارا مارنی لبشونٹ سے کیا رشتہ ہے کہ تم اس کی رہائش گاہ کا پتہ تک جانتی ہو اور تم کون ہو"

اس بار اس نے "جہنم میں جاؤ" کہنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی۔ اس نے یکایک اسطرح بریک لگایا کہ بنگو کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ پھر اس نے بریک سے پیر ہٹایا اور پہلے کی طرح آگے دوڑانے لگی۔

اس نے طے کیا کہ اس کے اس موڈ میں اب اس سے سوالات پوچھنا بہتر نہ ہو گا۔ وہ غصے میں تھی اور غصے میں ہونے کی اس کے پاس وجہ بھی تھی۔

وہ سوچنے لگا کہ کیا مسٹر ہیچن کا نام لے کر کچھ معلوم کرنے کی کوشش بہتر ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن نہیں، اس طرح اسے کئی باتوں کی تشریح کرنے پر مجبور ہونا پڑیگا

اور مشکلات بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔ پھر بھی، اس نے اپنے کو سمجھایا، اگر وہ ہارکنس ہنٹیچ کو جانتی ہے، مارٹی لشولٹ اور اس کے پارٹنر کو جانتی ہے تو ممکن ہے مسٹر بیجن کے بارے میں بھی جانتی ہو۔

اور پھر معاملات اس سے بھی خراب نہیں ہو سکتے، جتنے اس وقت ہیں۔

"میڈم" اس نے پوچھا، "کیا تم کسی مسٹر بیجن نامی شخص کو جانتی ہو؟"

سرخ بالوں والی نے ڈانٹا۔ "خاموش رہو۔"

اب بنگو نے واقعی خاموش رہنے کا قصد کر لیا۔ وہ سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور نصف آنکھیں بند کر کے سوچنے لگا کہ جس وقت وہ اپنے کمرے میں پہنچے گا اسے کس قدر خوشی حاصل ہو گی۔ بس کچھ ہی دور پر اس کی رہائش گاہ ہو گی اور اب شاید وہ سنٹرل پارک سے گذر رہا ہو گا۔

یکایک کار کی رفتار دھیمی ہو گئی۔ بنگو نے اچھل کر کھڑکی سے باہر دیکھا۔ اندھیرے کے سوا اور کچھ نظر نہ آ سکا۔

"میں نہیں جانتی کہ تم کون ہو۔" سرخ بالوں والی نے کہا۔ "اور مجھے اسکی پرواہ بھی نہیں ہے۔ تم جو کوئی بھی ہو میری نظر میں بہت ہی ذلیل اور کمینے ہو۔ پھر بھی میں تمھاری بھلائی کے لئے ایک مشورہ دینے جا رہی ہوں اس کے بعد تم خواہ جہنم میں بھی جاؤ تب مجھے پرواہ نہ ہو گی۔"

بنگو نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ "کہو۔"

"تم ایک ایسے معاملے میں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہو جس سے تمھارا کوئی تعلق نہیں ہے۔" سرخ بالوں والی نے کہا۔ "مجھے یہ تو نہیں معلوم کہ تم یہ کام کیوں کر رہے ہو اور اس سے تم کیا فائدہ حاصل کرنے کی امید رکھتے ہو لیکن اگر میرا مشورہ چاہتے ہو تو میں یہی کہوں گی کہ اس سے علیحدہ رہنا ہی تمھارے لئے بہتر

ثابت ہوگا۔

"میں سمجھا نہیں کہ تم کیا کہہ رہی ہو۔" بنگو نے یہ امید کرتے ہوئے کہا کہ شاید اب وہ کچھ بتا دے۔

"اگر تم نہیں سمجھتے" وہ بولی "تو میں تمھیں بتاؤں گی بھی نہیں اور اگر سمجھتے ہو تو پھر بتانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ میں تو تمھیں ایک اچھا مشورہ دے رہی ہوں۔ اب تم اس پر عمل کرتے ہو یا نہیں مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔"

کار پھر اپنی پہلی والی رفتار سے دوڑنے لگی۔ بنگو نے اپنی جیب کی تلاشی لی تو اسے ایک مڑی ہوئی سگریٹ مل گئی۔ اس نے اسے سیدھا کیا اور پھر جلا کر دھواں اڑانے لگا۔

"اگر میں تمھارے مشورے پر عمل نہ کروں تو کیا ہوگا۔" اس نے پوچھا

"یہ تم جانو" وہ درشت لہجہ میں بولی۔ "لیکن تم دو آدمیوں کو ہلاک ہوتے ہوئے دیکھ چکے ہو۔ تم ایسے لوگوں سے ٹکر لینے کی کوشش کر رہے ہو جو خطرناک ہیں۔"

بنگو نے کہا۔ "کون لوگ خطرناک ہیں۔"

اس بار اس نے دونوں جملے دہرائے "خاموش رہو" اور جہنم میں جاؤ۔"

بنگو نے ایک لمبی سانس لی اور ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

کچھ دیر تک وہ خاموشی سے سفر کرتے ہوئے یکا یک بنگو نے محسوس کیا کہ ہوا سرد ہو گئی ہے۔ اس نے چونکتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔

"ارے ہم کہاں پہنچ گئے۔"

اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ وہ باولنگ گرین سے گذر کر اب ساؤتھ فرن کے قریب پہنچ رہے تھے۔

"ٹھہرو" بنگو نے کہا۔ "میں سنٹرل پارک ویسٹ اور اگیاسی شاہراہ کے

قریب رہتا ہوں۔"

"مجھے یاد ہے تم نے یہی پتہ بتایا تھا۔" وہ بولی۔

کار سائیکل رکشہ کے پاس پہنچ کر ٹھہر گئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کی سمت کا دروازہ کھولا۔

"اتر جاؤ۔" وہ بولی۔

اس نے اس کے ہاتھ میں پستول کی چمک دیکھی۔ وہ اتر گیا۔

"مجھے امید ہے گھر تک پہنچنے سے پہلے اب تمہیں کافی تفریح کا موقع مل جائیگا۔"

اس نے کار اسٹارٹ کی اور پھر کار آگے بڑھانے سے پیشتر اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ہاتھ میں کوئی شے دیدی۔

بنگوسے اس کی طرف دیکھا۔ وہ ایک سکہ تھا جو اسے بس کے کرائے کے لئے دیا گیا تھا۔

اس نے اس سکے کو دور جاتی ہوئی کار کی سمت غصے سے پھینک دیا۔ اب وہ آتشہ کٹی سے کیا ہوا اپنا وعدہ بھی فراموش کر بیٹھا تھا۔

پندرھواں باب

نئی تجویز

مسٹر بیجن ایک چھوٹے کمرے میں جس کی لمبائی گیارہ فٹ چوڑائی آٹھ فٹ تھی ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے جسے بنگو "آفس - بیٹھک سم" دوسرا کمرہ "اور ماں "نشست گاہ" کہا کرتی تھی۔ ہینڈسم اس صوفے پر لیٹا ہوا تھا جس پر گذشتہ رات بنگو نے گذاری تھی۔ اس کے لمبے پیر نیچے لٹک رہے تھے۔ بے بی

نے اپنے کام پر جانے سے پیشتر ان کے پینے کے لئے کچھ بیر بھیج دی تھی۔ مسٹر بیچن جنوبی امریکہ کے جنگلیوں کی حیرت انگیز کہانیاں سنا رہے تھے اور ہینڈسم انھیں منہ کھولے ہوئے سن رہا تھا۔ اس جگہ خوشی اور سکون کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔
بنگو نے انھیں دیکھ کر اطمینان کی ایک سانس لی اور پسینے سے تر اپنی قمیص کو اتارنے لگا۔ ساوتھ فرنی سے اکیاسویں شاہراہ تک کا سفر خوشگوار نہیں گذرا تھا۔ اس لئے بنگو کا موڈ بھی کچھ خراب تھا۔

وہ چھوٹا کمرہ اس سے پیشتر کبھی اسقدر اچھا نہیں نظر آیا تھا۔ جسقدر اب وہ محسوس کر رہا تھا۔ اور اب مسٹر بیچن کی موجودگی کی وجہ سے تو وہ ایک گھر سا معلوم ہونے لگا تھا۔

بنگو نے انگڑائی لی۔ "میں کپڑے تبدیل کر کے ایک منٹ میں آتا ہوں"۔ اور اس بڑے کمرے میں پہنچ گیا جو بڈروم، ڈائننگ روم اور کچن کے کام میں آتا تھا۔ ہینڈسم بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں پہنچا اور بستر پر بیٹھ کر اسکی سمت پرامید نظروں سے دیکھنے لگا۔

" اسے واقعی خنجر مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔" بنگو نے دھیمی آواز میں کہا اور قمیص اتار کر دیکھنے لگا کہ کیا اسے دوبارہ پہنا جا سکتا ہے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ دوبارہ پہنی جا سکتی ہے اس لئے اس نے اسے خشک ہونے کیلئے ہینگر پر ڈال دیا۔

کپڑے اتارنے کے بعد اس نے تولیے سے اپنے جسم کو صاف کیا اور قمیص پائجامہ پہن کر تیار ہو گیا۔ اس درمیان میں وہ ہینڈسم کو گذرنے والے تمام واقعات آہستہ آہستہ بتاتا بھی گیا تھا۔ اس نے اپنا بیان اس جگہ ختم کر دیا تھا کہ وہ نامعلوم سرخ بالوں والی عورت فرینکہ کے جسم کو مارٹی فشورٹ کے

دروازے پر چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

"میں جانتا تھا وہ کسی نہ کسی دن ضرور قتل کر دیا جائے گا۔" ہینڈسم نے فلسفیانہ انداز میں بولا۔ "پھر تم نے کیا کیا۔"

"گھر چلا آیا۔" بنگو نے بتایا۔ اس نے یہ بتانا مناسب نہ سمجھا کہ واپس آنے سے پیشتر اس کے ساتھ کیا واقعہ گزرا تھا۔ اس نے ٹھنڈے پانی سے اپنے سر کو صاف کیا اور بھورے بالوں میں کنگھی کرنے لگا۔

"مارٹی نے اسے قتل نہ کیا ہوگا۔" ہینڈسم نے کہا۔ "وہ چاقو کبھی استعمال نہیں کرتا۔" وہ چند لمحے خاموش رہا اور پھر بولا۔ "خدا جانے یہ کام کس نے کیا ہے۔" اس نے اس طرح لمبی سانس لی جیسے واقعی اسے فکر لاحق ہو گئی ہے۔

"کسی ایسے شخص نے جو چاقو پھینک سکتا ہے۔" بنگو نے کہا۔ "لیکن مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہمارا وقت یوں ہی برباد ہوتا چلا آرہا ہے۔"

ہینڈسم اٹھ کھڑا ہوا۔ "تمہارے باہر جانے کے بعد یکایک میرے ذہن میں ایک خیال آیا تھا۔ ایک منٹ ٹھہرو میں تمہیں دکھاتا ہوں۔" وہ باتھ روم میں چلا گیا۔

بنگو نے کنگھی کرنا ختم کیا۔ اب وہ پہلے سے کہیں زیادہ اطمینان اور آرام محسوس کر رہا تھا۔ وہ ہینڈسم کی واپسی کا انتظار کر رہی رہا تھا کہ اسے اپنے عقب سے ہینڈسم کی آواز آتی سنائی پڑی جو اس سے پلٹ کر دیکھنے کیلئے کہہ رہا تھا

بنگو نے گھومتے ہوئے کہا۔ "کہو کیا بات ہے۔" اور بستر پر بیٹھ گیا۔

وہ چند لمحے تک اپنے پارٹنر کو شناخت نہ کر سکا۔ اس کے سامنے لانبے قد کا ایک ایسا شخص کھڑا تھا جس نے چیک دار جیکٹ اور اسی سے ملتی ہوئی غلث

پہن رکھی تھی۔ اس کے بال سرخ اور بڑے تھے۔ چہرے پر بھی لال ہی رنگ کی داڑھی تھی آنکھوں پر گول شیشوں کا ایک جعلی چشمہ لگا ہوا تھا اور ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔

"میرے خدا!" بنگو نے حیرت سے کہا۔ "ہینڈسم!"

ہینڈسم نے ایک ہاتھ اٹھا کر داڑھی کو پکڑ لیا کہ کہیں وہ گر نہ جائے اور پھر بولا۔ "میرا ایک دوست ہے جو اس قسم کی چیزیں کرائے پر دیتا ہے۔ میں نے اسے فون سے ان چیزوں کو ادھار مانگا تھا اور اس نے انھیں فوراً ہی بھیج دیا تھا۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ میں ایسا بھیس بدلنا چاہتا ہوں جس سے میں انگریز وکیل نظر آنے لگوں۔"

بنگو نے کبھی کسی انگریز وکیل کو نہیں دیکھا تھا لیکن اسے اس پر شبہ تھا کہ ہینڈسم کے دوست نے بھی کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ "لیکن اس سے تمہارا مقصد کیا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"سینتھ کے وکیل سے ملاقات کرنا۔" ہینڈسم نے کہا اور داڑھی چہرے سے علیحدہ کر لی کیونکہ اس کے بال تھوڑے دور کرنے لگے تھے۔ "مجھے یہ خیال اس وجہ سے آیا کہ تم نے اس لڑکی لوگن سے کہا تھا کہ ہم وکیل ہیں۔ ہمیں یہ معلوم کرنا ہی ہے کہ مسٹر سینتھ کے مرنے کے بعد اب اس رقم کا وارث کون ہے اور اس معاملے میں مسٹر سینتھ کے وکیل کے علاوہ اور کوئی ہماری مدد نہیں کر سکتا۔

"خیال تو اچھا ہے۔" بنگو نے کہا۔

ہینڈسم خوش ہوا تھا۔ "میں یہی بھیس بدل کر مسٹر سینتھ کے وکیل کے پاس جاؤں گا اور کہوں گا کہ میں انگلینڈ کا ایک وکیل ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ مسٹر سینتھ کے مرنے کے بعد ان کا وارث کون ہوگا۔"

بنگو نے کہا۔" تم نے جو کچھ سوچا ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں لیکن وہ اس پر یقین نہیں کرے گا کہ تم انگلینڈ کے کوئی وکیل ہو کیونکہ تمھاری گفتگو ان جیسی نہیں ہے ۔" بنگو نے یہ کہنے کے بجائے کہ پینتھ کا وکیل اس کا لباس دیکھتے ہی پولیس کو بلانے کیلئے تیار ہو جائے گا، یہی کہنا بہتر سمجھا تھا۔

ہینڈسم کا منہ لٹک گیا ۔" تمھارا مطلب ہے میرا لب و لہجہ ان جیسا نہیں ہے۔

" ہاں ۔" بنگو نے کہا ۔" انگریزوں کا لب و لہجہ ۔ اس لئے جب تم اس کام کو بخوبی نہیں کر سکتے تو اسے کرنا ہی بیکار ہے ۔"

ہینڈسم نے آہستہ آہستہ سرخ داڑھی ، حلبی چشمہ اور چیک کی جیکٹ اتاری

۔ تو پھر انھیں واپس بھیج دوں ۔" اس نے غمگین لہجے میں کہا ۔

۔ تم اپنا دل چھوٹا نہ کرو ۔" بنگو نے کہا ۔" میں تمھارے اس خیال کی قدر کرتا ہوں اور ہم اس پر عمل بھی کرینگے لیکن کسی دوسرے طریقے سے ۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں ۔

دونوں نے تمام سامان واپس بھیجنے کے لئے باندھا اور پھر اس کمرے میں پہنچ گئے، جہاں مسٹر پیچن آرام سے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے ۔ کمرے کی روشنی اس خیال سے گل تھی کہ اس سے گرمی بڑھ جائیگی ۔ اس لئے وہاں سڑک پر سے آنے والی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی ۔ بنگو نے ایک کرسی پر بیٹھ کر اطمینان کی سانس لی ۔

مسٹر پیچن کی کرسی نے فرش پر رگڑ کھا کر ہلکی سی آواز پیدا کی ۔ وہ بنگو کی سمت دیکھ کر مسکرائے ۔

۔ میرا خیال ہے آج کا کام اطمینان بخش طریقے سے ختم ہو گیا ہوگا ۔"

۔ ہاں ۔" بنگو نے جواب دیا اور سوچنے لگا کہ وہ مسٹر پیچن کو تمام باتوں سے اور خاص طور سے ہارکنس پینتھ کے قتل کے بارے میں آگاہ نہ کرکے غلطی کر رہا ہے ۔

"بہت خوب۔" مسٹر پیچن نے مسکراتے اور سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "چونکہ اس معاملے کا تعلق میری ذات سے ہے اس لئے اس میں میرا دلچسپی لینا قدرتی بات ہے پھر بھی میں تمھارے کاموں میں دخل اندازی نہیں کروں گا۔ ان حالات میں ایسا کرنا تہذیب کے خلاف ہوگا۔"

"میں آپ کی رائے سے متفق ہوں۔" بنگو نے کہا اور ہینڈسم مسکراتا سا نظر آنے لگا۔

"اغوا کرنے والے اور اغوا ہونے والے کے درمیان ایک عجیب رشتہ ہوتا ہے۔" مسٹر پیچن نے کہا۔ "اس سے دونوں پارٹیوں کی کچھ ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ آج سے پچیس سال پہلے کا وہ واقعہ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب چین میں مجھے ایک ڈاکو نے اغوا کیا تھا۔ جب میری اس سے اچھی خاصی جان پہچان ہو گئی تھی تو وہ مجھے کافی زندہ دل شخص معلوم ہوا تھا۔"

"چین۔" بنگو نے کہا۔ "کیا آپ وہاں بھی گئے ہیں۔" اس نے سوچا ممکن ہے اسی طرح کچھ سوالات پوچھنے پر اسے معلوم ہو جائے کہ ادھر سات برسوں میں وہ کہاں رہے تھے۔

"اوہ، ہاں۔" ان کے جواب کے ساتھ انکی کرسی نے بھی ہلکی سی آواز پیدا کی۔ "تم بھول رہے ہو کہ میں مشرقی نوادرات کی تجارت کیا کرتا تھا۔ اپنے اغوا ہونے کے بعد میں اپنی تمام قیمتی چیزیں یہاں لے آیا تھا اور اس وقت وہ سب میوزیم میں موجود ہیں۔ وہ چیزیں اس قدر قیمتی تھیں کہ انھیں کی وجہ سے میں پیچن اینڈ سینتھ نامی فرم قائم کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔"

اب ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ خود سے باتیں کر رہے ہیں۔ "میں ایکساتھ دو کام تو کر نہیں سکتا تھا کہ چاروں طرف گھوم گھوم کر چیزیں اکٹھا کر دوں

اور پھر انھیں یہاں نیویارک میں لاکر فروخت کروں۔ اس لئے میں نے ایک نوجوان ہارکنس پینتھ کو اپنا پارٹنر بنا لیا تھا۔ ہماری یہ پارٹنرشپ بہت اطمینان بخش رہی تھی ۔"

بنگو سانس روک کر انتظار کرنے لگا۔ شاید مسٹر پیجن اب یہ بتانے جا رہے ہیں کہ وہ کہاں چلے گئے تھے اور کیوں چلے گئے تھے اور کیوں اسوقت واپس آگئے تھے جبکہ سات سال پورے ہونے والے تھے۔

لیکن مسٹر پیجن نے بولنے کیلئے دوسرے موضوع کا انتخاب کیا۔ "ایک دوسرے سفر میں ۔" وہ کہتے گئے۔ "میں ایک بہت ہی قیمتی خزانہ لے کر واپس آیا تھا لیکن بدقسمتی سے ــــ" وہ خاموش ہو گئے۔

"کیا وہ ابھی میوزیم میں موجود ہے؟" بنگو نے پوچھا۔

مسٹر پیجن نے کہا۔ "نہیں ۔" ان کے لہجے سے ایسا ظاہر ہوا کہ اب وہ کسی اور سوال کا جواب دینا نہیں چاہتے۔

تھوڑی دیر تک گہری خاموشی چھائی رہی۔ بنگو مسٹر پیجن کی کرسی کے سائے کو دیوار پر آگے پیچھے حرکت کرتے ہوئے دیکھتا رہا۔

آج کا دن بیکار ہی گذر گیا لیکن شاید وہ کل کچھ کامیابی حاصل کر سکے۔ آج رات آرام کرنے کے بعد وہ کل صبح پھر چاق و چوبند ہو کر اٹھے گا۔ وہ ضرور ہی کامیابی حاصل کرے گا۔ اور ہینڈسم کو کیمرہ لے کر تصویر لینے کے لئے بھیج دیگا۔ حالانکہ اتوار کو لی گئی تصویروں کے آرڈر اب بھی آرہے تھے لیکن اب انکی تعداد میں کمی ہو چکی تھی اسے خرچ کے لئے کہیں نہ کہیں سے انتظام کرنا ہی تھا۔ کیونکہ مسٹر پیجن جیسے شخص کو اپنے پاس ٹھہرا کر وہ اسے فاقے سے رہنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔

بنگو نے جمائی لی، اور ایک لمبی سانس لیتے ہوئے لیٹ گیا۔ اسی لمحے گھڑی

کے باہر بلی کے چیخنے جیسی ایک تیز آواز آتی سنائی دی۔ وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔

"میرے خدا" مسٹر بیچن نے چونکتے ہوئے کہا۔ "یہ کیا ہے۔"

وہ آواز اب بھی آرہی تھی۔ دھیرے دھیرے کرکے انھیں معلوم ہوا کہ وہ کوئی انسانی آواز ہے۔

"یہ پہلو والے سیلون کے حجام کی آواز ہے" ہینڈسم نے کہا "وہ ہر ہفتے کی رات کو اسی طرح گاتا ہے۔"

"ہاں" بنگو نے کہا "مجھے اور ہینڈسم کو اس وقت تک بیدار رہنا پڑتا ہے جب تک وہ خاموش نہیں ہو جاتا۔"

"واقعی" مسٹر بیچن نے کہا "اس چیخنے کی آواز میں کیسے نیند آسکتی ہے۔"

وہ خاموشی سے حجام کا گانا سنتے رہے۔ پھر دروازے پر دستک ہوئی، اور بے بی کمرے میں داخل ہوئی۔

"میں جانتی تھی آج اس شور کی وجہ سے تم سب ہی بیدار ملیں گے" وہ دروازہ بند کرتے ہوئے بولی۔ اس نے ایک خوبصورت سا کالا لبادہ پہن رکھا تھا جس کا کف اور کالر سفید تھا۔ اس نے کالے ہی رنگ کی ایک چھوٹی سی ہیٹ پہن رکھی تھی۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور سانس غیر معمولی تیزی سے چل رہی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں ایک اخبار دبا ہوا تھا۔

"دیکھو" وہ روشنی کرتے ہوئے اخبار انکی سمت بڑھا کر بولی۔ "میں نے آج ہی رات ان دونوں کو اس کلب میں دیکھا تھا جہاں میں کام کرتی ہوں۔ اور اب ان میں سے ایک قتل کر دیا گیا ہے۔"

بنگو اور ہینڈسم نے پہلے اخبار کی طرف دیکھا اور پھر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ اس میں وہ کہانی شائع ہوئی تھی کہ کس طرح آرٹ فرنیک نامی ایک بدمعاش

شخص کو خنجر سے ہلاک کیا گیا تھا اور اس کی لاش کو اس کے ایک ساتھی مارٹی یشولٹ کے دروازے پر پا یا گیا تھا۔ پولیس نے اسے شبہے میں گرفتار کر لیا تھا۔

"بیچارہ" بنگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس کی موت پر افسوس ہے۔" مسٹر بیچن نے آہستہ سے کہا لیکن انکے لہجے سے افسوس ظاہر نہیں ہوا۔

ہینڈسم نے کڑی نظروں سے بے بی کی طرف دیکھا۔ "ادھر دیکھو، کیا تم نے اس قسم کے بدمعاشوں سے دوستی کرنی شروع کر دی ہے۔"

"ذرا ان کی سنو" بے بی طنزیہ لہجے میں مسٹر بیچن سے بولی۔ "بدمعاشوں کا جوڑا مجھ سے پوچھ رہا ہے کہ کیا میں بدمعاشوں سے دوستی رکھتی ہوں۔"

مسٹر بیچن نے سنجیدگی سے کہا۔ "لیکن کیا یہ سچ ہے۔"

بے بی نے سر ہلایا۔ "بالکل نہیں۔ لیکن جس جگہ میں کام کرتی ہوں وہاں میں نے ان لوگوں کو اکثر چکر لگاتے دیکھا ہے۔ میرا خیال ہے اس جگہ کا مالک کسی قسم کے معاملے میں پھنسا ہوا ہے اور یہ دونوں اس کے لئے کوئی کام کر رہے تھے۔" لیکا یک وہ غمگین ہو گئی۔ "کہیں وہ لوگ میرے باس کے بارے میں تحقیقات نہ شروع کر دیں اگر ایسا ہوا تو وہ اس جگہ کو بند کر دے گا اور میں بے کار ہو جاؤنگی۔"

"تم اس کی فکر نہ کرو۔" بنگو نے کہا۔ "ہم تمھیں اپنے یہاں ملازم رکھ لیں گے ہمیں جلد ہی ایک سکریٹری کی ضرورت پڑے گی۔"

بے بی نے منہ بنایا۔ "ماں کا خیال بھی جلد ہی کرایہ وصول کرنے کا ہے۔"

"نہ۔ نہ۔ نہ۔" مسٹر بیچن نے فہمائشی لہجہ میں کہا۔ "میرے دوستوں کے ساتھ اس قدر سختی سے پیش آنے کی ضرورت نہیں۔ ان کے پاس جلد ہی اتنا ہو جائیگا کہ یہ ایک درجن سکریٹری رکھنے کے قابل ہو جائیں گے۔" وہ مسکرائے۔ "بس جو کچھ

کہہ رہا ہوں وہ صحیح ہے۔ کیا تمھیں میری باتوں پر اعتبار نہیں۔"

وہ مسکرائی۔" اگر آپ یہ کہیں کہ دنیا چپٹی ہے اور الٹا چکر لگا رہی ہے تو بھی میں یقین کر لوں گی۔" پھر یکایک وہ اٹھی اور مسٹر بیجن کی پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے" شب بخیر" کہہ کر چلی گئی۔

بنگو نے مسٹر بیجن کی طرف دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ ان کی آنکھوں میں آنسو چمک رہے ہیں۔ اس نے جلدی سے اپنی نظریں پھیر کر روشنی گل کر دی۔" انکے چلنے سے گرمی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔" اس نے کہا۔" اس کے علاوہ اب سونے کا بھی وقت ہو چکا ہے۔"

" ممکن ہے سونے کا وقت ہو چکا ہو۔" مسٹر بیجن نے غمگین لہجے میں کہا۔" لیکن۔"

اب حجام نے ایک دوسرا گیت شروع کر دیا تھا لیکن بنگو نے محسوس کیا کہ وہ بڑی سے بڑی آواز کے درمیان بھی اب سو سکتا ہے اور اس کا اندازہ صحیح ہی تھا۔ آخر میں جس وقت اسے نیند آئی وہ یہ سوچ رہا تھا کہ وہ کس طرح مسٹر بینیتھم کے وکیل تک پہنچنے میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اس کا کیا نام ہے۔ اوہ، ہاں۔ روفس ہارڈ اسٹون۔ وہ روفس ہارڈ اسٹون سے اپنے مطلب کی بات کس طرح معلوم کرنے میں کامیاب ہو سکے گا۔

یہی سوچتے سوچتے سو جاؤ۔ بنگو نے اپنے سے کہا۔ سب کچھ خواب میں معلوم ہو جائے گا۔

اور واقعی ایسا ہی ہوا۔

دوسری صبح جب وہ بیدار ہوا تو اسے معلوم ہو چکا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے ہینارسم پہلے ہی بیدار ہو چکا تھا اور کل کے آئے ہوئے آرڈر کے پرنٹ لفافوں میں رکھ رہا تھا۔ بنگو اسے گھسیٹ کر غسلخانے میں لے گیا اور آہستہ سے بولا۔

"ہینڈسم۔ میں نے سوچ لیا ہے کہ ہم کس حیثیت سے اس وکیل سے ملنے کیلئے جائینگے؟"
ہینڈسم کا چہرہ کھل اٹھا۔ "سچ۔"
"ہاں" بنگو نے کہا۔ "اور بہت ہی آسان ترکیب۔ ہم اخبار کے رپورٹر کی حیثیت سے اس سے ملنے چلیں گے۔"

سولھواں باب

وصیت نامہ

"مسٹر ہارڈ اسٹون کا آفس شاندار ہے۔" ہینڈسم نے ویٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تعریفانہ لہجے میں کہا۔ "اسکی آمدنی ضرور ہی بہت زیادہ ہو گی۔"
"شش" بنگو نے سختی سے کہا۔
ہینڈسم کا کہنا صحیح ہی تھا۔ وہ ویٹنگ روم بہت ہی شاندار تھا۔ دیواروں پر لکڑیاں چڑھی ہوئی تھیں اور کمرے کی تمام کرسیاں سرخ چمڑے کی بنی ہوئی تھیں وہ میز جہاں روفس ہارڈ اسٹون کی سکریٹری بیٹھی ہوئی تھی بڑی چمکدار اور خوبصورت تھی جب انٹرنیشنل فونوموشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ نئی جگہ منتقل ہو گا۔ بنگو نے سوچا۔ تو وہ بھی ٹھیک اسیطرح ایک ویٹنگ روم سجائے گا یہاں تک کہ دیواروں پر ٹنگی ہوئی تصویریں، اور ایش ٹرے بھی اسی طرح کے ہونگے۔
مسٹر ہارڈ اسٹون سے ملاقات کا وقت مقرر کرنے میں انھیں کوئی دقت پیش نہیں آئی تھی۔ بنگو نے صبح فون کرتے ہوئے بتایا تھا کہ وہ جس اخبار میں کام کرتا ہے (اس نے اپنی بات کا اثر ڈالنے کے لئے "ٹائمس" کا نام لیا تھا) اس نے شہر کے مشہور وکیلوں، سوداگروں، ڈاکٹروں اور اسیطرح کے

دوسرے لوگوں کے حالات زندگی شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ اور چونکہ روفس ہارڈ اسٹون ایک کامیاب اور شہرت یافتہ وکیل ہیں اس لئے سب سے پہلا نام اسی کا انتخاب کیا گیا ہے کیا وہ اور ایک فوٹو گرافر اس سے آج دوپہر ملاقات کرسکتے ہیں؟ مسٹر ہارڈ اسٹون اس سے ملاقات کرنے کیلئے تیار ہوگئے

ہینڈسم جب اپنے دوست سے اخباری فوٹو گرافروں کے سامان لینے چلا گیا تھا تو بنگو بیالیسویں شاہراہ پر ادھر ادھر گھوم کر لوگوں کی تصویریں لیتا رہا تھا اور انھیں کارڈ پیش کرتا رہا تھا۔ جس وقت ہینڈسم تمام سامان لے کر واپس آیا وہ چونتیس کارڈ لوگوں کو دینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اگر ان میں سے نصف یا ایک تہائی بھی آرڈر آگئے تو انٹرنیشنل فوٹو موشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ کا دوسرا دن آرام سے گذر جائے گا۔

وہ اپنے خیال سے چونکا۔ سکریٹری اسے بتا رہی تھی کہ اب مسٹر ہارڈ اسٹون اس سے ملنے کے لئے تیار ہیں۔

مسٹر ہارڈ اسٹون لمبے قد کے ایک صحت مند شخص تھے جن کے بال اب سفیدی کی طرف مائل ہو رہے تھے۔ ان کی آنکھوں پر چشمے کا ایک فریم لگا ہوا تھا جو ایک پتلے کالے دھاگے سے بندھا تھا۔ انھوں نے بنگو اور ہینڈسم کا خوش اخلاقی سے استقبال کیا اور قریب ایک گھنٹے بیس منٹ تک ان کے سوالوں کا جواب دیتے رہے۔

مسٹر ہارڈ اسٹون نے بتایا کہ ترقی حاصل کرنے کیلئے تین چیزوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے (۱) سخت محنت (۲) کامیابی حاصل کرنے کی خواہش اور (۳) ایمانداری۔ بنگو نے انھیں جلدی جلدی تحریر کیا اور اب اس نے اپنے مطلب کا سوال پوچھا۔ مسٹر ہارڈ اسٹون کے خیال کے مطابق دولتمند بننے اور

ترقی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ غریب گھرانے میں پیدا ہوا جائے، یا ایمانداری سے محنت کرتے ہوئے رقم جمع کی جائے اور اچھی زندگی گذارنے کی کوشش کیجائے۔

بنگو نے ظاہر کیا کہ اس پر اس خیال کا گہرا اثر پڑا ہے، اور ان تمام باتوں کے بارے میں سوچنے لگا جو ہنڈرسن نے اسے بتائی تھیں۔ مسٹر ہارڈاسٹون کے والد نے نہ صرف انھیں تعلیم ہی دلائی تھی، ایک اچھی خاصی رقم بھی چھوڑ گئے تھے۔ مسٹر ہارڈاسٹون سے انکم ٹیکس، اور کچھ سوالات انکے موکلوں کی مالی حالت کے بارے میں بھی پوچھے گئے۔ آخر میں بنگو نے اسے تعریفانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"مسٹر ہارڈاسٹون ہم آپ کے شکرگذار ہیں۔ اب میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کا سب سے دلچسپ کیس کون سا رہا تھا۔ کیا وہ طلاق، قتل یا اور کسی بارے میں تھا۔"

مسٹر ہارڈاسٹون نے اپنا گلا صاف کیا۔ "مجھے خوف ہے کہ اس بارے میں میں کچھ زیادہ نہ بتا سکوں گا۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں دوسرے قسم کا وکیل ہوں۔" وہ مسکرائے۔ "ہم وکیل بھی، اسپیشلسٹ ہوتے ہیں۔ کوئی کسی مجرمانہ کیس کا ماہر ہوتا ہے اور کوئی کسی کا۔ میں زیادہ تر جائیدادوں کی دیکھ بھال، ٹیکس، اور وصیت نامہ وغیرہ بنانے کا کام کرتا ہوں۔"

"اوہ۔" بنگو نے کہا۔ "لیکن یہ کام بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ لوگ عجیب عجیب طرح کے وصیت نامے تیار کراتے ہیں۔ اس بارے میں کیا خیال ہے۔"

مسٹر ہارڈاسٹون نے انھیں کئی وصیت ناموں کے بارے میں بتاتے ہوئے انکے یہ بھی بتایا کہ کس طرح ایک دولتمند شخص اپنی تمام جائیداد ایک ایسا اسپتال کھولنے کے لئے چھوڑ گیا تھا جس میں سرکس کے ہاتھیوں کا علاج ہو سکے۔ لیکن خوش قسمتی سے وہ عدالت میں یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے کہ وصیت نامہ

تیار کرلئے وقت وصیت نامہ تیار کرانے والے کی ذہنیت ٹھیک نہیں تھی۔ اسی طرح کے اور بھی کئی غیر معمولی کیسز سے ان کا واسطہ پڑ چکا تھا۔

اسی وقت ہینڈسم نے وہ بات شروع کی جسے ننگو نے اسے خوب اچھی طرح سمجھا دیا تھا۔ "اوہ، ہاں۔ میرا خیال ہے آپ اس شخص کے بھی وکیل ہیں جو آج سے سات سال پیشتر غائب ہو گیا تھا — شاید اس کا نام بیجن ہے۔"

مسٹر ہارڈ اسٹون نے آہستہ سے سر ہلایا۔ "ہاں، کسقدر حیرت کی بات ہے کہ ایک شخص جسکی صحت اچھی ہوتی ہے، کاروبار اچھی طرح چلتا ہوتا ہے اس طرح غائب ہو جاتا ہے کہ پھر اس کے بارے میں سننے کو کچھ نہیں ملتا۔"

"واقعی حیرت کی بات ہے۔" ننگو نے کہا۔ "میرا خیال ہے اگر وہ اگلے اتوار تک نہیں آتے تو انکے پارٹنر کو انشورنس کمپنی سے ایک بڑی رقم مل جائیگی۔ کیوں؟"

"ہاں۔" مسٹر ہارڈ اسٹون نے کہا۔ "پانچ لاکھ ڈالر۔"

ننگو نے کہا۔ "میرے خدا۔" اور پھر بولا۔ "اب میں ایک بات اور جاننا چاہتا ہوں۔ فرض کیجئے کہ اس درمیان مسٹر بینتھ کو کچھ ہو جاتا ہے — مثال کے طور پر انکی کار وغیرہ ٹکرا جاتی ہے تو انکے مرنے کے بعد یہ رقم کون حاصل کریگا؟"

"انشورنس پالیسی کے قواعد کے مطابق۔" مسٹر ہارڈ اسٹون نے بتایا۔ "یہ رقم ان کے اس وارث کو ملے گی جس کا نام ان کے وصیت نامے میں درج ہے۔"

"اوہ۔" ننگو نے کہا۔ "اور اس کا نام کیا ہے۔"

مسٹر ہارڈ اسٹون نے سر ہلایا۔ "یہ میں نہیں بتا سکتا کیونکہ ایسا کرنا اپنے موکل کے یقین کو دھوکا دینا ہوگا۔ اگر مسٹر بینتھ کو کچھ ہو جاتا ہے تو میں اپنی تجوری سے انکے وصیت نامے کو نکال کر ان کے وارثوں کے سامنے پڑھوں گا اور پریس کو اسکی اطلاع کر دوں گا لیکن اس وقت یہ میرے پیشے کا ایک راز ہے۔"

"معاف کیجئے گا" بنگو نے کہا۔ "میں اس سے واقف نہیں تھا۔" وہ چند لمحے خاموش رہا اور پھر بولا۔ "اگر ہم لوگ وعدہ کرلیں کہ اس کا ذکر ہم کسی اور سے نہیں کریں گے تو کیا ایسی حالت میں بھی آپ ہمیں اسکے بارے میں نہ بتائینگے؟"

"میں مجبور ہوں۔" مسٹر ہارڈاسٹون نے اسے بتایا۔

بنگو نے پھر معافی مانگی اور کہا۔ "اب ہمیں آپ سے کچھ اور دریافت نہیں کرنا ہے۔ کیا آپ فوٹو کھنچوانے کے لئے ——"

مسٹر ہارڈاسٹون مسکراتے ہوئے تیار ہو گئے۔ لیکن فوٹو کھنچوانے سے پیشتر انھوں نے اپنے بالوں کو سنوارنے اور ناک پر چشمہ جمانے میں کافی وقت صرف کیا۔ ہینڈسم نے مستعار مانگے ہوئے کیمرے سے انکی تصویریں لیں۔

بنگو نے مسٹر ہارڈاسٹون کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں بولا۔ "اس مسٹر بیچن والے معاملے سے مجھے گہری دلچسپی ہے۔ ذرا غور تو کیجئے کہ کسقدر بڑی رقم کا انشورنس ہے۔" ممکن ہے مسٹر ہارڈاسٹون کے منہ سے بے خیالی میں وہ باتیں نکل جائیں جن سے وہ واقف ہونا چاہتا ہے۔ بنگو نے سوچا۔

"یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔" مسٹر ہارڈاسٹون نے کہا۔ "عام طور سے بزنس پارٹنرس ایک دوسرے کا بڑی بڑی رقم سے بیمہ کراتے ہیں تاکہ اگر ان میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو بزنس پر اس کا کچھ اثر نہ ہو سکے۔ اس معاملے میں بھی مسٹر بینتھ اور مسٹر بیچن نے برابر کی رقم کا بیمہ کرا کر آپس میں ایکدوسرے کو اسے حاصل کرنے کا حقدار بنایا تھا۔

"اوہ" بنگو نے کہا اور پھر ایک لمحے غور کرنے کے بعد بولا۔ "اس کا مطلب ہے اگر مسٹر بیچن واپس آجائیں اور مسٹر بینتھ کا انتقال ہو جائے تو انھیں پانچ لاکھ ڈالر مل جائیں گے۔"

"ہاں" مسٹر ہارڈ اسٹون نے کہا اور مسکرائے "لیکن میرا خیال ہے مسٹر پیجن کا سات سال پیشتر انتقال ہو چکا ہے۔ ان کے ساتھ ضرور ہی کوئی حادثہ پیش آیا ہوگا ۔۔۔ کوئی ایسا حادثہ جس میں ان کا جسم کبھی نہیں مل سکا تھا"

بنگو نے ضبط سے کام لیتے ہوئے یہ نہیں بتایا کہ مسٹر پیجن اسوقت زندہ، اور صحت مند تھے۔ جب وہ اسے آج صبح اپنے کمرے میں چھوڑ کر آیا تھا۔

جس وقت وہ آفس سے باہر نکل رہے تھے مسٹر ہارڈ اسٹون نے فون کا رسیور اٹھا لیا تھا اور اپنی سکریٹری کو کال کر رہے تھے۔

باہر انتظار کرنے والے کمرے میں سکریٹری کہہ رہی تھی "یس مسٹر ہارڈ اسٹون میں فوراً بلاتی ہوں" اس نے کچھ اپنے پیڈ پر تحریر کیا۔ "جی ہاں، ولیم یہاں موجود ہے۔ میں اسے اطلاع کئے دیتی ہوں!"

بنگو میز کے بہت ہی قریب سے گذرا تاکہ پیڈ پر لکھی ہوئی تحریر کو پڑھ سکے اس پر "ٹائمس" تحریر تھا۔ بنگو نے ہینڈسم کا بازو پکڑا اور تیزی سے اسوقت کمرے کے باہر نکلا جب سکریٹری ایک چپراسی کو اشارے سے بلا رہی تھی، جو دروازے کے پاس بنچ پر بیٹھا ہوا کسی میگزین کو پڑھ رہا تھا۔

"ہمیں جلد سے جلد اس عمارت سے باہر نکل چلنا ہے" بنگو نے لفٹ کا بٹن دباتے ہوئے کہا "ورنہ وہ سکریٹری فون کر کے اب معلوم ہی کر چکی ہوگی کہ ہم ٹائمس میں کام نہیں کرتے"

ہینڈسم نے کہا "میں سمجھا نہیں"

لفٹ ٹھیک اس وقت ٹھہری جب بنگو نے "شش" کہا۔ وہاں کافی بھیڑ تھی۔ وہ اسوقت تک خاموش رہے جب تک کہ وہ عمارت کے باہر نہیں نکلے

"ہماری کسی بات نے اسے مشتبہ کر دیا ہے" بنگو نے کہا اور یاد کرنے لگی

کوشش کرنے لگا کہ وہ کون سی بات ہو سکتی ہے۔ "شاید ہم نے بہت زیادہ سوال پوچھے تھے۔"

"ممکن ہے وہ اس وجہ سے مشتبہ ہو گیا ہو کہ ہم نے اس سے پوچھا تھا کہ مسٹر پینتھ کے بعد اس رقم کا کون وارث ہو گا۔" ہینڈسم نے کہا۔ "اگر اسے معلوم ہے کہ مسٹر پینتھ کا انتقال ہو چکا ہے تو اس کا مشتبہ ہونا بھی بجا تھا۔"

بنگو یکایک چلتے چلتے ٹھہرا اور ایک عورت سے ٹکراتے ٹکراتے بچا جو اپنے بازوؤں پر کئی بنڈل بار کئے ہوئے تھی۔ وہ ہینڈسم کی سمت غور سے دیکھنے لگا۔ "یہ ممکن ہے۔" اس نے آہستہ سے کہا۔ "ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر اسے معلوم ہے کہ پینتھ مر چکا ہے تو اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ اس کی موت کس طرح واقع ہوئی ہے۔"

"کیا واپس چل کر اس سے پوچھا جائے۔" ہینڈسم نے کہا۔

"نہیں۔" وہ نفتھ ایونیو کی سمت چلنے لگا۔ ہینڈسم نے بھی اس کا ساتھ دیا۔

"مجھے یہ سامان واپس کرنا ہے۔" ہینڈسم نے اسے یاد دلایا۔ "جو انچاسویں شاہراہ کے بار میں میرا انتظار کر رہا ہو گا۔"

"اچھی بات ہے۔" بنگو نے کہا۔ لیکن اس سے پیشتر کہ وہ انچاسویں شاہراہ پر پہنچے ان کا گذر ایک دوکان کی کھڑکی کے سامنے سے ہوا جس میں خوبصورت قسم کی ٹائیاں رکھی ہوئی تھیں۔ بنگو انھیں دیکھنے کے لئے ٹھہرا اور پھر یکایک ہینڈسم کا بازو پکڑتے ہوئے سڑک پر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

ہینڈسم کے سوالوں کا جواب نہ دیتے ہوئے اس نے صرف اتنا کہا۔ "خاموش رہو اور چلے چلو۔" وہ ہینڈسم کو کچھ بتلائے بغیر کبھی گلیوں اور کبھی سڑکوں کا چکر کاٹتا رہا۔ اس کی رفتار کبھی دھیمی ہو جاتی اور کبھی تیز۔ آخر میں وہ

بغیر کچھ بتائے ہی ہینڈسم کو ایک زمین دوز راستے میں لے کر داخل ہوا ہینڈسم اس کے ساتھ گھسٹتا رہا۔ آخر میں انھوں نے ایک زینہ طے کیا اور سکستھ ایونیو کے شمالی گوشے میں نکل کر تیزی سے انچاسویں شاہراہ کی سمت بڑھنے لگے۔

" بنگو "۔ ہینڈسم نے احتجاج کیا۔ " میں تمھیں کتنی بار بتاؤں کہ مجھے ان چیزوں کو واپس کرنا ہے "۔

بنگو نے کہا۔ " ہم اسی طرف چل رہے ہیں "۔ اس نے جیب سے ہلکے نیلے رنگ کا ایک رومال نکالا اور اپنے چہرے کو صاف کرنے لگا۔ " مسٹر ہارڈاسٹون کو ضرور ہم پر شبہہ ہو گیا تھا "۔

ہینڈسم کے چہرے پر الجھن کے آثار چھا گئے۔ " کیوں "۔

" اس نے اپنے چپراسی کو ہمارا تعاقب کرنے کے لئے بھیجا تھا "۔ بنگو نے اسے بتایا۔ " وہی جو انتظار کرنے والے کمرے کے دروازہ پر بیٹھا تھا۔ میں نے ففتھ ایونیو کے ایک شیشے پر اس کا عکس دیکھا تھا۔ میں نے یہ جاننے کے لئے ہی ادھر ادھر کئی چکر لگائے تھے کہ وہ ہمارا تعاقب کرتا ہے یا نہیں۔ وہ واقعی ہمارا تعاقب کر رہا تھا۔ بہر حال اب میں نے اسے چکمہ دیدیا ہے "۔ اس نے دوبارہ اپنے چہرے کو صاف کیا۔

" اسے ضرور معلوم ہو گا کہ پینیتھ مر چکا ہے "۔ کچھ دیر بعد بنگو نے کہا۔ چند لمحے خاموش رہا اور پھر یکایک بولا۔ " اس کا مطلب یہ ہے کہ پینیتھ کے مرنے کے بعد اب مسٹر بیچن انشورنس کمپنی سے پانچ لاکھ حاصل کریں گے۔ کیونکہ وہ زندہ ہیں "۔

دونوں چلتے چلتے یکایک ٹھہر گئے اور ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے

" نہیں "۔ ہینڈسم نے سختی سے کہا۔ " ایسا نہیں ہو سکتا۔ مسٹر بیچن ایسا

نہیں کر سکتے ۔

" یہ صحیح ہے مسٹر ہیجن ایسا نہیں کر سکتے ۔" ننگو نے کہا ۔" پانچ لاکھ ڈالر کے لئے بھی نہیں ۔" اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے ۔" ہمارے علاوہ اس بات سے کوئی بھی واقف نہیں ہے کہ مسٹر ہیجن زندہ ہیں ۔ اس لئے وہ اتوار تک تو ظاہر نہیں ہو سکتے ۔ اس طرح کوئی دوسرا شخص ان کے بیمے کی رقم وصول کرے گا ۔ پھر اس کے بعد وہ ضرور ہی ہینیتھ کے بیمے کی رقم حاصل کرنے کیلئے ظاہر ہوں گے ۔ یہ معاملہ تو اور الجھتا جا رہا ہے ۔"

" کب الجھا ہوا نہیں تھا ۔" ہینڈسم نے کہا ۔" ممکن ہے ہارڈ اسٹون نے ہی ہینیتھ کو قتل کیا ہو ۔"

ننگو نے اپنا سر ہلایا ۔" نہیں ۔ وہ اس کام کو کیوں کرے گا ۔ یہ کام تو اسی کا ہو سکتا ہے جو ہینیتھ کے مرنے کے بعد اس رقم کا مالک بننے والا ہے ۔ اس کے قتل کی صرف یہی ایک وجہ ہو سکتی ہے ۔"

" تم کہتے ہو تو ایسا ہی ہو گا ۔" ہینڈسم نے کہا

" ہمیں کسی نہ کسی طرح اس وصیت نامے کو دیکھنا ہے ۔" ننگو نے کہا ۔" لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا یہ کس طرح ہو سکے گا ۔"

ہینڈسم نے پلکیں جھپکائیں ۔" یہ تو بہت آسان ہے ۔" اس نے کہا ۔" ہمیں معلوم ہے وہ وصیت نامہ کہاں رکھا ہے ۔"

" ہاں ۔" ننگو نے کہا ۔" وہ مسٹر ہارڈ اسٹون کے آفس والی تجوری میں رکھا ہوا ہے ۔"

" پھر تو ٹھیک ہے ۔" ہینڈسم نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔" ننگو، میں بھی اسی بارے میں سوچ رہا تھا ۔ میں ایک شخص کو جانتا ہوں ۔ بہت ہی اچھا آدمی ہے

وہ ایک ریٹائرڈ نقب زن ہے۔"

سترھواں باب

ناکامی

ریٹائرڈ نقب زن لوئی نے ___ جو کینری میں واقع ایک لانڈری کا مالک تھا ___ کہا کہ وہ اپنے دوستوں کو خوش کرنے کے لئے سب کچھ کر سکتا ہے۔ اس نے بنگو اور ہینڈسم سے انچاسویں شاہراہ کے ایک بار میں ملاقات کی تھی اور وہاں کا بل ادا کرنے پر زور دیا تھا۔

"۱۹۳۵ء میں" اس نے کہا۔ "ہینڈسم نے اس کے لئے ایک ناقابل فراموش کام انجام دیا تھا۔ اس نے اخبار میں شائع ہونے والی لوئی کی تصویر کو کارٹون میں بدل دیا تھا جس کی وجہ سے لوگ اسے شناخت نہیں کر پاتے۔ وہ ہینڈسم کا اس وجہ سے بھی شکر گذار ہے کہ اس کی وجہ سے وہ ایک ایسے شخص کی لڑکی سے شادی کرنے میں کامیاب ہو سکا تھا جو اب اس کی ملکیت میں ہونے والی لانڈری کا مالک تھا۔

اس کے علاوہ، لوئی نے کہا اور اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ ہر شخص کو وقتاً فوقتاً اپنا ہاتھ صاف رکھنے کے لئے اپنے پرانے کام کو کر لینا چاہئے۔ کیونکہ اس بارے میں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کب کیا ہوگا۔"

وہ ناٹے قد، چوڑے شانے، لمبے اور مضبوط بازوؤں والا ایک صحت مند شخص تھا۔ اس کے بال مٹیالے رنگ کے تھے اور اس قدر چھوٹے تراشے ہوئے تھے کہ اس کے سر پر کھڑے نظر آ رہے تھے۔ بنگو نے اس کے لباس کا غور سے

نظروں سے جائزہ لیا۔ وہ نیلے رنگ کے ایک سوٹ کیا تھا پیلے رنگ کی ایک قمیض پہنے ہوئے تھا جس میں ہالی وڈ کالر لگے ہوئے تھے اور گلے میں ہرے رنگ کی ٹائی تھی۔ بنگو نے فیصلہ کیا کہ اسے رنگوں کے انتخاب کی تمیز نہیں ہے لیکن اس سے اس کے کام میں کیا فرق پڑ سکتا ہے۔

"اگر تمھارے خیال میں، میں کچھ کرنے کے قابل نہیں ہوں" لوئی سے بنگو نے کہا۔ شاید اس نے اس کے آنکھوں سے اس کے دل کا حال معلوم کر لیا تھا۔ "تو میں تمھیں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ آج تک میں کبھی جیل میں نہیں رہا۔ میں نے ہر اس کام کو بخوبی انجام دیا تھا جس میں میں نے ہاتھ ڈالا تھا۔"

بنگو نے جلدی سے کہا۔ "بیٹا تم کا کہنا ہی میرے لئے بہت کچھ ہے اور یقین کرو دوست میں تمھارا شکر گذار ہوں کہ تم ہماری مدد کرنے کیلئے تیار ہو گئے ہو۔"

"اوہ، تم اسکی فکر نہ کرو۔" لوئی نے کہا۔ "میں اپنے دوستوں کی مدد کیلئے ہر وقت تیار رہتا ہوں۔"

ان کی ملاقات دوبارہ پھر قریب دس بجے ففتھ ایونیو اور سینتالیسویں شاہراہ سے کچھ فاصلہ پر اس جگہ ہوئی جہاں سے روتھس ہارڈاسٹون کا آفس صرف ایک عمارت کے فاصلے پر تھا۔ خوش قسمتی سے یہ بے بی کی چھٹی کی رات تھی۔ اس لئے انھوں نے اسے مسٹر پیچن کی نگرانی کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ بی بی اپنے ساتھ دھونے کے کچھ کپڑے اور کریب بیگ کا بورڈ لیکر مسٹر پیچن کی نگرانی کرنے کیلئے تیار ہو گئی تھی۔

اس خیال سے بنگو کے اعصاب میں تشنج سا پیدا ہونے لگا کہ اس معمولی نقب زنی کے معاملے میں تھوڑی سی غلطی پر بہت بڑی بڑی باتیں ہو سکتی ہیں۔ حالانکہ اسکا ارادہ چوری کا نہیں تھا۔ وہ تو صرف ہارکنس بینتھ کے وصیت نامے کو دیکھنا چاہتا تھا۔ اسکے بعد اسی جگہ رکھ دینا چاہتا تھا جہاں سے وہ اسے ملا ہو۔ لیکن پھر بھی اگر

میں بھی تو خطرہ تھا۔

اگر وہ خود یا ہینڈسم اس کام کو کر رہا ہوتا تو دوسری بات ہوتی، لیکن لوئی کا خیال نہ کرنا بھی بری بات تھی۔ آخر وہ ان کا دوست ــــ ہینڈسم کا دوست تھا۔ لوئی کے آنے کا انتظار کرتے ہوئے بنگو کا ضمیر انھیں الجھنوں میں مبتلا رہا۔ اگر انکل ہرمن ہوتے تو انھوں نے یہی مشورہ دیا ہوتا کہ بنگو خود ہی اس کام کو انجام دے

لیکن لوئی جب دو منٹ کی دیر کر کے آگیا تو بنگو مطمئن سا ہو گیا۔

"میں اپنی بیوی سے کہہ رہا تھا کہ میں ایک جگہ پارٹی میں جا رہا ہوں۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

بنگو نے بہت ہوشیاری سے اسے سمجھایا کہ اسے کس شے کو اس جگہ سے لے آنا ہے۔ وہ خود بھی اس کی مدد کے لئے اسکے ساتھ جانے کو تیار ہو گیا لیکن لوئی نے سر ہلاتے ہوئے کہا کہ اپنے ساتھ ایک اناڑی کو رکھ کر وہ خود بھی اپنے کو اناڑی محسوس کرنے لگے گا۔ اگر کچھ ہونے والا ہو گا تو وہ ــــ لوئی اس کا اندازہ فوراً لگائے گا۔ لیکن بنگو ناکامیاب رہے گا۔

وہ بنگو کی باتیں توجہ سے سنتا اور سر ہلاتا رہا۔ "میں نے اپنی زندگی میں کئی وکیلوں کی تجوریاں کھولی ہیں" اس نے رازدارانہ لہجہ میں کہا۔ "اس نے تمام وصیت ناموں کو ایک خانے میں رکھ چھوڑا ہو گا۔ مجھے صرف اسی کی تلاشی لے کر ایک کو تمہارے پاس لے آنا ہے۔ جب تم اسے دیکھ لوگے تو واپس جا کر میں اسے اس طرح رکھ آؤں گا کہ کسی کو کچھ معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ کوئی آفس میں داخل ہوا تھا۔"

"ہاں" بنگو نے کہا۔ "لیکن یہ کام آسان نہیں ہے!!"

لوئی نے فخر سے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔ "تمھیں معلوم ہے تم کس سے گفتگو کر رہے ہو۔"

انھوں نے طے کیا کہ وہ راک فلر سنٹر کے پارک میں ملیں گے۔ وہیں بنگو اور ہینڈسم وصیت نامے کو دیکھیں گے اور ہارکنس پینتھ کے وارث کا نام معلوم کر کے اسے واپس رکھ آنے کیلئے لوئی کے سپرد کر دیں گے۔

وہ تینوں ساتھ چلتے ہوئے ففتھ ایونیو پر اس عمارت کے سامنے پہنچے جس میں روفس ہارڈ اسٹون کا آفس تھا اور سڑک کے دوسری سمت اسی عمارت کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

"کسی کے آفس میں داخل ہونا بہت آسان ہے۔" لوئی نے کہا۔ "کیونکہ میرے پاس ہر وقت چابیوں کا ایک گچھا موجود رہتا ہے۔ لیکن عمارت میں داخل ہونا کبھی کبھی بہت دشوار ہوتا ہے۔"

اس نے تھوڑا آگے جھک کر راہداری میں جھانکنے کی کوشش کی۔ رات کو لفٹ پر کام کرنے والا آدمی ایک اسٹول پر بیٹھا ہوا کسی رسالے کو پڑھ رہا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک بڑا رجسٹر رکھا ہوا تھا۔

"سب سے بہتر طریقہ عمارت میں داخل ہونے کا یہ ہے۔" لوئی نے کہا۔ "کہ لفٹ مین ہی سے کہا جائے کہ وہ مجھے اوپر پہنچا دے۔" اس نے غور سے نظروں سے عمارت کا جائزہ لیتے ہوئے اس کی منزلیں شمار کیں۔ "میرا خیال ہے تم لوگوں کو نمبر تو معلوم ہوگا۔"

"ہاں۔" ہینڈسم نے کہا۔ "روفس ہارڈ اسٹون کا آفس عمارت کے سامنے والے حصے میں ہے اور اس کا نمبر ۹۰۴، ۹۰۶ اور ۹۰۸ ہے۔"

"بس۔" لوئی نے کہا۔ "اب میں لفٹ مین سے جا کر کہوں گا کہ میرا نام یہ

ہے اور میں آفس نمبر ۸۰۷ میں جانا چاہتا ہوں ۔ اس کے بعد میں زینہ طے کرتے ہوئے اوپری منزل پر پہنچ کر اپنا کام آسانی سے کر لوں گا۔" وہ مسکرایا "دیکھا کس قدر آسان ہے ۔"

"ہاں ۔" بنگو نے کہا ۔

"پینتھونٹ لوئی آہستہ سے بڑبڑایا ۔" یہی نام تم نے بتایا ہے نا ۔ خیر، اب کچھ دیر بعد میں تم لوگوں سے ملاقات کروں گا ۔"

بنگو اسے سڑک پار کر کے عمارت کی سمت جاتے ہوئے دیکھتا رہا ۔ وہ بہت ہی اطمینان سے چل رہا تھا ۔ لوئی نے لفٹ مین کے پاس پہنچکر کچھ گفتگو کی اور پھر رجسٹر پر اپنے دستخط کئے اور لفٹ پر سوار ہو گیا ۔

"چلو ۔" ہینڈسم نے کہا ۔

بنگو نے اپنا سر ہلایا ۔" ابھی نہیں ۔ ہمیں یہاں کھڑا ہوا کوئی نہیں دیکھ سکتا ۔

چند منٹ بعد لفٹ واپس آگئی اور لفٹ مین پھر اسٹول پر بیٹھ کر میگزین دیکھنے میں مصروف ہو گیا ۔ کچھ اور منٹ گذرے ۔۔۔ پھر نویں منزل پر ایک ہلکی سی روشنی لمحے بھر کے لئے چمکتی نظر آئی اور غائب ہو گئی ۔

"اب چلو ۔" بنگو نے کہا ۔

وہ ٹہلتے ہوئے مقررہ مقام کی طرف روانہ ہو گئے ۔ اس جگہ انھیں کچھ اور لوگ گھومتے نظر آئے لیکن انکی تعداد زیادہ نہیں تھی ۔ وہ ایک مقام پر بیٹھ کر فوارے کی سمت دیکھنے لگا ۔

اب شاید لوئی تجوری کھولنے میں کامیاب ہو چکا ہو گا اور اس کے اندر رکھی ہوئی چیزوں کا معاینہ کر رہا ہو گا ۔ چند منٹوں بعد لوئی اس کی سمت واپس آ رہا ہو گا ۔ اس کے کچھ اور منٹ بعد وہ ۔۔۔ بنگو ہارکنس پینتھ کے وصیت نامے

کو ایک سنسان مقام پر لیجا کر دیکھے گا۔ پھر اس کے بعد اس کا کام آسان ہوجائیگا۔
وصیت نامے میں کسی شخص کا نام تو ضرور ہی ہوگا۔ جان اسمتھ، میری براؤن
یا جونس، کوئی بھی نام ہو سکتا ہے۔ لیکن اسے ــــ بنگو کو تو صرف اتنا کرنا ہے
کہ اس شخص کا پتہ لگائے اور اس شخص سے جاکر کہے۔ "سنو دوست، اگر
مسٹر پیچن اتوار سے پیشتر ظاہر ہوگئے تو پھر پانچ لاکھ تمھارے ہاتھ نہ آسکے گا۔
میں نے مسٹر پیچن کو حفاظت سے اپنے ساتھ رکھ چھوڑا ہے اور اگر ضرورت پڑی
تو میں انھیں سامنے بھی پیش کر سکتا ہوں۔ لیکن اگر تم پانچ لاکھ کی نصف رقم
انٹرنیشنل فوٹوموشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ میں لگانے کے لئے
تیار ہو جاؤ تو میں اس بات کی گارنٹی دے سکتا ہوں کہ مسٹر پیچن ــــ"
اس طرح اس کا کام آسانی سے ختم ہو جائے گا۔
پھر وہ اتوار کے گذرنے اور اس شخص کا انشورنس سے رقم حاصل کرنے
کا انتظار کرے گا اور پھر ــــ
بنک میں ڈھائی لاکھ کا چیک لیکر داخل ہونا کسقدر مسرت کی بات ہوگی
وہ اسے کاونٹر پر رکھتے ہوئے بیٹھے ہوئے شخص کے چہرے کو دیکھے گا۔ اور
پھر لاپرواہی سے کہے گا۔ "میں بنک میں اکاؤنٹ کھولنا چاہتا ہوں"
یا پھر وہ تمام رقم کیش حاصل کرلے گا۔ بہرحال کچھ بھی ہو بنک سے رقم حاصل
کرنے کے بعد وہ انٹرنیشنل فوٹو پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ کے
نام اکاؤنٹ کھولے گا۔ صرف اتنا ہی نہیں۔ وہ لوئی کو بھی اپنا پارٹنر
بنائے گا۔ آخر اسی کی وجہ سے تو یہ کامیابی حاصل ہوگی۔
پھر کیا ہوگا۔
ہارکنس پنیتھ کا جسم آئس بکس میں رکھا ہوا ہے۔ اس کے لئے بھی کچھ

بکرنا ہوگا۔ خیر، کل وہ پینتھ کی رقم حاصل کرنے والے شخص سے ملاقات کرنے اور معاملہ طے کرنے کے بعد اسکے بارے میں پولیس کو اطلاع کردیگا۔

لیکن اس طرح یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ پولیس اس شخص کو گرفتار کرے جو انشورنس کمپنی سے رقم حاصل کرنے والا ہو اور اس کے ہاتھ آنے والے ڈھائی لاکھ اسے نہ مل سکیں۔

پھر کیا یہ بہتر ہوگا کہ وہ اس کے جسم کو کہیں ایسی جگہ لے جاکر پوشیدہ کرآئے جہاں اسے کوئی بھی نہ پا سکے۔

لیکن جب تک پینتھ کی موت کے بارے میں انشورنس کمپنی کو کچھ نہ معلوم ہوگا وہ اس کے وارث کو کسطرح رقم ادا کریں گے۔ اس بارے میں سوچتے سوچتے نبگو کا سر درد کرنے لگا۔

یہ بہت ضروری ہے کہ پینتھ کا مردہ جسم سامنے آئے تاکہ وہ شخص رقم حاصل کرسکے جو اسے اس کا نصف ادا کرے گا۔

لیکن اگر ایسا ہوا۔ فرض کرو اس شخص کو رقم حاصل کرنے یا اسے نصف ادا کرنے سے پہلے پولیس نے جیل میں ٹھونس دیا تو پھر کیا ہوگا۔

مسٹر ہیجن اس کے پاس ہیں۔ ایسی حالت میں وہ۔ ان کے بارے میں کیا کریگا۔ انھیں بھی انشورنس کمپنی سے پانچ لاکھ اس وقت ملیں گے جب یہ ظاہر ہوجائے گا کہ پینتھ مرچکا ہے۔ لیکن وہ ــــ نبگو کسی بھی صورت میں نہیں چاہتا تھا کہ مسٹر ہیجن کو پینتھ کے مرنے کی اطلاع ہوجائے۔ لیکن اسوقت کیا ہوگا جب انشورنس کمپنی رقم ادا کردے گی اور مسٹر ہیجن زندہ ظاہر ہوکر پینتھ کی پالیسی کی رقم کا مطالبہ کریں گے۔

اور آرٹ فرینک کو کس نے چاقو مار کر ہلاک کیا تھا اور مارٹی بشوٹ

کا اس سے کیا تعلق ہے۔ جون لوگس اس میں کیوں حصہ لے رہی ہے اور اس کا خط کس کے پاس ہے جسے اس نے پینیتھ کے پاس بھیجا تھا۔ اور وہ اسے کسطرح دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور آرٹ مورٹیک کے جسم کو بارٹی بشولٹ کے دروازے پر رکھنے میں کیا مقصد تھا۔ اور آخر وہ سرخ بالوں والی عورت کون ہے۔

ہینڈرسن نے بے چینی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔" اگر مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ مسٹر ہیجن اپنے غائب رہنے کے زمانے میں کہاں رہے تھے تو مجھے کچھ سکون ملتا۔

" تم بیکار باتیں بہت سوچا کرتے ہو"۔ بنگو نے کچھ بگڑتے ہوئے لہجے میں کہا وہ فوارے کی سمت دیکھتا اور اس بات کی کوشش کرتا رہا کہ اب اور کچھ نہ سوچے۔ کافی دیر بعد اسے تیز قدموں کی آواز اپنے عقب سے آتی سنائی دی۔ وہ تیزی سے پلٹا۔ لوئی آرہا تھا۔

" کہاں ہے"۔ بنگو نے جلدی سے پوچھا۔

لوئی نے اپنا سر ہلایا اور چند لمحے تک خاموش کھڑا اپنی سانس درست کرتا رہا۔ آخر اس نے کہا "کیا تمھارے علاوہ کچھ اور لوگ بھی اس میں دلچسپی لے رہے ہیں۔"

" ممکن ہے"۔ بنگو نے کہا۔" لیکن ہوا کیا۔"

" مجھ سے پہلے ہی وہاں کوئی پہنچ چکا تھا"۔ لوئی نے اپنی ٹنکوں کی بنی ہوئی ہیٹ کو اتار کر اپنی پیشانی پر آئے ہوئے پسینے کے قطروں کو صاف کرتے ہوئے کہا۔" اس جگہ بری طرح ابتری پھیلی ہوئی تھی۔ اس طرح کا کام کرنے والا کوئی بھی پیشہ ور شخص وہاں کی یہ حالت نہیں بنا سکتا تھا۔ ہر جگہ کاغذ اور مختلف چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔ مجھے ان سب کو دیکھنا پڑا تھا اسی وجہ سے

اس قدر دیر ہوئی ہے۔ وہاں وصیت ناموں کا ایک ڈھیر میز پر پڑا ہوا تھا لیکن اس میں مسٹر پینتھ کا کوئی بھی نہیں تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے وہ شخص جو مجھ سے پیشتر اس جگہ پہنچا تھا وہ اسے لے گیا۔"

"اوہ" بنگو نے کہا

"اس کے علاوہ" لوئی نے کہا "وہاں ایک مردہ شخص بھی پڑا ہوا ہے — اس کمرے میں نہیں جس میں تجوری ہے بلکہ پرائیویٹ کمرے میں جو پرائیوٹ آفس ہے۔ اسے کسی نے چاقو مار کر یا پھر چاقو پھینک کر ہلاک کیا ہے" اس لئے اپنے چہرے اور ہاتھ پر آئے ہوئے پسینے کو پھر صاف کیا۔

"کون تھا" بنگو نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم" لوئی نے جواب دیا "وہ ایک لانبے قد کا شخص تھا جس کے بال سفید ہو چکے تھے۔ اس کے پاس چشمے کا ایک فریم بھی پڑا تھا جو کالے دھاگے سے بندھا ہوا تھا اور جس کا شیشہ ٹوٹ چکا تھا"

"ہاں" بنگو نے کہا۔ اسے اپنی آواز کہیں بہت دور سے آتی سنائی دی "وہ آخر اسی شخص کا تھا۔ وہ مسٹر ہارڈ اسٹون تھے"

"اوہ" لوئی نے کہا "کوئی شخص اس وصیت نامے کو ضرور ہی حاصل کر لینا چاہتا تھا۔ بہر حال میں وہاں کی ہر شے اسی طرح چھوڑ کر آیا ہوں جس طرح مجھے ملی تھی۔ میں نے اپنی انگلیوں کے نشان بھی وہاں نہیں چھوڑے ہیں۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ ہمارے بارے میں کسی بھی شخص کو کچھ معلوم نہ ہو سکے۔ لیکن ایک غلطی ہو گئی ہے"

"وہ کیا" ہینڈسم نے پوچھا۔ اس کا چہرہ کچھ زرد سا ہو رہا تھا۔

"مجھے اس شخص کا نام بتانا اور دستخط کرنا تھا" لوئی نے کہا "تو

قدرتی بات ہے کہ میں اسے اپنا صحیح نام نہیں بتا سکتا تھا۔ اب جب اس نے میرا نام پوچھا تو مجھے کوئی نام یاد نہیں تھا۔ نہ ہی اسوقت فوری طور کوئی نام میرے ذہن میں آسکا تھا۔ اس لئے میں نے وہی نام بتا دیا تھا جو تم نے مجھے بتایا تھا۔"

"کیا؟" بنگو نے پوچھا۔

"میں نے اپنا نام سپنیتھ بتایا تھا" لوئی نے کہا۔ "مسٹر سپنیتھ اور اسی نام کے رجسٹر پر دستخط بھی کر دیئے تھے۔ جب میں واپس آرہا تھا تو اس نے کہا تھا۔ "شب بخیر مسٹر سپنیتھ"۔"

بنگو اور ہینڈسم نے پہلے لوئی کی سمت دیکھا اور پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ ہینڈسم کی پیشانی پر الجھن کی لکیریں ابھر آئیں۔

"کیا اس نے غلطی کی ہے؟" اس نے فکرمندانہ لہجہ میں پوچھا۔

بنگو نے اپنا سر ہلانے کی کوشش کی لیکن اسے یقین نہیں آیا کہ وہ اس میں کامیاب بھی ہو گیا ہے۔ وہ ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے اس کا تمام جسم سرد یا پھر مفلوج ہو چکا ہے۔ "میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔" آخر کسی نہ کسی طرح اسنے کہا۔ "میں کچھ کہہ نہیں سکتا لیکن میرا خیال ہے اس نے اپنا کام بخوبی انجام دیا ہے۔"

اٹھارواں باب

فون نمبر

"میری ماں ـــ خدا اسے جنت نصیب کرے۔" ہینڈسم کوزاک نے پرخیال انداز میں کہا۔ "مجھے ایک کہانی سنایا کرتی تھی کہ ایک گونگے شخص کی سبب سے

بڑی خواہش یہ تھی کہ کسی طرح اسے ایک گھوڑا مل جائے۔ اس لئے ایک دن جبکہ وہ سڑک کے کنارے کنارے چل رہا تھا اسے ایک چھوٹا سا گھوڑا مل گیا جو اس کے گھٹنوں تک اونچا تھا۔ وہ اس گھوڑے کے ساتھ دوڑنے لگا لیکن جب اس نے دوبارہ اس پر نظر ڈالی تو وہ اس کے شانوں تک اونچا ہو چکا تھا۔ پھر اس نے سہ بارہ اس پر نظر ڈالی تو وہ ایک بڑے سرخ گھوڑے میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اس لئے اب اس پر سوار ہو گیا۔ لیکن کچھ دیر بعد ——"

"مجھے معلوم ہے" ننگو نے کہا۔ "وہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا رہا تھا اور آخر میں ایک ایسے خطرناک اژدہے میں تبدیل ہو گیا تھا جس کے نتھنوں سے آگ نکل رہی تھی۔ اس نے کہا تھا: "تم اس گھوڑے پر سوار نہیں ہو سکتے ہو جو تم سے بہت زیادہ بڑا ہو" اس کے بعد وہ اسے نگل گیا تھا میری آنٹی کتنی بھی آرٹسٹ تھی" وہ خاموش ہو گیا کیونکہ بس ٹھہر کر دوسرے مسافروں کو سوار کرنے لگی تھی۔ بس کے روانہ ہونے پر اس نے کہنا شروع کیا۔ "اور میری آنٹی کتنی مجھے ایک ایسے چاندی کے ٹکڑے کی کہانی بھی سنایا کرتی تھی جسے ایک بڑے آدمی نے دفن کیا تھا اور کوئی دوسرا شخص اسے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا کیونکہ جب بھی وہ کوشش کرتا تھا اسے معلوم ہوتا تھا کہ شیطان اس سے پیشتر ہی اس مقام پر پہنچ چکے ہیں اور اس چاندی کے ٹکڑے کو کسی دوسری جگہ لیجا کر ان لوگوں نے دفن کر دیا ہے۔ اور یہی ہمارے ساتھ بھی ہو رہا ہے" اس کی آواز کچھ تیز ہو گئی۔ "جب بھی ہم کسی مقام کا پتہ لگاتے ہیں کسی نہ کسی ماں کی حرامی اولاد ہم سے پیشتر وہاں پہنچ جاتی ہے۔"

ایک بھورے بالوں والی عورت نے ـــــ جو اگلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی، پلٹ کر ننگو کو ملامت آمیز نظروں سے دیکھا۔ اسکا چہرہ سرخ ہوگیا۔

کولمبس سرکل سے اکیاسویں شاہراہ تک وہ خاموش رہ کر کھڑکی سے باہر کی سمت دیکھتا رہا۔ رات خوشگوار تھی اور پارک کے پاس پہنچ کر ہوا بھی کچھ سرد ہوگئی۔ آس پاس کی ہزاروں عمارتوں میں جلنے والی روشنیاں کھڑکیوں کے ذریعہ باہر آکر ایک عجیب منظر پیش کر رہی تھیں۔ دنیا کسقدر خوبصورت ہے۔ اس نے سوچا۔ اگر مسٹر ہیچن کی طرح کچھ لوگ اور دنیا میں پیدا ہوجائیں، جو قتل نہ کریں، چوری نہ کریں اور دوسرے لوگوں کو تکلیف نہ پہنچائیں تو یہ دنیا اور بھی خوبصورت ہوسکتی ہے۔ اس نے فیصلہ کیا آئندہ وہ پوری طرح ایمانداری سے زندگی گزارنے کی کوشش کرے گا۔ وہ لوگوں کی تصویریں لے گا، انھیں خود پرنٹ کرے گا، آنے والے لفافوں کیلئے لفافہ تیار کریگا اور ہینڈسم کو بھی آرام کرنے کا موقع دیگا۔ صرف اتنا ہی نہیں وہ ہینڈسم کو آمدنی کی نصف بھی دیدیا کریگا اور اس کے لئے اپنی ہی طرح اچھے بستر کا بھی انتظام کردیگا۔

جس وقت وہ بس سے اترا وہ ایک خاص قسم کی خوشی محسوس کررہا تھا۔ ہینڈسم نے فکرمند لہجے میں کہا۔ "ننگو، شاید تم یہ نہیں سمجھے ہو کہ میں تمھیں کیوں اس سرخ گھوڑے اور گونگے شخص کی کہانی ـــــ "

"میں سب سمجھتا ہوں"۔ ننگو نے کہا۔ اس نے سوچا واقعی جبے اس نے ایک معمولی کبوتر سمجھا تھا۔ اب وہ ایک مہذب پرندے کی شکل میں اسکے لئے مصیبت کا باعث بن چکا ہے۔ "ہینڈسم"۔ اس نے کہا۔ "کیا میں ہر موقعہ پر یہ نہیں سوچ لیتا ہوں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے"۔

"اوہ، یقیناً"۔ ہینڈسم نے کہا۔ "میں وہی کرونگا جو تم کہوگے"۔

" دائیں سمت سے پیلا"، مسٹر بیچن نے کہا۔ بے بی نے اس پتے کی چال چلدی۔" دیکھ لو۔ یہ گیم بھی میرے ہی ہاتھ رہا۔"

"ہاں" بے بی نے کہا" آپ کافی ہوشیار ہیں۔" اور پھر بورڈ پر گیٹوں کو کھسکا کر اس جگہ رکھنے لگی جہاں سے کھیل شروع کیا جانا تھا۔ اسی وقت اسکی نظر ہنگو پر پڑی۔ وہ کرسی پیچھے کھسکاتے ہوئے اٹھی اور مسٹر بیچن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اونچی آواز میں بولی" دیکھو انھوں نے فرار ہونے کی کوشش کی تھی۔

ہنگو کے پیچھے ہی ہینڈسم نے کمرے میں داخل ہوکر دروازہ بند کرلیا۔

" مجھے افسوس ہے۔" مسٹر بیچن نے کہا۔" میں معافی چاہتا ہوں۔"

بے بی نے کہا" یہ فرار ہونا چاہتے تھے اس لئے مجھے مجبوراً انھیں چوٹ پہنچانا اور باندھنا پڑا تھا۔" اس کے لہجے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ ایسا کرکے اسے خوشی حاصل نہیں ہوئی ہے۔

آپ بھی عجیب آدمی ہیں۔" ہنگو نے بگڑ کر کہا۔" کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ سڑکوں پر گھومتے ہوئے کوئی آپ کو دیکھ لے۔ اور آپ کا خاتمہ کردے۔" وہ ایک پاس کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اگر مسٹر بیچن کو آزاد کر دیا جائیگا تو ان کے ساتھ واقعی یہی حادثہ پیش آسکتا ہے۔ اس نے محسوس کیا۔

ہینڈسم اپنی آنکھیں نچاتے ہوئے بولا۔" ہاں، ہم تو آپ کی زندگی محفوظ رکھنے کی کوشش کررہے ہیں اور آپ ہم لوگوں کے پاس سے فرار ہونا چاہتے ہیں۔"

مسٹر بیچن شرمندہ لہجے میں بولے۔" میں نے کہا نا مجھے افسوس ہے۔ بات دراصل یہ ہے میں یہ حرکت پہلو والے رہنے والے حجام کے گانوں کی وجہ سے کرنے پر مجبور ہوا تھا۔ اب میں اسے دوبارہ برداشت نہیں کرسکتا۔"

اور اس کے جواب میں حجام کے گانے کی آواز آنا شروع ہو گئی۔

" اچھی بات ہے "۔ ہینڈسم نے پر یقین لہجہ میں کہا۔" کل میں اس کا بھی انتظام کر دوں گا۔

" مجھے ایسی ہی امید رکھنی چاہئے "۔ مسٹر پیجن نے کہا۔" میں اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ اب اگر مجھے کھول دیا جائے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ پھر کبھی فرار ہونے کی کوشش نہیں کروں گا "۔

ہینڈسم نے مسٹر پیجن کے بندھنوں کو کھولا اور کپڑے بے بی کو دیدیے۔ مسٹر پیجن نے اٹھ کر ہاتھوں اور پیروں کو جھٹکا دیا اور پھر بیٹھ گئے۔

" شکریہ "۔ انھوں نے کہا۔" میرا جسم اکڑنے سا لگا تھا "

بے بی نے کہا۔" مجھے واقعی افسوس ہے۔ اس کے سوا میں کر ہی کیا سکتی تھی "۔ یہ اس نے پتوں کو اٹھا کر پیکٹ میں رکھا اور بورڈ کو تہہ کرنے لگی۔

" تم نے جو کیا تھا اچھا ہی کیا تھا "۔ بنگو نے کہا۔ اسے معلوم ہوا کہ بے بی اس کی سمت نہیں ہینڈسم کی طرف دیکھ رہی ہے۔

ہینڈسم کی موجودگی میں کوئی لڑکی دوسرے کی سمت دیکھ ہی کیسے سکتی ہے۔ بنگو کے پیٹ میں اینٹھن سی ہونے لگی۔ اور بے بی جیسی لڑکی ——

بے بی جیسی لڑکی کے ساتھ رہ کر کوئی بھی شخص اپنی تمام زندگی ہنسی خوشی گذار سکتا ہے —— کوئی ایسا شخص جو خوبصورت ہو، تندرست ہو اور ایماندار ہو۔ یہ سچ ہے ابھی شادی کرنے کے لئے اس کی عمر کم ہے، ہینڈسم کے پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ وہ کسی سے شادی کر سکے لیکن مستقبل میں بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ ہینڈسم نہ ہوتا تو ——

لیکن ہینڈسم جیسے ایک شخص کا اس کے ساتھ رہنا ضروری ہے —— ایک

ایسے شخص کا جس کی طرف بے بی جیسی لڑکیاں ملتفت ہو سکیں تاکہ اس کا بزنس اچھی طرح چل سکے۔

اونہہ، وہ تو مسٹر بیچن کو یہ بتانے کے لئے واپس آیا تھا کہ اب اسنے انھیں آزاد کر دیا ہے اور وہ جس جگہ جانا چاہیں جا سکتے ہیں۔ لیکن اب اپنے ہی کہے ہوئے ایک جملے کی روشنی میں اسے ایسا کرنا ناممکن نظر آر ہا تھا۔ اس نے کہا تھا "کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ سڑکوں پر گھومتے ہوئے آپ کو کوئی دیکھے اور آپ کا خاتمہ کر دے۔" اور واقعی ایسا ہو سکتا تھا۔

ننگو نے ایک لمبی سانس لی اور سوچنے لگا کہ جب وہ ڈھائی لاکھ کی رقم حاصل کرے گا اور انٹرنیشنل فوٹو موشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ کو ایک بڑی کمپنی میں تبدیل کر چکے گا تو کوئی کی طرح مسٹر بیچن کو بھی اس کا حصہ دار بنائے گا۔ آخر ان کی وجہ سے ہی تو وہ اتنی بڑی رقم حاصل کرنے میں کامیاب ہو رہا ہے۔

مسٹر بیچن اٹھ کھڑے ہوئے۔ "وقت کافی ہو رہا ہے۔" انھوں نے کہا "میں اب آرام کرنا چاہتا ہوں۔" وہ بیڈ روم کی طرف بڑھے۔

"اوہ، ضرور۔" ہینڈسم نے کہا۔ "میں چل کر آپ کا بستر ٹھیک کئے دیتا ہوں۔" وہ مسٹر بیچن کے ساتھ دوسرے کمرے میں چلا گیا

ننگو نے ایک کرسی پر بیٹھ کر اپنے سر کو اپنے ایک ہاتھ پر ٹیک دیا اور اس طرح اپنے خیال میں غرق ہو گیا کہ اسے بے بی کی موجودگی کا بھی احساس نہ رہا۔

مسٹر بیچن واقعی اس کے لئے کہانی کا سرخ گھوڑا بن چکے ہیں جس سے کسی بھی حالت میں چھٹکارا حاصل کرنا ناممکن بن چکا ہے۔ وہ اور ہینڈسم کسی بھی طرح اپنی اسکیم کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ اب ان کا فرض ہو چکا ہے

کہ وہ مسٹر پیجن کی ہر حالت میں حفاظت کریں خواہ کچھ بھی ظہور میں کیوں نہ آئے۔

"ایک ایسے شخص کو جو اسقدر بڑی رقم حاصل کرنے جا رہا ہو۔" بے بی نے کہا۔ "اس قدر سست نظر نہ آنا چاہیئے۔"

نبگو نے اپنی نگاہیں اوپر اٹھائیں۔ "میں کچھ سوچ رہا ہوں۔" اس نے کہا

"تمہارے چہرے سے میں نے بھی یہی اندازہ لگایا ہے۔" بے بی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری عمر کیا ہے۔" اس نے یکایک پوچھا۔

اس کے رخسار سرخ ہو گئے۔ "یہ تمہارے جاننے کی بات نہیں ہے۔ پھر بھی اتنی عمر تو ضرور ہی ہے کہ میں سوان کلب میں ہیٹ چک گرل کی حیثیت سے کام کر سکتی ہوں، اور اگر نہ بھی ہوتی تو کام کرنا ہی پڑتا کیونکہ ماں نے ایسے لوگوں کو کمرہ کرایہ پر دے رکھا ہے جن پر چار ہفتے کا کرایہ باقی ہے۔"

"ساڑھے تین ہفتے۔" نبگو نے کہا۔

"میں نے مسٹر پیجن سے گفتگو کی تھی۔" یکایک وہ سنجیدہ ہوتے ہوئے بولی۔ "میں نے ان سے پوچھا کہ سوان کلب جیسی بدنام جگہ مجھے کام کرنا چاہیئے یا نہیں۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ ایک ایسی لڑکی کو جانتے ہیں جو چین میں ایک سال تک قزاقوں کے ساتھ رہی تھی لیکن خود قزاق کبھی نہیں بنی۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر تمھیں اپنے پر بھروسہ ہے تو تمھیں کوئی بھی تبدیل نہیں کر سکتا اور اگر نہیں ہے تو اس بارے میں غور کرنا ہی بیکار ہے۔"

"بے بی۔" اس نے کہا۔ "کبھی تم نے شادی کرنے کے بارے میں بھی سوچا ہے؟"

"نبگو رگس۔" وہ بولی۔ "کیا تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو ــــ ایسی

حالت میں جبکہ کرائے کے سترہ ڈالر پچاس سنٹ تم پر باقی ہیں۔"
اس بار ننگو کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ "نہیں، ایسی کوئی بات نہیں۔" وہ بولا۔ "میں نے تو یوں ہی پوچھ لیا تھا۔ کیا تم اپنا کام چھوڑ کر ایک ایسے شخص کے ساتھ شادی کرنا پسند کرو گی جو دولتمند ہو، خوبصورت ہو، جس کا کاروبار اچھا چلتا ہوا ہو جو تمہارے لئے پاگل سا ہو۔"
وہ دروازہ کھولتے ہوئے بولی۔ "ضرور۔ میں فوراً تیار ہو جاؤں گی لیکن مجھے امید ہے مسٹر پچن مجھ سے اس قسم کی گفتگو کبھی نہیں کریں گے۔" اس سے پیشتر کہ وہ کچھ کہہ سکتا وہ دروازہ بند کر کے سیڑھیاں طے کر رہی تھی۔
عورت، ننگو نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے سوچا۔ عورت کو سمجھنا آسان نہیں۔ ٹھیک ہے وقت آنے پر وہ ہینڈسم کی سمت سے بھی منہ پھیرے، اور اگر وہ ہینڈسم جیسے شخص کی طرف سے منہ پھیر سکتی ہے تو پھر ننگو رگس جیسے شخص پر نظر ڈالنا ہی گوارا نہ کرے گی۔
ننگو نے روشنی گل کرتے ہوئے صوفے پر اپنے سر کے نیچے تکیے کو آرام دہ طریقے سے رکھا۔
" دنیا میں لڑکیوں کی کمی نہیں ہے" اس نے اپنے کو سمجھایا۔ "ابھی تو اسے کل کی فکر کرنی چاہیئے۔
دوسرا دن ایک خواب کے درمیان آیا۔ جس میں سرخ گھوڑوں کی ایک بڑی فوج اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ اسے ہر سمت سے گھیرے ہوئے تھی اور اپنے پیروں کے نیچے کچل دینے کی دھمکی دے رہی تھی۔ اس میں سے ایک نے اس کے بازو کو اپنے دانتوں میں دبا کر ادھر ادھر جھٹکا دینا شروع کیا۔ اس کے منہ سے ایک ہلکی سی چیخ نکل گئی اور پھر آنکھ کھل گئی۔

سورج کی روشنی کھڑکی کے ذریعہ کمرے میں آرہی تھی اور ہینڈسم اس کا بازو پکڑے ہوئے اسے ہلا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے آثار چھائے ہوئے تھے۔

"بنگو" ہینڈسم نے کہا۔" ہوش میں آؤ۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ وہ کون ہے۔ میرا مطلب ہے میں نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ مسٹر پینتھ کا وارث کون ہے۔"

بنگو اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ہینڈسم نے اس کے ہاتھ میں کاغذ کا ایک ٹکڑا دیدیا۔ جس پر اس نے "کیو نورا پینتھ" ایک فون نمبر اور ساونویں شاہراہ کا ایک پتہ درج کر رکھا تھا۔

"یہی ہے" ہینڈسم نے تیز سانسوں کے درمیان کہا۔"بس، تم اس سے فون پر ملاقات کرنے کا وقت مقرر کر لو۔ پھر اس کے پاس جا کر سب معاملہ طے کرنا آسان ہو گا۔"

بنگو نے پھر کاغذ پر نظر ڈالی۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا جس بات کو معلوم کرنے کے لئے اس نے اس قدر وقت برباد کیا تھا اور مصیبتیں اٹھائی تھیں۔ وہ اس قدر آسانی سے معلوم ہو سکتی تھی۔ لیکن کاغذ کے ٹکڑے پر تحریر موجود تھی۔

"تم نے معلوم کیسے کیا" آخر اس نے پوچھا۔

ہینڈسم فخریہ لہجہ میں بولا۔"بہت ہی آسانی سے۔" اس نے ایک لمبی سانس لی۔"میں نے صرف ٹیلیفون ڈائرکٹری دیکھی تھی۔"

انیسواں باب

ٹیلی گرام

"یہ بہت ہی آسان تھا" ہینڈسم نے کہا۔" میں نے سوچا کہ پینتھ نام کے

کئی اشخاص نہیں ہوسکتے اور ہونگے بھی تو زیادہ تر ایک ہی خاندان کے ہونگے چونکہ یہ ممکنات میں سے تھا کہ مسٹر پینتھ کی رقم حاصل کرنے والے کا نام بھی پینتھ ہو، اس لئے ـــــ" وہ سانس لینے کے لئے ٹھہرا۔ "میں نے ٹیلیفون ڈائرکٹری اٹھا کر دیکھنا شروع کی۔ مجھے اس میں ایک نام پینتھ کا مل گیا ـــــ صرف ایک نام۔ اس لئے میں نے اندازہ لگالیا کہ اس کے سوا وارث اور کوئی نہیں ہوسکتا۔"

"خاموش رہو۔" ننگو ایک دوا فروش کی دوکان پر فون کے ڈائل پر انگلیاں دوڑاتے ہوئے بولا۔ "میں کچھ سوچنے کی کوشش کررہا ہوں۔"

ہینڈسم چند لمحے تک خاموش رہا اور پھر فکر مند لہجہ میں بولا۔ "کیا میں نے غلطی کی۔ کیا مجھے اسے فون نہیں کرنا چاہئے تھا۔"

"میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔" ننگو نے کہا

"میں نے صرف اتنا پوچھا تھا۔" ہینڈسم نے کہا۔ "جب لائن مل گئی تھی کہ کیا وہ بولوزا پینتھ ہے اور کیا مسٹر پینتھ کے مرنے کے بعد وہ ہی اس کی تمام جائداد کی مالک ہوگی۔ اس نے ایک منٹ تک خاموش رہنے کے بعد جواب دیا تھا کہ ہاں، وہ ہی مالک ہوگی اور میں کون ہوں۔ اس لئے میں نے اسے بتادیا کہ میں مسٹر بونی فیس کوزاک ہوں۔ اب چونکہ میں جو بات جاننا چاہتا تھا اس سے واقف ہوچکا تھا۔ اس لئے میں نے شکریہ کہتے ہوئے ریسیور رکھ دیا تھا۔" وہ خاموش ہوگیا۔ "مجھے اس کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ نہیں کرنا چاہئے تھا۔ میرا مطلب فون کا ریسیور رکھنے سے ہے۔"

ننگو نے کہا۔ "اس کی فکر نہ کرو۔" اس نے ریسیور اٹھاتے ہوئے ایک سکہ ڈالا اور پھر وہ نمبر ڈائل کرنے لگا جو ہینڈسم نے اسے لکھ کر دیا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اسے کافی دیر بعد جواب ملا ہے۔

"بنگو۔" ہینڈسم نے کہا۔" میرے خیال میں مسٹر پیجن کو ہمیں تنہا چھوڑ کر نہیں آنا چاہئے تھا۔"

"تم اس کی فکر نہ کرو۔ ہماری غیر موجودگی میں بے بی ان پر نگاہ رکھے گی۔ وہ ہال کی صفائی کر رہی ہے اور دروازے پر نظر رکھ سکتی ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" ہینڈسم نے فکرمند لہجہ میں کہا۔" لیکن ناشتے کی پلیٹوں کی صفائی میں ان کا ساتھ دینے والا کوئی نہیں ہے۔"

"ہم ان کے اس کام کو کرنے سے پیشتر ہی وہاں پہنچ جائیں گے۔" بنگو نے کہا اور اسیوقت اس کے کانوں میں ایک زنانی آواز غصے میں کہتی سنائی دی۔ آواز دور سے آتی معلوم ہو رہی تھی۔" جاؤ، بھاگ جاؤ۔ میں تم سے پھر باتیں کرونگی یہاں کھڑے ہو کر میرا فون کال سننے کی کوشش نہ کرو۔" پھر آواز نزدیک آگئی۔

"ہاں کہو، کیا بات ہے"

"میں لیو نورا پینتھ سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔" بنگو نے کہا

"میں لیونورا پینتھ بول رہی ہوں۔" آواز نے کہا

بنگو کی گرفت ریسیور پر سخت ہو گئی۔" اس نے کہا۔" میڈم، کیا آپ ایک کبوتر خریدنا پسند کریں گی۔"

دوسری سمت کافی دیر تک خاموشی رہی۔ اس درمیان بنگو بہت کچھ کہنا سکتا تھا لیکن اس نے انتظار کرنا ہی بہتر سمجھا۔ پھر جب اسے جواب ملا تو لہجہ کافی ہلکا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا لائن کی دوسری سمت بولنے والا اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ اسکی گفتگو کوئی دوسرا نہ سن لے۔

"کیا یہ کسی قسم کی چال ہے۔" آواز نے پوچھا۔

"لیڈی" بنگو نے جلدی سے کہا۔" یہ چال نہیں ہے۔ میرے ہاتھ واقعی

ایک کبوتر آگیا ہے اور میرا خیال ہے آپ اسے میرے پاس پنجرے میں بند کھنا ہی پسند کریں گی ـــــ کم سے کم اتوار تک۔ کیا ہم لوگ کسی وقت ملاقات کرکے اس موضوع پر گفتگو نہیں کرسکتے "۔

اس بار صرف تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ پھر آواز نے پوچھا "تم کون ہو؟"

"میرا نام مسٹر ہنٹر ہے "۔ بنگو نے کہا۔ " میں کبوتروں کا شکاری ہوں "۔ اس نے اپنا نام ہنٹر بتا کر خوشی محسوس کی۔

یہ نام شاید دوسری سمت بولنے والی نے پسند نہیں کیا کیونکہ وہ پھر کچھ دیر تک خاموش رہی اور پھر بولی۔ "تم کیا چاہتے ہو "؟

"میں صرف باتیں کرنا چاہتا ہوں "۔ بنگو نے کہا: "میں نہیں چاہتا کہ اس کبوتر کو ایک انشورنس کمپنی کے حوالے کردوں اور میرا خیال ہے آپ بھی یہی چاہتی ہوں گی "۔ اور پھر جواب کا انتظار کئے بغیر ہی بولا "ہم کب ملاقات کرنے کے لئے آئیں "۔

"ہم سے تمھاری کیا مراد ہے "آواز نے پوچھا۔

"میں اور میرا پارٹنر" بنگو نے جواب دیا۔ "وہ بھی کبوتروں کا ایک بہت بڑا شکاری ہے "۔ ایک بار اس نے پھر خوشی کا احساس کیا۔ ہینڈسم کا اندازہ واقعی صحیح تھا۔ وہ جو کوئی بھی ہے۔ اس سے اچھی طرح واقف ہے کہ وہ کس بارے میں گفتگو کررہا ہے۔

"اچھی بات ہے مسٹر بیجن ہنٹر" وہ بولی۔ " تم کل دو بجے مجھ سے ملاقات کرنے کے لئے آسکتے ہو۔ چونکہ تمھیں میرا فون نمبر معلوم ہے اس لئے شاید گھر کا بھی پتہ معلوم ہو "۔

"ہاں "۔ بنگو نے کہا " مجھے دونوں ہی ایک جگہ سے معلوم ہوئے ہیں "۔

اس نے یہ نہیں بتایا کہ فون ڈائرکٹری کے ذریعہ اس نے اس کا پتہ لگایا ہے۔" خیر۔ تو پھر کل دو بجے ہماری ملاقات ہوگی۔" اس نے ریسیور رکھ دیا۔

چند لمحے تک وہ وہیں خاموش کھڑا ان نمبروں کو دیکھتا رہا جو دیوار پر لکھے ہوئے تھے لیکن اس کی توجہ انکی طرف نہیں تھی۔ یکایک اس نے ایسا محسوس کیا جیسے اس پر نشہ سا طاری ہوتا جا رہا ہے۔ آخر اس قدر جد وجہد کرنے کے بعد اس نے اس شخص کا پتہ معلوم ہی کر لیا تھا جو انشورنس کی رقم کا مالک بننے والا تھا۔ اب اسے صرف اس سے گفتگو کرنی تھی۔ یہ بہت آسان کام تھا۔

"کیا بات ہے۔" ہنیڈسم نے فکر مند لہجہ میں کہا۔" کیا تمھاری طبیعت خراب ہو رہی ہے۔"

"اگر میں اپنے کو بہتر محسوس کروں گا۔" بنگو نے کہا۔" تو میری موت واقع ہو جائے گی۔"

وہ سڑک پر خاموشی سے چلتے رہے۔ "کل دو بجے،" بنگو نے سوچا، سب معاملہ طے ہو جائے گا۔ پھر مسٹر پیجن کو ایک ہفتے تک اپنے پاس رکھنا ہوگا اس عرف اسی قدر کرنا باقی رہ گیا ہے۔ اس میں کہیں بھی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑیگا۔

"میں سوچ رہا ہوں، اس نے آج کے بجائے کل کیوں ملنے کے لئے کہا ہے۔" ہنیڈسم نے کہا۔

"ممکن ہے آج اس نے کسی اور سے ملاقات کا وقت مقرر کر رکھا ہو۔" بنگو نے کہا۔" یا پھر ممکن ہے وہ اس پر غور کرنا چاہتی ہو۔ بہر حال کچھ بھی ہو ہمیں کل کا انتظار کرنا ہی ہے۔"

وہ کچھ دیر اور خاموشی سے چلتے رہے۔ پھر ایک ٹیلی گراف بولے اُن

کے پہلو سے نکل کر اسی طرف بڑھا جدھر وہ جا رہے تھے۔ ہینڈسم نے بنگو کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔ "ایک منٹ کے لئے ٹھہر جاؤ بنگو۔ دیکھو وہ کہاں جاتا ہے۔"

"ہمیں ٹیلیگرام کون روانہ کرے گا۔" بنگو نے کہا۔

"ہمیں نہیں۔" ہینڈسم نے کہا۔ "لیکن ٹھہر کر دیکھو۔"

بنگو ٹھہر کر دیکھنے لگا۔ ٹیلیگراف بوائے موری گلمرگ سیلون میں داخل ہوا۔ اور پھر چند لمحے بعد ہی باہر آ گیا۔ ہینڈسم کے پاس سے گذرتے ہوئے اس نے مسکرا کر ہاتھ ہلایا اور "ہلو" کہتا ہوا گذر گیا۔

بنگو نے کہا۔ "ہینڈسم، بات کیا ہے۔"

"تھوڑی دیر اور انتظار کرو۔" ہینڈسم نے کہا۔

وہ دس منٹ تک انتظار کرتے رہے۔ پھر انھیں ایک شخص موری گلمرگ سیلون کی اوپری منزل سے اتر کر باہر آتا دکھائی دیا۔ وہ کافی گھبرایا ہوا تھا اس کے کالر کے بٹن بند نہیں تھے اور وہ اپنے پہلو میں ایک سوٹ کیس دبائے ہوئے تھا۔ وہ تیزی سے ایک سمت چلا گیا۔

"دیکھا۔" ہینڈسم نے کہا۔ "میرا خیال ہے اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اب ہمیں گھر چل کر پلیٹیں دھونے میں مسٹر بیجن کی مدد کرنی چاہیے۔"

"ہینڈسم۔" بنگو نے پریشان ہو کر پوچھا۔ "مجھے اس کا مطلب سمجھاؤ۔"

"اوہ۔" ہینڈسم نے کہا۔ "وہ وہی حجام تھا جس کے گانے کی وجہ سے مسٹر بیجن کو نیند نہیں آیا کرتی تھی۔ اب وہ شنگھائی کو چلا گیا ہے اس لئے مسٹر بیجن آرام سے رہ سکیں گے۔"

بنگو نے پوچھا۔ "کیوں۔"

"اسے ٹیلیگرام ملا ہے۔" ہینڈسم نے اطمینان سے کہا۔ "میرے پاس اتنے

پیسے نہیں تھے کہ میں اصلی ٹیلیگرام روانہ کر سکتا، لیکن میں امسٹرڈم ایوینو کے ٹیلیگراف آفس کے ایک لڑکے کو جانتا ہوں۔ وہیں میرے چچا کی بھانجی کے شوہر کا سالا بھی کام کرتا ہے۔ انھیں سے طے کر کے میں نے ایک ٹیلیگرام اسکے پاس بھیج دیا ہے کہ شکاگو کے ایک تھیٹر میں اسے گانے کی نوکری مل گئی ہے اور وہ جلد سے جلد وہاں پہنچ جائے۔ اب وہ چلا گیا ہے اس لئے مسٹر پیچن آرام سے رہ سکیں گے۔"

"اوہ" بنگو نے فکرمند لہجہ میں کہا۔

"تم اس کی فکر نہ کرو۔" ہینڈسم نے کہا۔ "وہاں اسے کہیں نہ کہیں کام مل ہی جائے گا۔"

"مجھے اس کی فکر نہیں ہے۔" بنگو نے کہا۔ "چلو۔"

انھیں خرچ پورا کرنے کے لئے پیسوں کی ضرورت تھی اور انھیں حاصل کرنے کے لئے ضروری تھا کہ تصویریں لی جائیں۔ صبح کی ڈاک سے گیارہ آرڈر آئے۔ ہینڈسم نے پرنٹ بنا کر لفافوں پر پتہ لکھا اور انھیں روانہ کر دیا۔ بے بی نے ہینڈسم اور بنگو کے تمام جرابوں کی مرمت کی اور ایک بٹن مسٹر پیچن کی قمیص میں بھی لگایا۔ مسٹر پیچن نے کھانا پکانا شروع کیا اور بنگو کیمرہ لیکر سنٹرل پارک میں ادھر ادھر گھومنے لگا۔

اب کل دو بجے تک کچھ اور کرنا نہیں تھا۔ اس لئے بنگو نے بہتر یہی سمجھا کہ اسے کچھ تصویریں اور لے لینی چاہئیں تاکہ آنے والے آرڈروں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے۔ لیکن بدقسمتی سے سنٹرل پارک سنسان پڑا ہوا تھا۔ کافی دیر تک جدوجہد کرنے کے بعد وہ تیئیس ۲۳ کارڈ لوگوں کو دینے میں کامیاب ہو سکا۔ اور پھر اپنی رہائش گاہ کی سمت چل پڑا۔

"کل کے بعد۔" اس نے اپنے کو سمجھایا۔" اسے سڑکوں پر گھومنے، اور تصویریں لینے کی ضرورت نہ پڑے گی، کرائے کیلئے پریشان نہ ہونا پڑے گا اور نہ ہی سگریٹ کے پیکٹ اور بیر کی ایک بوتل کے لئے فکرمند ہونا پڑیگا۔ بس ایک دن گذرنے کی بات ہے۔ وہ لیو نورا بینتھم سے ملاقات کرے تو اس کے پاس پیسے ہی پیسے ہو جائیں گے۔

راستے میں اس نے تین سنٹ کا ٹکٹ دیکر ایک اخبار خریدا اور گھر پہنچ گیا۔ کمرے میں مسز پیجن کے کھانا پکانے کی خوشبو پھیل رہی تھی اور بے بی اپنی ایک پرانی قمیص پر استری کر رہی تھی۔ ہنیڈسم اپنے فوٹوگرافی کے کام میں مصروف تھا گھر — کس قدر سکون ہے اس لفظ میں۔ ہنگو نے سوچا

وہ جوتے اتار کر کھڑکی کے پاس والی کرسی پر لیٹ سا گیا اور اپنے خرید کئے ہوئے اخبار کو کھول کر پڑھنے لگا۔

اس اخبار کے پہلے ہی صفحہ پر ہنائن کے مشہور وکیل روفس ہارڈاسٹون کے قتل کا تذکرہ تھا۔ اس کہانی کے ساتھ مسٹر ہارڈاسٹون، ان کے خاندان، اور اس عمارت کی تصویر بھی چھپی ہوئی تھی جس میں ان کا آفس واقع تھا۔

مسٹر ہارڈاسٹون ایک نامعلوم شخص کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے اور انکے آفس کی تجوری کا قفل توڑا گیا تھا۔ یہ معاملہ چوری کا ہو سکتا ہے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ ان کا قتل بھی اسی طرح ہوا ہے جس طرح چوبیس گھنٹے بیشتر آرٹ فرینک نامی ایک بدمعاش کا ہوا تھا۔ اس سے بھی زیادہ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ دونوں جرم ایک ہی ہتھیار سے عمل میں آئے ہیں۔ اسی لئے شاید اخباروں نے اسے جوڑواں قتل کی سرخی دی تھی۔ اخبار کے آٹھویں صفحہ پر آرٹ فرینک کی بھی تصویر شائع ہوئی تھی۔

اخبار میں شائع کہانی ظاہر کرتی تھی کہ مسٹر رونس ہارڈ اسٹون اپنے سکریٹری اور چپراسی کے جانے کے بعد بھی کافی عرصے تک اپنے آفس میں موجود رہے تھے ان سے اس درمیان ان کا کوئی بھی موکل ملنے نہیں آیا تھا اور نہ ہی ایک کے علاوہ اور کوئی شخص عمارت میں داخل ہوا تھا۔

اس نے لفٹ مین کو اپنا نام مسٹر پینتھ بتایا تھا اور مسٹر ہارڈ اسٹون کے آفس سے دو منزل نیچے لفٹ سے اترا تھا۔ لیکن اوپر جانے کے لئے سیڑھیوں کو استعمال میں لایا جا سکتا تھا۔ چونکہ لفٹ مین کی نگاہیں کمزور ہیں، اس لئے وہ ٹھیک طرح سے اس کا حلیہ نہیں بتا سکا تھا۔

اخبار کے آٹھویں صفحے پر مسٹر پینتھ کے بارے میں اطلاع شائع ہوئی تھی کہ وہ شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ ٹنگو کو اخبار پڑھنے سے کوئی نئی بات نہ معلوم ہو سکی کیونکہ وہ ان تمام باتوں سے پہلے ہی سے واقف تھا۔ ہاں، یہ ایک بات ضرور نئی تھی، کہ پولیس نے مسٹر پینتھ کے فلیٹ کی تلاشی لی تھی لیکن انھیں کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا تھا۔ ٹنگو نے اخبار کو فرش پر پھینک کر انگڑائی لی اور پھر سگریٹ سلگا کر دھواں اڑانے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ واقعی خوش قسمت ہے کیونکہ پولیس نے پینتھ کے فلیٹ کی تلاشی لیتے ہوئے آئس بکس کو کھول کر نہیں دیکھا تھا۔

بیسواں باب

واپسی کا راز

سنٹرل پارک کی سمت سے سرد ہوا کا ایک جھونکا آیا جس میں بھیگی ہوئی گھاس، درختوں اور گرد کی بو بسی ہوئی تھی۔

ننگو کچھ دیر تک ابھی رہائش گاہ کی عمارت کے سامنے کھڑا لمبی لمبی سانسیں لیتا رہا اور پھر آہستہ آہستہ اس سمت بڑھنے لگا جدھر سے ہوا کا جھونکا آیا تھا۔

کبھی کبھی انسان کو تنہائی میں بھی سوچنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس نے ہینڈسم سے کہا تھا۔" میں کچھ سوچنا چاہتا ہوں۔ اس لیئے پارک تک ٹہلتا ہوا جاؤنگا اور واپس آجاؤنگا۔ تم یہیں ٹھہر کر مسٹر بیجن کی دیکھ بھال کا کام کروگے"

ہینڈسم نے کہا تھا۔" اوہ، ننگو سب کچھ ٹھیک ہے نا۔"

"ہاں" ننگو نے کہا تھا۔

کل وہ اور ہینڈسم یونورا بینتھ سے جا کر ملاقات کریں گے تو آپ ہی سب کچھ ٹھیک ہو جائیگا۔

اور مسٹر بیجن اس اطلاع سے بہت خوش ہوئے تھے کہ گانے والا حجام شکاگو چلا گیا ہے۔

ننگو ٹہلتا ہوا سنٹرل پارک ویسٹ پہونچا اور پھر گھوم کر اس کے کنارے کنارے چلنے لگا۔ ننگو کا اندازہ صحیح ہی تھا۔ وہاں کی ہوا سرد تھی لیکن اسقدر بھی سرد نہیں تھی کہ جسم میں چبھتی ہوئی سی معلوم ہو۔

اکیاسویں شاہراہ پر پہنچکر وہ پارک میں داخل ہو گیا۔ وہاں زیادہ روشنی تھی تھی پھر بھی درختوں کی پتیوں سے چھن چھن کر آنے والی روشنی راستے کو صاف واضح کر رہی تھی۔

یہی وہ مقام تھا جہاں گذشتہ اتوار کو اس نے تصویریں لی تھیں، جہاں کچھ دن کم سات سال پیشتر مسٹر بیجن غائب ہوئے تھے اور جسے لوگ اب فراموش کر چکے تھے۔

وہ گھوم کر اس پتلی سڑک پر چلنے لگا جو بولیوارہل پر اوپر کی سمت جاتی تھی

وہاں بھی روشنی زیادہ نہیں تھی اور سامنے یوہ لیوار اپنے گھوڑے پر سوار تنہا اور دور نظر آرہا تھا۔

بنگو مجسمے کے سامنے والی ایک بنچ پر بیٹھ گیا اور مسٹر پیچن ـــــ سنڈے پیچن کے بارے میں سوچنے لگا۔ یہیں اس نے اولڈ ہینڈسم نے انھیں پایا تھا اور یہی وہ بنچ تھی جہاں وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ سات سال کا عرصہ کافی لمبا ہوتا ہے۔ اس درمیان وہ کہاں رہے تھے۔ آخر وہ گئے ہی کیوں تھے اور واپس کیوں آگئے ہیں۔

اس بارے میں غور کرنا بیکار ہے۔ بنگو نے اپنے کو سمجھایا۔ یہ مسٹر پیچن کا معاملہ ہے اور کسی شخص کو کسی دوسرے کے معاملوں میں دخل نہیں دینا چاہئے انکل ہربین کا کہنا تھا کہ وہ ہمیشہ اس مرد کی مرمت کردیا کرتے تھے جو اپنی بیوی کیساتھ غیرواجب طریقے سے پیش آیا کرتا تھا۔ لیکن انھیں کے کہنے کے مطابق یہ دوسروں کے معاملوں میں دخل اندازی نہیں بلکہ بے سہاروں کی مدد کرنا ہے۔ انکل ہربین ہمیشہ یہی کرتے تھے کہ یتیموں اور بے کسوں پر نظر رکھنا چاہئے۔ غمزدوں کیساتھ آنسو بھی بہانا اچھا ہی ہے لیکن کسی کو قرض دینا ـــــ خواہ وہ کتنا ہی غریب کیوں نہ ہو بہت بڑی حماقت ہے۔

مسٹر پیچن بے سہارا نہیں، شاید یتیم بھی نہیں اور نہ ہی وہ کسی سے قرض لینے کی خواہش اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ بنگو نے سوچا۔ لیکن وہ غمزدہ ضرور ہیں مسٹر پیچن جیسا خوش اخلاق شخص ان میں سے نہیں ہو سکتا جو ادھر ادھر مارے مارے پھرتے ہیں اور ایسے موقعوں کی تلاش میں رہتے ہیں کہ کسی کیساتھ مفت کی بیر پینے کا موقع مل جائے۔ ان کا سلوک اس کے ساتھ اچھا ہے اور انھوں نے اسے کسی قسم کی تکلیف پہنچانے کی کبھی کوشش نہیں کی۔

لیکن انھیں کوئی تکلیف — کوئی غم ضرور ہے جو اندر ہی اندر انھیں تکلیف پہنچا رہا ہے۔

بولیوار ہل پر مجسمے کے سامنے اور ہلکی ہلکی ہوا کے درمیان بیٹھے بیٹھے بنگو نے یکایک محسوس کیا کہ مسٹر بیچن کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ہوگا۔ کسی شخص نے ضرور مسٹر بیچن کے ساتھ کوئی زیادتی کی ہوگی — ایسی زیادتی جسے وہ برداشت نہ کر سکے ہوں گے اور جو اب اندر ہی اندر انھیں گھن کی طرح کھائے جا رہی ہے۔ لیکن وہ ایسا ظاہر کرنا چاہتے ہیں جیسے سب کچھ ٹھیک ہے۔

اور یہ واقعہ کافی عرصے پہلے کا بھی ہوگا کیونکہ ان کی آنکھوں اور دہانے کی گرد ابھرنے والی شکنیں کئی سال کے غموں کا نتیجہ ہی ہو سکتی ہیں اور بالوں کی رنگت تبدیل ہونے کے بارے میں بھی یہی کہا جا سکتا ہے۔

اس کا مطلب ہے مسٹر بیچن کی وہ عمر نہیں ہے جو ظاہر ہوتی ہے۔ بنگو اٹھ کھڑا ہوا اور چند لمحے تک اسی پر غور کرتا رہا۔ پھر غیر ارادی طور پر اس کی نظریں نیچے جھک گئیں۔ اس کے قدموں کے پاس ایک نئی نظم لکھی ہوئی تھی۔ بنگو کے خیال کے مطابق وہ اسپینی زبان میں تھی۔ اس نظم کو وہاں تحریر کئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کیونکہ سفید چاک سے لکھی ہوئی نظم کا ایک حرف بھی آنے جانے والوں کے پیروں کے نیچے نہیں آیا تھا۔

بنگو نے اس غیر موجود شخص کی تعریف میں دو چار جملے ادا کئے جس نے سائمن بولیوار ہل کی مدح میں بنچ کے پاس نظم لکھی تھی، اور پھر ایک لمبی سانس لے کر اس سمت چلنے لگا جہاں سے پہاڑی کے نیچے جانیکا راستہ بنا ہوا تھا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے مسٹر بیچن بھی سائمن بولیوار کے مداحوں میں سے ہیں۔ کیونکہ اس نے انھیں اسی کے مجسمے کے سامنے بیٹھا پایا تھا۔

لیکن ممکن ہے وہ وہاں اس لئے بیٹھے رہے ہوں کہ وہ تنہائی چاہتے رہے رہے ہوں۔ کیونکہ وہ کسی ایسے خیال میں غرق معلوم ہوئے تھے جو ان کے لئے تکلیف کا باعث بنا ہوا تھا۔

بنگو ایک لمحے کیلئے ٹھہر گیا اور اپنی مٹھی باندھتے ہوئے بولا۔" اگر میرا اس شخص سے سامنا ہو گیا جو تمھاری مصیبت کا باعث بنا ہے۔" اس نے غیر موجود مسٹر بیجن سے وعدہ کیا۔" میں اسے تباہ کر دونگا۔"

وہ آہستہ آہستہ نیچے اترنے لگا۔ پہلے موڑ پر راستہ اسقدر پتلا ہو گیا تھا کہ ادھر ادھر کی جھاڑیاں راستے پر جھکی ہوئی تھیں۔ بنگو نے اپنی رفتار دھیمی کر دی۔ اسی وقت اسے ایک ایسی ہلکی آواز سنائی دی جس نے اسے ٹھہر جانے پر مجبور کر دیا۔

"مہربانی کر کے کسی قسم کی حرکت نہ کیجئے گا۔" اسے ایک ہلکی آواز اپنے کانوں کے پاس سنائی دی۔

اور ٹھیک اسی وقت کسی نے اس کے داہنے بازو کو اپنے آہنی پنجے میں جکڑ لیا۔ اسے کوئی شے اپنی پشت میں بھی چبھتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"بھائی صاحب۔" بنگو نے کہا۔ "تمھیں اطمینان رکھنا چاہئے کہ میں کسی قسم کی حرکت نہیں کروں گا۔"

چند لمحے تک وہ خوفزدہ سا بے حرکت کھڑا رہا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کی پشت میں چبھنے والی شے چاقو کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔

"گھوم جاؤ۔" آواز نے کہا۔

بنگو اس طرح گھوما جیسے اس کے پیروں میں لٹو بندھے ہوئے تھے۔ اب اس کا خوف کم ہو چکا تھا لیکن اسقدر بھی نہیں کہ وہ کوئی خطرہ مول لینے کیلئے تیار ہو جاتا۔

"تو تم ہو۔" آواز نے کہا۔ "دغاباز۔" اس کے سامنے ایک لانبے قد کا سایہ کھڑا ہوا تھا۔

بنگو نے کہا۔ "کس سے باتیں کر رہے ہو" اور اس کی گردن پکڑ لی۔

اور پھر دونوں جدوجہد کرتے ہوئے نیچے لڑھک رہے تھے۔ وہ دونوں ہی اس کوشش میں مصروف تھے کہ کسی طرح ایک دوسرے کا سر پتھر پر اٹھا کر پٹک دیں لیکن کامیابی کوئی حاصل نہیں کر پا رہا تھا۔ ہاتھ، پیر، دانت اور ناخن سب اپنے کاموں میں مصروف رہے اور آخر میں دونوں لڑھکتے ہوئے پہاڑی کے دامن تک پہنچ گئے۔

کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ بنگو کا جسم اکڑ گیا اور اس نے ہاتھا پائی ترک کر دی اس نامعلوم حملہ آور نے بھی اس کا ساتھ دیا۔

"پولیس" بنگو نے آہستہ سے اس شخص کے کانوں میں کہا جس سے وہ ابھی مقابلہ کر رہا تھا۔

پولیس کے قدموں کی آواز ان سے کچھ فاصلے سے گذرتے ہوئے آگے نکل گئی اور پھر اندھیرے میں اس کا سایہ بھی غائب ہو گیا۔

اس وقت تک لڑائی سرد پڑ چکی تھی۔ بنگو نے کوشش کی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے شخص نے قریب کے ایک درخت کے تنے کا سہارا لیا اور اٹھ کر کھڑا ہوا۔ چند لمحوں تک وہ دونوں کھڑے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ بنگو دوسرے حملے کی مدافعت کرنے کے لئے تیار ہو گیا لیکن ایسا نہیں ہوا۔

دوسرے شخص نے اسپینی زبان میں کچھ کہا جسے بنگو قطعی نہ سمجھ سکا۔ پھر اس شخص نے کہا۔ "تمہیں نے میرے دوست کو ہلاک کیا ہے"۔

"دوست" بنگو نے کہا۔ وہ ابھی تک اپنی سانس درست کرنے کی کوشش

میں مصروف تھا۔" میں تو تمھارے دوست سے واقف بھی نہیں ہوں۔" اس نے اپنی ٹائی درست کی۔ "کیا نام ہے۔"

یکایک ہوا کے ایک جھونکے سے پاس کے درختوں کی شاخیں حرکت میں آگئیں اور ان کے درمیان سے چھن کر آنے والی روشنی میں ہنگو نے دیکھا، وہ کالے بالوں والا ایک خوبصورت اور جوان شخص ہے جس کی آنکھیں انگاروں کی مانند دہک رہی ہیں اور جس نے اب بھی اپنے ہاتھ میں چاقو دبا رکھا ہے۔

"میرا دوست۔" اس شخص نے کہا: "مسٹر ہیجن۔"

ہنگو کے جسم میں دوڑنے والا خون یکایک برف کی مانند سرد پڑ گیا لیکن جلد ہی پھر خون میں تبدیل ہو گیا۔

"سنو دوست۔" ہنگو نے جلدی سے کہا: "تم غلطی پر ہو۔ میں نے کسی ہیجن کو ہلاک نہیں کیا۔"

"جھوٹا۔" اس شخص نے کہا۔ "کتا۔" اس شخص نے کچھ اور بھی کہا جو خوش قسمتی سے ہنگو کی سمجھ میں نہ آسکا۔ "میں نے تمھیں دیکھا تھا۔ میں یہیں موجود تھا تم انھیں اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ چونکہ وہ واپس نہیں ہیں۔ اس لئے تم نے ضرور انھیں قتل کر دیا ہے۔" اس کی گرفت چاقو پر اور بھی سخت ہو گئی۔ "وہ میرے دوست تھے۔"

"تمھارا دوست مرا نہیں۔" ہنگو نے جلدی سے کہا: "وہ ابھی تک سو فیصدی اچھی حالت میں ہے۔" اس شخص کے چہرے پر یکایک مسرت کے آثار چھا گئے وہ کہتا گیا: "تمھارا دوست اس وقت آرام سے سو رہا ہوگا اور میرا پارٹنر اس کی حفاظت کے لئے وہاں موجود ہوگا۔ اس لئے ان کے ساتھ کوئی پیش نہیں آسکتا۔" اس نے اپنے پانچ فٹ پانچ انچ کے جسم میں تناؤ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ "بات

دراصل یہ ہے کہ مسٹر پیجن میرے بھی دوست ہیں۔"

اس اجنبی نے دو قدم آگے بڑھ کر بنگو کو سمجھایا کہ اگر وہ جھوٹ بول رہا ہے تو وہ اس کے ساتھ کس طرح پیش آئے گا۔ بنگو کو اس کی سخت باتیں برداشت کرنی پڑیں۔

"اگر تمھیں اعتبار نہیں،" بنگو نے کہا، "تو میں تمھیں اس جگہ لے چل کر تمھارے دوست کو دکھا سکتا ہوں جہاں وہ موجود ہیں۔"

"تمھیں ایسا کرنا ہی ہوگا۔" اجنبی نے کہا اور درخت کے سائے سے نکل کر روشنی میں آگیا۔ "میرا نام رینالڈو جان پیبلو سائمن بولیوار تنا جا ہے اور میں اپنے دوست کو خوش کرنے کے لئے نظمیں لکھتا ہوں۔"

"تم سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔" بنگو نے پر اخلاق لہجہ میں کہتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ "میرا نام رابرٹ ایمٹ رگس ہے لیکن میرا دوست۔ مجھے بنگو کہہ کر پکارتا ہے۔ میں انٹرنیشنل فوٹو موشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ کا پریسیڈنٹ ہوں۔ اب اگر تم اپنے ہاتھ کی اس خطرناک شئے کو اپنی جیب میں رکھ لو تو میں تمھیں تمھارے دوست مسٹر پیجن کے پاس لے چلتا ہوں۔"

وہ سنٹرل پارک سے باہر نکلے۔ بنگو اسے اپنے ساتھ لے کر اکیاسویں شاہراہ پر پہنچا اور پھر وہ وہاں سے چھیاسویں شاہراہ کی سمت گھوم گئے۔ یکایک اسکے اجنبی ساتھی نے چلتے چلتے اس کا بازو پکڑ لیا اور ٹھٹھک کر کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔

"تم میرے دوست کے دوست ہو۔ اس لئے تم مجھے بتا سکتے ہو۔ کیا انھوں نے اپنا انتقام لے لیا۔"

"انتقام۔" بنگو نے کہا۔ "کیا انتقام۔"

"تمھارے خیال میں وہ یہاں کس لئے واپس آئے تھے۔" اجنبی اسپینی شاعر

نے پوچھا۔

ننگو نے اپنے بازو کو اس کی گرفت سے آزاد کیا

"تم ہی بتاؤ" اس نے کہا

"وہ یہاں" نوجوان شاعر نے کہا۔ "اس شخص کی وجہ سے واپس آئے ہیں جس نے ان کے خزانے کو تباہ کر دیا ہے"

اکیسواں باب

نئی مصیبت

"اب ہم دوست بن گئے ہیں" نوجوان نے بیر کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا

ننگو نے بھی اپنا گلاس اٹھایا۔ "اب ہم واقعی دوست بن گئے ہیں" اسکے نئے دوست کی انگریزی بہت کمزور تھی پھر بھی وہ کسی نہ کسی طرح گفتگو میں حصہ لے ہی رہا تھا۔ خاص طور سے اس وقت سے جب ننگو نے اسے بیر پینے کی دعوت دی تھی۔

"مجھے اپنا ملک بہت پسند ہے" رینالڈو جان، پیبلو سائمن بولیوار تناجا نے دوبارہ اپنا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر اپنے ملک کی خوبصورتی کا تذکرہ اپنے ہی ملک کی زبان میں کرتا چلا گیا۔ ننگو صرف ایک لفظ "کشادہ دل" سمجھ سکا۔

"تم ہی نے سائمن بولیوار کے مجسمے کے سامنے وہ نظم لکھی تھی" ننگو نے یکایک پوچھا۔

اس کا نیا دوست جھجکتے ہوئے بولا۔ "ہاں، میں نے ہی وہ نظم لکھی تھی"

اس نے اپنا گلاس ختم کیا اور اسے میز پر رکھنے کے بعد پھر بہک گیا۔ اس بار

اس نے نظمیں، موسیقی، خوبصورت عورتیں، سالمن، بولیوار اور آزادی پر لکچر دیا اور اسپینی کے ساتھ ساتھ کچھ انگریزی لفظ بھی استعمال کئے۔ آخر میں اسنے اپنا ہاتھ خلا میں ہلایا۔ "اور بیر۔" اس نے کہا اور ننگو کی سمت گھومتے ہوئے فخریہ لہجہ میں بولا۔ "میری انگریزی بہت اچھی ہے۔"

"ہاں، تم انگریزی بہت اچھی بول لیتے ہو۔" ننگو نے کہا۔ "اس بیر کا خرچ میرے ذمہ رہے گا۔"

"نہیں، نہیں، نہیں۔" ریناللڈو جان پیبلو سالمن بولیوار تنا جانے سختی سے کہا۔ "نہیں، نہیں، نہیں، نہیں۔ مجھے ــــ میں تمھارا دوست ہوں۔"

"اور میں تمھارا دوست ہوں۔" ننگو نے کہا۔ "اور ہم دونوں مسٹر پیچن کے دوست ہیں۔" اس نے اندازہ لگایا کہ اگر اسی طرح گفتگو جاری رہی تو وہ تھوڑی دیر بعد امریکن لہجہ میں آسانی سے بولنے کے قابل ہو جائے گا۔

"ہاں، ہم دونوں مسٹر پیچن کے دوست ہیں۔" شاعر نے کہا۔ "تم ــــ اس لئے کہ تم نے انھیں ان کے دشمنوں سے محفوظ رکھا ہے، اور میں ــــ اسلئے کہ انھوں نے مجھے اپنے غموں کی کہانی سنائی ہے اور ضرورت کے وقت قرض دیا ہے۔"

"ان کے غم انکے لئے شدید تکلیف کے باعث رہے ہونگے۔" ننگو نے پر امید لہجے میں پوچھا۔ انکل ہرمن کا کہنا تھا کہ اپنی طرف سے کسی بات کی شروعات نہ کی جائے لیکن بعض اوقات ایسا کرنے کی ضرورت پڑ ہی جاتی ہے۔ اور پھر اس شاعر نے کسی نہ کسی طرح یہ سمجھ لیا تھا کہ ننگو اور ہینڈسم نے ان کے دوست مسٹر پیچن کو مشین گنوں کی زد سے اور امریکہ کے ہزاروں قزاقوں کے چنگل سے بچایا تھا۔

"ہاں، وہ بہت ہی رنجیدہ رہا کرتے تھے۔" ریناللڈو نے جواب دیا "لیکن انھوں نے آنسو کبھی نہیں بہائے۔ میں اور میرے دوست نے انھیں خوش کبھی

نہیں دیکھا کیونکہ ہم روزانہ ان کے پاس لاپاز میں بیٹھتے تھے۔ ایک لمحہ کیلئے ایسا معلوم ہوا جیسے رینالڈ بھی غمگین ہونے کا ارادہ کر رہا ہے۔

"روزانہ۔" بنگو نے پوچھا۔

رینالڈو نے میز پر اس طرح ہاتھ گھمایا کہ ایش ٹرے اور خالی گلاس فرش پر جا گرے۔ "ہاں، ایک دن نہیں، روزانہ۔" اس نے کہا: "وہ ہمارے غموں کی کہانی سنتے تھے اور ہمارے شراب کا بل ادا کرتے تھے، وہ غریبوں کی امداد کیا کرتے تھے اور ہماری لکھی ہوئی نظمیں سنا کرتے تھے۔ لیکن ایک دن انھیں اپنے ایک دشمن سے انتقام لینے کے لئے ہم سے علیحدہ ہو جانا پڑا۔ ہمارے —— میرے اور میرے ساتھی کے پاس اتنی رقم نہیں تھی کہ ہم دونوں انکی حفاظت کے لئے یہاں آسکتے۔ ہم نے قرعہ کے ذریعہ فیصلہ کیا اور یہ عزت مجھے —— رینالڈ جان بیبلو سائمن بولیوار سناجا کو نصیب ہوئی۔" وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اپنی پیشانی پر آئے ہوئے بالوں پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا: "میری ملاقات میرے عزیز دوست سے ضرور ہو گئی ہوتی۔ لیکن مجھ سے پیشتر تم سائمن بولیوار کی پہاڑی پر پہنچ گئے تھے اور پھر انھیں اپنے ساتھ لے گئے تھے۔"

"ٹھیک ہے۔" بنگو نے جلدی سے کہا۔ "لیکن ہم بھی تو ان کے دوست ہیں۔"

نوجوان شاعر نے اس بات پر توجہ نہیں دی۔ "روزانہ۔" اس نے زور دینے والے انداز میں کہا۔ "سات سال تک ——"

اس بار بنگو سیدھا ہو کر بیٹھا۔ "کیا تم نے سات سال کہا ہے۔"

رینالڈو نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔ "تمھارے خیال میں انھوں نے اپنے یہ سات سال کہاں گذارے تھے؟" رینالڈ نے پوچھا: "انھوں نے سات سال ہمارے ساتھ لاپاز میں گذارے تھے —— ہم جو ان کے اچھے دوست تھے

اور جنھیں وہ خرچ کے لئے پیسے دیا کرتے تھے ۔

"مجھے نہیں معلوم تھا ۔" ہنگو نے آہستہ سے کہا ۔

رینالڈو جان ہیلو سائمن بولیوار تناجا نے اپنے ہاتھوں کو حرکت دی اور پھر ایک ایسے پستہ قد امریکن کی کہانی سنانے لگا جس کے بال بھورے نہیں بادامی رنگ کے تھے لیکن دھیرے دھیرے سات سال کے عرصے میں بھورے ہو گئے تھے ـــــ جو کیفے تیا میر یا روزا میں ظاہر ہوا تھا اور جلد ہی لاپاز کے نوجوان شاعروں کا دوست بن گیا تھا ۔ وہ دولتمند اور رحم دل تھا لیکن اسے رینالڈو اور اس کے ساتھی نے کبھی خوش نہیں دیکھا تھا ۔

پھر ایک دن اسے اور بھی گہرا صدمہ پہنچا جس کی وجہ سے وہ ان سے علیٰحدہ ہونے پر مجبور ہو گیا جو اسے پیار کرتے تھے ـــــ لیکن ایسی حالت میں بھی وہ اپنے دوستوں کے لئے تیا میر یا روزا میں کچھ رقم جمع کر گیا تھا تاکہ وہ شراب پی سکیں وہ اپنے دوستوں سے علیٰحدہ ہونے کے بعد اپنے ملک کی طرف روانہ ہو گیا تھا ۔ لیکن اس کے روانہ ہونے سے پہلے ، تناجا نے فخریہ لہجے میں بتایا ـــــ اس نے ان کے غم کی وجہ معلوم کر لی تھی ۔

رینالڈو نے میز تھپتھپا کر کہا ۔ "اور بیر ۔"

ہنگو نے کہا ۔ "یہ میری طرف سے رہے گی ۔" اور رینالڈو اسی وقت اس سے لڑنے مرنے کو تیار ہو گیا ۔

"اگر تمھاری مرضی یہی ہے تو ایسا ہی سہی ۔" ہنگو نے کہا ۔ "تمھارے دوست نے تمھیں کیا بتایا تھا ۔"

"ایک قیمتی خزانے کے بارے میں ۔" رینالڈو نے کہا ۔ "جسے انھوں نے اپنے ایک دغاباز دوست کی حفاظت میں دیدیا تھا اور اس نے اسے برباد کر دیا

تھا۔ یہی ان کے غم کی سب سے بڑی وجہ تھی۔ اسی وجہ سے وہ اپنے ملک سے دور چلے گئے تھے اور اسی وجہ سے انھیں واپس آنا پڑا ہے تاکہ وہ انتقام لے سکیں۔ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ وہ اپنے دغاباز دوست کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟" بنگو نے اس کی تفصیل بتائی اور بنگو کے رونگٹے کھڑے ہو گئے "اگر میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہوتا تو میں بھی یہی کرتا۔" رینالڈو نے کہتے ہوئے بیر کا گلاس اٹھا کر ختم کیا اور پھر اسے میز پر رکھتے ہوئے بولا "لیکن اس میں خطرہ تھا اس لئے میں انکی حفاظت کرنے کیلئے یہاں آیا ہوں۔ تم نے انکی حفاظت کی ہے اس لئے میں تمھارا دوست ہوں۔" اس نے دو چار جملے اچھی دوستی کے تعلقات کے بارے میں کہے اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ "اور اب۔" اس نے کہا۔ "تم مجھے میرے دوست کے پاس لے چلو گے۔"

"چلو۔" بنگو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اس جگہ سے وہ عمارت زیادہ دور نہیں تھی جس میں بنگو کی قیام گاہ واقع تھی۔ وہ خاموشی سے اسی طرف چلنے لگے۔ خزانہ، بنگو نے سوچا۔ ایک قیمتی خزانہ ــــ پانچ لاکھ ڈالر کو بھی خزانہ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اس نے اس خیال کو جلد ہی اپنے ذہن سے نکال دیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔

مسٹر بیجن نے ایک بار کیا کہا تھا۔ "اور ایک دوسرے سفر میں اپنے ساتھ ایک قیمتی خزانہ لے کر واپس آیا تھا لیکن بدقسمتی سے وہ برباد ہو گیا تھا۔ کیا انھوں نے اس سے بھی اسی خزانے کا تذکرہ کیا تھا جس کے بارے میں انھوں نے رینالڈو کو بتایا تھا۔ وہ خزانہ آخر تھا کیا۔ اور ان کا دشمن کون ہے جس سے وہ انتقام لینا چاہتے ہیں۔

"اوہ" اسے ان تمام جھنجھٹوں میں نہیں پھنسنا چاہئے۔ یہ شاعر مسٹر بیجن کو

کو دیکھنا چاہتا ہے تاکہ یقین کرے کہ وہ محفوظ اور زندہ ہیں۔ اسے اپنے کمرے تک اس طرح لیجانا اور پھر واپس آنا ہے کہ اس پر کسی کی نظر نہ پڑ سکے ماں یہ پسند نہیں کرتی کہ اس کے کرایہ دار اپنے دوستوں کو اپنے کمرے میں لے آئیں اور بے بی لو اس سے پیشتر کہہ ہی چکی ہے۔

وہ عمارت کے سامنے کھڑا ادھر ادھر اوپر کی سمت دیکھنے لگا۔ اسے کہیں بھی روشنی جلتی نظر نہیں آئی۔ صرف ہال سے مدھم روشنی باہر آتی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ جس کا مطلب تھا کہ سب سو چکے ہیں۔

اس شخص کو جلد سے جلد واپس کر دینا ہے۔ ننگو نے سوچا۔ تاکہ کسی کو اس کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکے۔

"کسی طرح کی آواز نہ پیدا ہونے پائے۔" ننگو نے زینہ طے کرتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

رینالڈو نے اپنا سر ہلایا اور پنجوں کے بل چلنے لگا۔

"خاص طور سے" ننگو نے داخلی دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ "اس جگہ سے گزرتے ہوئے" اس نے اس دوسرے دروازے کی طرف اشارہ کیا جو ماں کے کمرے کا تھا۔

رینالڈو نے بھنویں اٹھاتے ہوئے آہستہ سے پوچھا۔ "ان کا دشمن"

"نہیں" ننگو نے مسکرا کر کہا۔ "میرا۔"

وہ دو منزل کا زینہ طے کر کے اوپر پہنچے۔ ننگو نے دروازے کا قفل کھولتے ہوئے دروازے کو تھوڑا سا کھولا تاکہ وہ رینالڈو کو دکھا سکے کہ مسٹر پیچن آرام سے سو رہے ہیں اور پھر اسے واپس باہر تک چھوڑ آئے اور اس سے وعدہ کرے کہ کل ان سے اس کی ملاقات بھی کرا دے گا۔

لیکن مسٹر پیجن آرام سے سو نہیں رہے تھے بلکہ پورے لباس میں چولہے کے پاس کھڑے خراٹی بان میں کچھ پکا رہے تھے۔ ہینڈسم ان کے پہلو میں کھڑا ہوا آلو کا ایک ڈبہ کھول رہا تھا۔

"ہلو۔" مسٹر پیجن نے کہا۔ "ہم نے سوچا شاید واپسی پر تمھیں بھوک محسوس ہو۔" اور پھر ان کی نظر رینالڈو پر پڑی۔ "ارے تم۔" وہ حیرت سے بول اٹھے۔

رینالڈو نے جھک کر ان کی تعظیم کی۔

اس ملاقات کے نتیجے میں بنگو کو کافی دیر تک ادھر ادھر گھومنا پڑا تاکہ اگر ماں انکی آواز سن کر ادھر آتی ہوئی دکھائی دے تو وہ پہلے سے ہی ہوشیار ہو جائے آخر میں سب نے مل کر اس کھانے کی دعوت اڑائی جسے مسٹر پیجن نے تیار کیا تھا۔ اور اس سرخ شراب کو ختم کیا جس کی دو بوتلیں مسٹر پیجن نے پہلے ہی منگوا لی تھیں اور بنگو کا انتظار کر رہے تھے۔

سب ہی خوش ہیں۔ بنگو نے اپنی پلیٹ صاف کرتے ہوئے سوچا۔ مسٹر پیجن کو ان کا پرانا دوست مل گیا ہے اس لئے وہ بھی خوش ہیں۔ اب اگر وہ ان کے دوست کو جلد سے جلد باہر پہنچا دے ــــ اور کسی کی اس پر نظر نہ پڑے تو پھر کسی بات کا خطرہ نہیں رہ جائے گا۔ وہ آرام سے بستر پر دراز ہو کر کچھ دیر تک سو سکے گا۔

نوجوان شاعر نے اپنی پلیٹ صاف کرتے ہوئے اپنا گلاس بھی خالی کیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی کے ساتھ بنگو بھی اٹھ کھڑا ہوا تاکہ وہ اسے باہر تک پہنچا آئے لیکن جانے سے پیشتر رینالڈو شاید کچھ کہنا چاہتا تھا۔

"میرے دوست۔" اس نے مسٹر پیجن سے کہا اور پھر بنگو اور ہینڈسم سے

مخاطب ہوا ،" تم بھی میرے دوست ہو۔ میرا دوست خطرے میں ہے اور تم لوگ اس کی حفاظت کر رہے ہو۔ میں ـــــ رینالڈو جان پیبلو سائمن بولیوار تیناجا بھی انکی حفاظت کریگا۔ میں اپنی زندگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دن رات انکی حفاظت کروں گا۔"

" بہت عمدہ خیال ہے " بنگو نے کہا۔ ہیڈسم نے بھی آہستہ سے تائید کی۔

" اس لئے " رینالڈو نے اپنے بازؤں کو اپنے سینے پر باندھتے ہوئے دوبارہ بیٹھ گیا اور بولا۔" جب تک خطرہ دور نہ ہو جائے گا میں ـــــ رینالڈو جان پیبلو سائمن بولیوار تیناجا یہیں قیام کرے گا۔"

بائیسواں باب

وارث

" ایک ڈالر دس " بنگو نے شمار کیا۔" ایک ڈالر پچیس ، ایک ڈالر انتیس "

اس نے ان سکوں کو اٹھایا جو آج صبح کی ڈاک سے آئے تھے اور انھیں شمار کرنا شروع کیا۔" پچیس ، پچاس ، پچھتر ، ایک ڈالر۔ پچیس ، پچاس ، پچھتر۔" آج صبح کی ڈاک سے آئے ہوئے سکوں کو ملا کر کل رقم تین ڈالر چار سنٹ بنتی تھی اور کیمرے کے لئے فلم ختم ہو چکی تھی۔

" رینالڈو کے پاس بھی کچھ نہیں ہے " ہیڈسم نے کہا۔" میں جانتا ہوں کیونکہ میں نے اس سے پوچھا تھا " وہ پریشان نظر آنے لگا۔" اس کا کہنا ہو کہ گذشتہ رات اس نے اپنی تمام رقم اپنے ایک دوست کے لئے شراب خریدنے میں ختم کر دی تھی "

"بہت ہی ناعاقبت اندیش شخص ہے۔" بنگو نے پرافسوس لہجے میں کہا۔

"آج کے آئے ہوئے سات آرڈروں کو روانہ کرنے کے لئے لفافے، ٹکٹ اور پرنٹ کے کاغذ تو موجود ہیں لیکن اس کے بعد کچھ نہ رہ جائیگا۔" ہینڈسم نے پرتشویش لہجے میں کہا۔ "اگر ہم اور تصویریں نہیں لیتے تو آرڈر بھی نہیں آئیں گے اور جب آرڈر نہیں آئیں گے تو ہمیں خرچ کے لئے رقم کہاں سے ملے گی؟"

بنگو نے کیمرے کی طرف غور سے دیکھا۔

"اور ہم اس کیمرے کو بھی گروی نہیں رکھ سکتے۔" ہینڈسم نے کہا: "اس طرح تو ہمارے ہاتھ بالکل کٹ جائیں گے۔"

بنگو نے لمبی سانس لیتے ہوئے ایک ڈالر اس کی طرف بڑھا دیا۔ "لو، کچھ فلمیں، کاغذ، ٹکٹ اور لفافے لیتے آؤ۔" اس نے کہا۔ "ہم بعد میں آنیوالی رقم سے اپنا خرچ پورا کریں گے۔" اس نے مشکور نظروں سے آنیوالے چوتھائی ڈالر کے سکوں کو دیکھا۔ "ممکن ہے دوپہر کی ڈاک سے کچھ اور آجائے۔"

"مجھے امید تو یہی ہے۔" ہینڈسم نے کہا۔ "یہ ریناٹو دکھاتا بہت ہے۔"

"ہمیں اسے اپنے پاس رکھنا ہی پڑے گا۔" بنگو نے کہا۔ "وہ مسٹر بیچن کا دوست ہے اور وہ مسٹر بیچن کو کہیں جانے نہ دیکر ہماری مدد کرسکتا ہے۔ خدا کرے ماں کو یہ نہ معلوم ہو کہ وہ یہاں ٹھہرا ہوا ہے۔"

"ہاں، یہ بہت ضروری ہے۔" ہینڈسم نے کہا اور پھر انگڑائی لیتے ہوئے بولا۔ "کاش ہمارے پاس ایک بستر اور ہوتا۔"

بنگو نے کہا۔ "تمھیں اس کا شکوہ ہے کہ صوفہ تمھاری لمبائی سے چھوٹا ہے اس لئے تمھیں پیر نیچے لٹکا کر سونا پڑتا ہے لیکن میرا بستر تو تم سے بھی تکلیف دہ ہے۔ میرے خدا ـــــ تین کرسیوں کو ساتھ رکھ کر اس پر سونا، میں تو ایسا محسوس

کرتا رہتا ہوں جیسے لڑھک کر فرش پر گرنے والا ہوں۔ خیر، یہ تکلیف صرف کچھ دنوں کے لئے ہے۔"

اس دوپہر کو وہ دو بجے لیونورا پینتھم سے ملیں گے اور اس سے معاملہ طے کریں گے۔ اس کے بعد ان کا کام صرف اتنا ہو گا کہ وہ مسٹر پیچن کو اتوار تک اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ پھر ــــ اور یہاں وہ لوگ چند ڈالر کیلئے پریشان ہو رہے ہیں۔

ہینڈرسم نے کہا۔ "مسٹر پیچن ناشتے کے لئے کیک تیار کر رہے ہیں اور رینالڈ بستر ٹھیک کر رہا ہے۔"

"ہم لوگ بھی کس قدر خوش قسمت ہیں۔" ننگو نے کہا۔ "ہم نے ایک شخص کو اغوا کیا اور وہ اچھا باورچی ثابت ہوا۔ اس سے بھی زیادہ ایک مہمان ہمارے لئے ملازم کا کام کر رہا ہے۔" کیک کی بات یاد کر کے اسے خوشی حاصل ہوئی "ناشتے کے فوراً ہی بعد جا کر فلم لے آنا۔ ہم لیونورا پینتھم کے یہاں جاتے ہوئے راستے میں اپنا کام کر لیں گے۔"

اس کی جیب میں کچھ مڑی ہوئی سگریٹیں پڑی تھیں۔ اس نے ایک سگریٹ ہینڈرسم کو دیا۔ ہینڈرسم نے اسے اپنی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ "ناشتے کے بعد میرا خیال ہے ہمیں کچھ سگریٹیں خرید لینا چاہئیں۔" ننگو نے پرخیال انداز میں کہا۔ "ممکن ہے لیونورا پینتھم معاملہ طے ہو جانے کے بعد کچھ پیشگی بھی ادا کر دے۔"

ہینڈرسم کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ "ایسا ہو جائے تو بہت ہی اچھا ہو گا۔ اگر وہ دس یا پندرہ ڈالر پیشگی دیدیتی ہے تو پھر ہم اپنا دوسرا کیمرہ قرض ادا کر کے واپس لا سکتے ہیں۔" اس نے پرامید لہجے میں کہا۔

"میں ہزار دو ہزار کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔" ننگو نے کہا۔ اس

نے باقی بچے ہوئے دو ڈالر چار سنٹ جیب میں رکھ لئے۔

"اس وقت تو دس پندرہ سے بھی کام چل جائے گا۔" ہینڈسم نے کہا۔
اس نے بنگو کی طرف دیکھا۔ بنگو مسٹر ویبن کے کوٹ کی طرف دیکھ رہا تھا جو ایک کرسی کی پشت سے اٹکا ہوا لٹک رہا تھا۔ اس کی اندرونی جیب میں رکھا ہوا پرس صاف نظر آرہا تھا۔

"میں تلاشی لینے جا رہا ہوں۔" بنگو نے کہا۔ "جب کوئی شخص کسی کو اغوا کرتا ہے تو اسے حق ہوتا ہے کہ وہ اس کی چیزوں کی تلاشی لے سکے۔"
وہ براؤن رنگ کے چمڑے کا ایک خوبصورت پرس تھا۔ بنگو نے اسے کھولا۔
ہینڈسم نے اس کے شانوں کے اوپر سے جھک کر دیکھا کہ پرس نوٹوں سے بھرا ہوا ہے جس میں زیادہ تر دس ڈالر کے نوٹ ہیں۔
"لیکن یہ ٹھیک نہ ہوگا۔" ہینڈسم نے کہا۔

"ہاں۔" بنگو نے کہا۔ "جب کوئی کسی کو اغوا کرتا ہے تو اسے یہ حق نہیں ہوتا کہ اس کے پرس سے کچھ رقم نکال لے۔" وہ چند لمحے خاموش رہ کر پرخیال انداز میں پرس کو دیکھتا رہا۔ "کیوں نہ ہم ان سے کھانے اور ٹھہرنے کا کرایہ وصول کر لیں۔"
ہینڈسم نے کہا۔ "یہ بھی ٹھیک نہ ہوگا۔"

"ہاں۔" اس نے ایک لمبی سانس لی۔ "جب کوئی شخص کسی کو اغوا کرتا ہے تو اسے ہی اغوا ہونے والے کے لئے تمام انتظام کرنا پڑتا ہے۔ نہیں ہینڈسم، میرا خیال ہے ہمیں کچھ اور تصویریں لینی ہی پڑیں گی۔"
وہ پرس کو جیب میں رکھنے ہی جا رہا تھا کہ ہینڈسم نے کہا۔ "دیکھو تم نے کوئی چیز گرا دی۔"

بنگو نے اسے اٹھا لیا۔ وہ بہت ہی پرانی اور گھسی ہوئی ایک لڑکی کی

تصویر تھی۔ اس کی پشت پر لکھا ہوا تھا۔ "میرا خزانہ"۔

"تو اس لڑکی کی وجہ سے انھیں اس قدر مصیبتیں اٹھانی پڑ رہی ہیں" یہ بنگو نے کہا اور اسے کھڑکی کے پاس لیجا کر روشنی میں دیکھنے لگا۔

وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی جس کے بال ہلکے اور لباس بہت ہی سادہ تھا۔ اس کی آنکھیں بڑی اور پرکشش تھیں اور ہونٹوں پر شرمیلی مسکراہٹ کا خم موجود تھا۔ اس نے دس سال پرانے فیشن کا لباس زیب تن کر رکھا تھا اور جس وقت اس کی تصویر لی گئی تھی اس کی عمر زیادہ نہیں ہو گی۔

"یہ تو مسٹر پینتھ کی بیوی کی تصویر ہے" ہینڈسم نے کہا۔

بنگو نے تیزی سے پوچھا۔ "تمھیں کیسے معلوم؟"

"اس کی پکچر اس وقت اخباروں میں شائع ہوئی تھی جب اس نے مسٹر پینتھ سے شادی کی تھی" ہینڈسم نے کہا۔ "میں نے تمھیں اس کے بارے میں بتایا تھا۔ یہ شادی ۲۲ر اکتوبر ۱۹۳۲ء کو ہوئی تھی۔ پھر اس کے بعد اس کی یہی تصویر اس وقت بھی اخباروں میں شائع ہوئی تھی جب اس نے ایک سال پیشتر خودکشی کی تھی"۔

"اوہ" بنگو نے کہا "اب مجھے یاد آ گیا۔ اس خوبصورت لڑکی نے اس بار کمن پینتھ سے شادی کی تھی جس کی الماری میں ہم نے ایک زنانہ گاؤن دیکھا تھا جو شاید جون لوگن کا رہا ہوگا۔ اور اس نے اس کے ساتھ پانچ یا چھ سال شادی شدہ زندگی گذار کر خودکشی کر لی تھی"۔

مسٹر پیچن کا خزانہ۔ بنگو نے سوچا۔ جو ان سے چھین لیا گیا تھا اور برباد کر دیا گیا تھا۔

مسٹر پیچن کا تیار کیا ہوا کیک کافی ذائقہ دار تھا اور بنگو انھیں اغوا کرنے سے پیشتر تو یہ جانتا ہی نہیں تھا کہ کافی کا مزا کیسا ہوتا ہے۔

مسٹر ٹیچن نے ان دنوں کی حیرت انگیز کہانی سنائی۔ جب وہ سیام میں تھے۔ رینالڈو نے ان گذرے ہوئے دنوں کا تذکرہ کیا جو اس نے مسٹر ہیچن کے ساتھ لاپانہ میں گذارے تھے۔ ہینڈرسن کو بھی کچھ پرانی کہانیاں یاد تھیں اور جب مسٹر ہیچن نے کافی کا دوسرا پیالہ تیار کیا تو بنگو کو بھی کچھ ایسی کہانیاں یاد آ گئیں جو اسے انکل ہربین سنایا کرتا تھا۔

سب ہی خوش تھے اور ہر فکر سے بے نیاز ——— یہاں تک کہ بنگو بھی یہ محسوس کرنے لگا کہ وہ فراموش کرتا جا رہا ہے کہ اس کی جیب میں صرف دو ڈالر اور چار سنٹ رہ گئے ہیں اور مسٹر ہیچن کے خزانے نے ——— جس نے مسٹر ہینتھ سے شادی کی تھی ایک سال پیشتر خودکشی کر لی تھی اور اسے لیونورا ہینتھ سے ملاقات کرنے کیلئے جانا ہے۔

یکایک بے بی نے دروازے پر دستک دی۔

بنگو اس طرح اچھل کر کھڑا ہوا کہ کافی کا پیالہ الٹ گیا۔ اس نے رینالڈو کی سمت پاگلوں کی طرح ہاتھ گھمایا جو اسی کے ساتھ کھڑا ہو چکا تھا اور جیب سے ایک خطرناک قسم کا چاقو نکال کر کھول رہا تھا۔ اس نے ایک آنکھ دبا کر بنگو پر ظاہر کیا وہ سب کچھ سمجھ گیا ہے۔

"نہیں، نہیں، نہیں۔" بنگو پاگلوں کی طرح پھپھسایا۔ "چھپ جاؤ۔"

رینالڈو نے چاقو جیب میں رکھ لیا اور پیشانی پر بل ڈال کر ادھر ادھر کسی چھپنے کے مقام کو تلاش کرنے لگا۔

بے بی کی آواز دروازے کی دوسری سمت سے آئی۔ "میں ہوں۔"

رینالڈو کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے۔ "چھپ جاؤں؟ وہ ایک عورت ہے۔"

"تم نہیں سمجھ سکتے۔" بنگو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ "جاؤ، جلدی سے دوسرے

کمرے میں چلے جاؤ۔"

بے بی نے کہا۔" میں آرہی ہوں۔" اور دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہو گئی وہ اس وقت بہت ہی خوبصورت نظر آرہی تھی۔ اس نے نیلے رنگ کی اسکرٹ اور شوخ رنگ کا بلاوز پہن رکھا تھا۔ اس کے سیاہ بال اس کے سر کے اوپر ربن سے بندھے ہوئے تھے۔

" آہ" رینالڈو نے کہا۔" سینوریٹا۔"

بے بی ٹھٹھک کر کھڑی ہو گئی۔

" یہ مسٹر پیجن کے دوست ہیں۔" ہنگو نے جلدی سے کہا۔" اور ہمارے ساتھ ناشتے میں شریک ہونے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ ان کا رینالڈو ــــــ" اور وہ باقی نام یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

" رینالڈو جان پیپلو سائمن بولیوار تیناجا۔" رینالڈو نے جھکتے ہوئے کہا۔

ہنگو نے کہا۔" اور یہ بے بی ــــــ مس ہمریگین۔ یہ بھی مسٹر پیجن کی دوست ہیں۔" لیکن اس وقت تک رینالڈو بے بی کے ہاتھ کا بوسہ لے رہا تھا۔

" بہت اچھی دوست۔" مسٹر پیجن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

رینالڈو کے منہ سے اسپینی جملوں کا دریا بہہ نکلا۔ شاید وہ بے بی کی تعریف کر رہا تھا۔

" تم ــــــ" بے بی نے کچھ کہنا چاہا۔

ہینڈسم نے اس کی طرف دیکھا اور بولا۔" تمھاری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا ہے؟"

" ہاں۔" بے بی نے جواب دیا۔" لیکن میں اندازہ لگا سکتی ہوں۔"

" سنو بے بی۔" ہنگو نے کہا۔ لیکن بے بی پہلے ہی ایک میز پر بیٹھ چکی تھی اور رینالڈو کی باتیں سن رہی تھی جو اسے بتا رہا تھا کہ وہ ایک شاعر ہے۔ ہنگو چند لمحے

تک گھور کر انھیں دیکھتا رہا اور پھر دوسرے کمرے میں پہنچکر لباس تبدیل کرنے لگا۔
ہینڈسم بھی لباس تبدیل کرنے کے بعد اسوقت کمرے میں داخل ہوا جب ہنگو لباس تبدیل کرنے کے بعد جوتے پر جمی ہوئی گرد کو صاف کر رہا تھا۔ ہینڈسم نے لباس تبدیل کرنے کے ساتھ ساتھ کیمرے کے تسمہ پر بھی پالش کر لیا تھا۔

"ہماری غیر موجودگی میں بے بی یہاں ٹھہرنے پر تیار ہو گئی۔"
ہنگو نے آخری بار ٹائی کی گرہ کو درست کیا۔ "اور رینالڈو۔"
"وہ بھی مسٹر پیچن کے ساتھ ہی رہے گا۔" ہینڈسم نے جواب دیا۔
"اوہ" ہنگو نے کہا۔

دونوں کمرے سے باہر نکلے۔ مسٹر پیچن ایک آرام کرسی پر لیٹے ہوئے ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھے جبکہ رینالڈو بے بی کے ساتھ ناشتے کی پلیٹیں صاف کر رہا تھا
"ہم جلد ہی واپس آجائیں گے" ہنگو نے اونچی آواز میں کہا لیکن کسی نے اس کی بات پر توجہ نہیں دی۔

وہ اور ہینڈسم اس وقت تک خاموش رہے جب تک کہ وہ کولمبس ایونیو نہیں پہنچ گئے۔ پھر اس نے کہا۔ "عجیب آدمی ہے۔ ہمارے بستر پر سوتا ہے، ہمارا کھاتا ہے اور اب ہماری محبوبہ پر ڈورے ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔
"میری نہیں۔" ہینڈسم نے بے ڈھنگے پن سے کہا۔ "تمھاری محبوبہ۔"

"اچھی بات ہے" ہنگو نے کہا۔ "ہماری محبوبہ" اس نے پھر خاموشی اختیار کر لی اور پھر سنٹرل پارک پہنچ کر بولا۔ "میرا خیال ہے تمھیں اس لڑکی کے بارے میں کچھ اور بھی باتیں معلوم ہوں گی جس نے مسٹر پینتھ سے شادی کی تھی۔"
"اوہ۔ ہاں" ہینڈسم نے کہا۔ "جس وقت اس نے خودکشی کی تھی اسوقت اخباروں میں اس کی سوانح عمری شائع ہوئی تھی۔ اس کی پیدائش چین میں ایک عجیب

سے نام والی جگہ پر ہوئی تھی۔" اس نے ایک منٹ تک غور کرنے کے بعد کہا: "وانمہ سین، اس کے ماں باپ تباپینے کا کام کرتے تھے۔ ان کے مرنے کے بعد وہ ڈاکوؤں کے پنجے میں گرفتار ہوگئی تھی۔ پھر ان سے رہائی حاصل کرنے کے بعد یہاں آگئی تھی۔

بنگو نے ایک ٹورسٹ پارٹی کا انتخاب کرتے ہوئے ہینڈسم کو کچھ لینے کا اشارہ کیا۔ اور پھر کارڈ پیش کرتے ہوئے بولا۔ "آپ کی تصویر ——" جب ٹورسٹ پارٹی کارڈ لے کر آگے بڑھ گئی تو اس نے ہینڈسم سے کہا۔ "کیا تمھیں یاد ہے کہ اسے ڈاکوؤں کے پنجے سے کس نے رہائی دلائی تھی۔"

"ہاں۔" ہینڈسم نے کہا، بنگو نے اسے اشارہ کیا۔ اس نے ایک ایسے جوڑے کی تصویر لی جو شاید ہنی مون منا رہا تھا۔ بنگو نے آگے بڑھ کر کارڈ پیش کیا۔ "اسے مسٹر پیجن نے ڈاکوؤں کے پنجے سے چھڑایا تھا۔"

اس بار بنگو اس وقت تک خاموش رہا جب تک کہ انھوں نے ایسٹ ڈرائیو نہیں طے کر لیا۔ اس درمیان اس نے ایک درجن سے زیادہ کارڈ لوگوں کو پیش کیے۔ "مسٹر پیجن نے ایک بار کیا کہا تھا۔" اور ایک دوسرے سفر میں واپسی پر میں ایک نادر خزانہ لے کر واپس آیا تھا ——"

آخر اس نے کہا۔ "تم نے یہ بات مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی تھی۔"

"تم نے پوچھا کہاں تھا۔" ہینڈسم نے برا مان جانے والے لہجہ میں کہا۔ "اس کے علاوہ میں نے اسے کوئی اہم بات نہیں سمجھا تھا۔"

"ممکن ہے تمھارا خیال صحیح ہو۔" بنگو نے ٹالتے ہوئے کہا۔

وہ نفتھہ ایونیو کو طے کرتے ہوئے ساونویں شاہراہ پر پہنچ گئے۔ بنگو برابر لوگوں کا انتخاب کرتے ہوئے ہینڈسم کو اشارہ کرتا جا رہا تھا۔ جس وقت وہ شاہراہ کے خاتمے پر پہنچے ان کے کیمرے کی فلم قریب قریب ختم ہو چکی تھی۔

بنگو پھر اپنے خیالوں میں گم ہو گیا۔ مسٹر بیجن کا خزانہ ـــــ قیمتی خزانہ۔ وہ لڑکی جسے چینی ڈاکوؤں کے پنجے سے رہائی دلائی گئی تھی۔ وہ تصویر جو مسٹر بیجن کے پرس میں تھی۔ جس پر تحریر تھا "میرا خزانہ" مسٹر پینتھ کی بیوی جس نے ایک عمارت کی کھڑکی سے کود کر خودکشی کی تھی۔ وہ خزانہ جو ایک دغا باز دوست کی حفاظت میں دیا گیا تھا، اور جس نے اسے برباد کر دیا تھا۔ رینالڈو نے یہی کہا تھا۔

لیکن مسٹر پینتھ کو کس نے قتل کیا اور اس دوہری انشورنس پالیسی کا کیا مطلب ہے۔ اور آرٹ فرینک، وکیل روفس ہارڈ اسٹون کو کس نے قتل کیا اور ان لوگوں کا اس معاملے سے کیا تعلق تھا۔

اوہ، بنگو نے اپنے کو سمجھایا۔ اسے ان تمام باتوں میں الجھنے کی ضرورت نہیں اسے صرف اپنے کام سے کام رکھنا چاہئے۔

ہینڈسم نے اس کا بازو پکڑ لیا اور وہ ٹھہر کر ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ وہ کہاں پہنچ گیا ہے۔

"یہ رہا۔" ہینڈسم نے کہا۔ "اسی جگہ لیو نورا پینتھ رہتی ہے"

وہ ایک چھوٹی اور خوبصورت عمارت تھی جس کی پہلی منزل کی کھڑکیوں میں بڑے بڑے شیشے لگے ہوئے تھے۔ داخلی دروازے پر "لیو نورا پینتھ" کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی۔ بنگو نے آگے بڑھ کر گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔

ایک نوجوان ملازمہ نے ـــــ جس نے نیوی بلیو رنگ کا سوٹ سفید کالر کے ساتھ زیب تن کر رکھا تھا انھیں ایک ایسے کمرے میں لے گئی جس کی دیواروں پر دھاری دار ساٹن چڑھا ہوا تھا، فرش پر قیمتی اور خوبصورت صوفے رکھے ہوئے تھے اور کمرے کے ایک گوشے میں ایک بے سر کا چینی مجسمہ رکھا ہوا تھا۔ وہ انھیں اس کمرہ میں بٹھا کر فوراً ہی چلی گئی اور پھر چند ہی لمحے بعد آ کر بولی۔ "مس پینتھ آپ لوگوں سے

اپنے پرائیوٹ کمرے میں ہی ملاقات کریں گے۔ آئیے۔" وہ انھیں اپنے ساتھ لے کر اوپری منزل پر جانے کا زینہ طے کرنے لگی۔

اس بار وہ ایک ایسے کمرے میں پہونچے جس کی ہر چیز زرد رنگ کی تھی۔ بنگو کو وہ کمرہ بہت ہی پسند آیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ بیٹھ سکتا اسے ایک بھاری پردے کے عقب سے کسی عورت کی آواز سنائی دی جو غصے میں کہہ رہی تھی۔ "اگر میں نے پھر تمہیں دروازے کے آڑ میں چھپ کر باتیں سنتے ہوئے دیکھا تو میں تمھاری گردن توڑ دوں گی کمینے ——" پھر چانٹا مارنے کی آواز سنائی دی۔

چند لمحے اور خاموشی سے گذرے پھر پردہ ہٹا اور ایک عورت کمرے میں داخل ہوئی۔" میں ہی یولوزا اینتیمہ ہوں۔ کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔"

بنگو نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ جو کچھ بھی کہنا چاہتا تھا (اسے اس بات کا پوری طرح یقین نہیں تھا کہ وہ کیا کہنے والا تھا) وہ اس کے حلق ہی میں اٹک کر رہ گیا۔

"کہو۔ میں ہی ——" وہ اپنے الفاظ دہرانا ہی چاہتی تھی کہ ٹھٹھک کر کھڑی ہو گئی اور اس کے الفاظ اس کے حلق میں اٹک کر رہ گئے۔

وہ وہی سرخ بالوں والی عورت تھی۔

تیئیسواں باب

اقرار

بنگو کے ذہن میں جو خیال سب سے پہلے آیا وہ یہ تھا کہ "مجھ سے غلطی ہوئی"۔ کہہ کر بھاگ نکلے۔

لیکن ٹھیک اسی وقت اس کے ذہن میں بھی خیال آیا کہ اب اس نے سرخ بالوں والی یونورا پینتھ کو اس کے صحیح مقام پر پالیا ہے۔

"ہلو" اس نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "کس قدر حیرت انگیز بات ہے۔"

وہ اس کی طرف گھور کر دیکھتی ہوئی بولی۔ "تو اس بار پھر تم ہی ہو۔" اس کا لہجہ برف سے بھی زیادہ سرد تھا۔

"بنگو" ہینڈسم نے حیرت سے پوچھا۔ "کیا تم ایک دوسرے کو جانتے ہو۔"

"ہاں" بنگو نے جواب دیا۔ "لیکن پہلے میں نام سے ناواقف تھا۔ میں نے تمہیں بتایا تھا۔ یہی وہ عورت ہے جس کے کہنے پر میں آرٹ فرینک کے جسم کو اس کے دوست مارٹی لشولٹ کے فلیٹ تک لے گیا تھا۔

"تم ــــ" وہ دانت پیستے ہوئے ہاتھ اٹھا کر آگے بڑھی لیکن پھر اس سے پیشتر کہ بنگو اپنی جگہ سے ہلتا وہ خود ہی ٹھہر گئی۔

"آں ہاں" بنگو نے کہا۔ "اپنے غصے کو قابو میں رکھیے مس پینتھ ــــ مسز پینتھ"

"میں مس پینتھ" وہ غصے سے بولی۔ "اور مسز فلر ــــ مسز فنلے گبس فلر ہوں۔"

"اچھا نام ہے۔" بنگو نے تعریفی لہجے میں کہا، اور پھر ہینڈسم سے مخاطب ہوا "مسٹر پینتھ سے اس کا کیا رشتہ ہے۔ بیوی، بہن، لڑکی یا ــــ" یہاں وہ مسکرایا "ماں"

"یہ اس کی بہن ہے" ہینڈسم نے سنجیدگی سے کہا۔ "جس وقت اس نے فلر سے شادی کی تھی اس وقت اخباروں میں اس کی تصویر شائع ہوئی تھی۔" اس نے پلکیں جھپکائیں اور پوری تفصیل یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ "ان کی شادی ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بارتھلومیو میں ہوئی تھی۔ اسی دن فلوریڈا میں ایک بڑا طوفان آیا تھا اور

قریب تین سو اشخاص ہلاک ہوئے تھے۔

"اس کا کیا مطلب ہے"؟ لیونورا پینتھو نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"کچھ نہیں" بنگو نے جواب دیا۔ "صرف ہینڈسم کی یادداشت ہے۔ یہ کبھی کوئی بات فراموش نہیں کرپاتا" بنگو نے اندازہ لگایا کہ اب وہ کچھ گھبرا گئی ہے۔ اس نے ایک صوفے کا انتخاب کیا اور پھر اس پر بیٹھتے ہوئے اس سگریٹ کیس کی سمت ہاتھ بڑھایا جو پاس ہی کی میز پر رکھا ہوا تھا۔ اس نے ایک سگریٹ ہینڈسم کو بھی پیش کی۔ "میرا خیال ہے ہماری سگریٹ نوشی پر تمہیں اعتراض نہ ہوگا" اس نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "ہینڈسم مجھے کچھ اور بتاؤ۔"

ہینڈسم کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئیں۔ "مائک میلوری کے کہنے کے مطابق ــــ وہ گزٹ میں کام کیا کرتا تھا لیکن ۱۹۳۵ء میں ایک فلم کمپنی میں چلا گیا تھا ــــ یہ شخص فلر دولت مند نہیں ہے اور اس کے پاس اس کی پہلی بیوی کے دو بچے ہیں۔ چونکہ مس پینتھو کے پاس ایک اچھی خاصی فرنیچر کی دوکان تھی اسی لئے اس نے اس سے شادی کی تھی۔ اس کا ایک بچہ ــــ"

لیونورا پینتھو ابھی تک پتھر کے مجسمے کی طرح اپنی جگہ پر کھڑی ہوئی تھی۔ اب اس نے اپنی مٹھیوں کو کمر پر رکھتے ہوئے خشمگیں نگاہوں سے ہینڈسم کو دیکھتے ہوئے بولی۔ "سنو۔ تم ــــ"

"چپ رہو لیڈی" ہینڈسم نے دوستانہ لہجے میں کہا لیکن اس میں تحکم تھا۔ "ہاں، اب مجھے یاد آیا۔ ڈولفین فلر۔ یہ اس کی سوتیلی بیٹی ہے۔ اسی سال جنوری کی دو تاریخ کو اخباروں میں ایک خبر شائع ہوئی تھی۔ وہ کسی لڑکی سے سوان کلب میں لڑ گئی تھی۔ اس وقت اس کی عمر سترہ سال کی تھی۔ اسی اخبار میں تحریر تھا کہ وہ مسٹر فلر کی بیٹی اور مسز پینتھو کی سوتیلی بیٹی ہے۔ اتنا ہی مجھے ان کے

بارے میں معلوم ہے۔ ویسے ——۔

"اس کی فکر نہ کرو" بنگو نے کہا۔ "میں اتنے ہی سے اپنا کام آسانی سے نکال سکتا ہوں" وہ سرخ بالوں والی کو دیکھ کر مسکرایا۔ "اور اگر مجھے کوئی بات نہیں معلوم ہے تو انھیں تو معلوم ہی ہو گا۔"

"مطلب کی بات کرو۔" وہ بولی۔ "یہ بیجن کا کیا معاملہ ہے اور خاص طور سے تم لوگ چاہتے کیا ہو۔"

"خاص طور سے۔" بنگو نے کہا۔ "دو لاکھ پچاس ہزار ڈالر۔ ابھی اسی وقت نہیں۔ اُس وقت جب انشورنس کمپنی تمھیں روپیہ ادا کر دے گی۔" وہ جلدی سے بولا۔ "لیکن تم ایڈوانس کے طور پر ہمیں کچھ ادا کر سکتی ہو — یہ ظاہر کرنے کے لئے ہمارے درمیان معاملہ طے ہو گیا ہے۔"

"تو یہ بات ہے۔" وہ بولی۔ پھر اس نے کہا۔ "میری سمجھ میں ذرہ بھر بھی نہیں آیا کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔"

"چہ چہ چہ۔" بنگو نے کہا۔ اس کے لہجے سے ملامت ظاہر ہو رہی تھی۔ "مسٹر پینتھ کے مرنے کے بعد اب انشورنس کمپنی تمھیں پانچ لاکھ ڈالر ادا کرے گی۔"

"پھر" وہ تیزی سے بولی۔

"اور مسز بیجن ہمارے قبضے میں ہیں۔" بنگو نے کہا۔ "وہ ایک ایسے محفوظ مقام میں ہیں، جہاں انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی انھیں کوئی ڈھونڈھ نکالنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ ہم دو لاکھ پچاس ہزار ڈالر کے لئے انھیں اس وقت تک اپنے پاس قید میں رکھ سکتے ہیں جب تک انشورنس کمپنی رقم ادا نہیں کر دیتی۔ دوسری صورت میں ہم انشورنس کمپنی کو اطلاع دے سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں کوئی بھی اس رقم کو حاصل نہ کر سکے گا۔ میرا خیال ہے اب تم سمجھ گئی ہو گی

کہ میرا مطلب کیا ہے۔"

وہ مسکرائی۔ ایک زہریلی مسکراہٹ۔ "اس قدر آدمیوں کے درمیان ــــ جو اس معاملے میں شامل ہیں تم دو اناڑی بھی اپنی ٹانگ اڑانا چاہتے ہو۔"

"ہم اناڑی سہی۔" بنگو نے کہا۔ "لیکن ہمارے پاس مسٹر پیمن ہیں۔"

لیو نورا پینتھ چند لمحے تک انھیں پرخیال انداز سے دیکھتی رہی۔ "نصف بہت ہے۔" آخر وہ بولی۔

"کچھ نہ ملنے سے نصف ملنا ہی تمھارے لئے بہتر ثابت ہوگا۔" بنگو نے کہا اس نے پانچویں حصے کی پیش کش کی، پھر تیسرے حصے کی اور آخر میں اسے بنگو کی ہی بات ماننے پر مجبور ہونا پڑا۔

"لیکن کچھ ایڈوانس بھی ملنا چاہئے۔" بنگو نے کہا۔ "میں دس فیصد مانگ سکتا ہوں لیکن ایسا نہیں کروں گا۔ تم ڈھائی ہزار ڈیلر معاملہ طے کر سکتی ہو۔"

"اور بس کا کرایہ بھی۔" وہ پر تحقیر لہجے میں بولی۔

بنگو اٹھ کر وقار کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھا۔ "اچھی بات ہے۔" وہ بولا "کچھ دوسرے لوگ بھی اس معاملے سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ میں ان سے ــــ"

"ٹھیرو۔" لیو نورا پینتھ نے کہا۔ "کیا واقعی دوسرے لوگ بھی اس کیس میں دلچسپی رکھتے ہیں؟"

بنگو ٹھہر گیا اور چند لمحے انتظار کرنے کے بعد بولا۔ "ہاں۔"

"میں یہ کیسے یقین کروں کہ مسٹر پیمن تمھارے قبضے میں ہیں۔" اس نے کہا۔ "کیا تم سمجھتے ہو کہ میں تمھارے زبانی جمع خرچ پر ہی تمھارا اعتبار کر لوں گی۔"

بنگو نے اس پر غور کیا اور پھر بولا۔ "میں تمھیں انھیں دکھا سکتا ہوں۔ لیکن اس وقت جب تم ایڈوانس ادا کر دوگی۔"

"یہ ٹھیک رہے گا۔" وہ ایک منٹ تک غور کرتی رہی۔ "میں کل تک ایڈوانس

کی رقم حاصل کر سکوں گی۔ اس لئے اب کل رات کو ملاقات کروں گی۔ تم مجھے اپنے ساتھ لے چل کر انھیں دکھا دینا۔"

"کیا ہمیں یہیں آنا پڑیگا۔" بنگو نے پوچھا۔

اس نے اپنا سر ہلایا۔" نہیں۔ میں تم سے ——— ہارکنس کے فلیٹ پر ملونگی۔"

"اوں ہوں۔" بنگو نے کہا۔" اب میں وہاں جانا نہیں چاہتا۔"

"اچھی بات ہے۔" وہ بولی۔" پھر اس جگہ جہاں میں تمھیں لے گئی تھی۔"

"میں اس جگہ بھی نہیں جانا چاہتا۔" بنگو نے کہا۔" لیکن خیر، اگر تم وہیں ملنا چاہتی ہو تو میں آجاؤں گا۔"

"نو بجے۔" اس نے وقت بتایا۔

اسی وقت باہر ہال سے ایک تیز چیخ کی آواز آئی۔ بنگو نے لپک کر دروازہ کھولا۔ وہ چیخ اس چودہ پندرہ سالہ لڑکے کی تھی جس کے بال سیاہ اور چہرہ غیر جاذب نظر سا تھا۔ اسے اس سے زیادہ عمر والی ایک لڑکی نے پکڑ رکھا تھا۔ جس کے چہرے پر میک اپ کا پلاسٹر چڑھا ہوا تھا اور جس کے زرزی مائل سرخ بال اس کے شانے پر بکھرے ہوئے تھے۔

یونیورا اپنے بنگو کو دھکا دیتے ہوئے آگے نکل گئی اور لڑکی کو دو چار ہاتھ جما کر لڑکے کو پکڑ کر جھنجھوڑنے لگی۔" چپ رہو۔" وہ چیخی۔

"اس نے مائک کے پاس سے آئیوانے میرے خطوط چرا لئے ہیں۔" لڑکی نے کہا۔" اور کہتا ہے کہ اگر میں نے اگلے ہفتے کا اپنا الاؤنس اسے نہ دیا تو وہ اسے جان کے حوالے کر دے گا۔"

"ہاں۔" لڑکے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لڑکی اس کی طرف لپکی لیکن یونورا نے پھر اس پر دو ایک ہاتھ جڑ دیئے۔

"تم مجھے نہیں مار سکتیں" لڑکے نے پر تضحیک لہجے میں لیو نورا کو گھورتے ہوئے کہا۔ "ورنہ میں تمھارے ساتھ بھی یہی کر سکتا ہوں۔" اس نے بنگو کی طرف دیکھا۔

"ممکن ہے یہ تم پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت نہ کر سکے" بنگو نے کہا "لیکن میں تو کر سکتا ہوں" اور ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر لڑکے کی مرمت کر دی۔

وہ لڑکا چیخ چیخ کر رونے لگا اور ہال سے نکل کر بھاگ گیا۔ لڑکی نے کہا۔

"لیو نورا، اسے کچھ رقم دیدو ورنہ وہ بھر گڑبڑ ضرور پیدا کرے گا۔"

نیوی بلیو رنگ کی سوٹ والی ملازمہ بھی وہاں آگئی۔ لیو نورا نے اسے حکم دیا کہ دونوں کو ان کی خواہش کے مطابق رقم دیدے۔ پھر وہ کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کرتے ہوئے بولی: "مجھے افسوس ہے۔"

"کوئی بات نہیں۔" بنگو اپنے سلک کے رومال سے اپنا ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولا۔ "ہوں، تو یہی ڈوفین فلر ہے جس نے سوان کلب میں جھگڑا کیا تھا اور جس کی عمر سترہ سال ہے۔"

"تم ان کی مرمت کیوں نہیں کرتیں۔" ہینڈسم نے پوچھا۔

"کر سکتی ہوں۔" وہ تیز سانس کے درمیان بولی۔ "لیکن یہ میرے بچے نہیں ہیں۔"

دروازے پر کسی نے دستک دی اور پھر اسے کھول کر ایک مرد کمرے میں داخل ہوا جسے جوان تو نہیں کہا جا سکتا لیکن وہ جاذب نظر ضرور تھا۔ اس کے سیاہ بال اس کے سر پر چپکے ہوئے تھے، آنکھیں بھوری تھیں اور اس نے ٹینس کھیلنے کا لباس زیب تن کر رکھا تھا۔

"اوہ، مجھے افسوس ہے میں ایسے وقت آیا۔" وہ بولا۔ "لیکن میرا چیک ——"

"میں نے آفس میں بھیجی کو دیدیا ہے۔" اس نے کہا اور پھر ہینڈسم اور بنگو سے مخاطب ہوتے ہوئے بولی۔ "یہ میرے شوہر نتلے گبس فلر ہیں۔"

"خوشی ہوئی۔" وہ بڑبڑایا اور پھر چند لمحے تک بنگو اور ہینڈسم کو غور بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔ "تمھارے موکل ہیں۔"

"وہ ہنسی۔" ایسا معلوم ہوتا ہے میں ہی ان کی موکلہ ہوں۔" وہ بولی۔ "لیکن یہ تمھارے جاننے کی بات نہیں ہے۔"

"ہوگا۔" وہ آہستہ سے بولا۔ اس نے باہر جانے کے لئے دروازہ کھولا اور پھر ٹھہر کر بولا۔ "کسی نے نزوی کو۔۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو مارا ہے۔ میرے خیال میں اب آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ میں آفس سے اپنا چیک لے لونگا۔" اس نے جھک کر بنگو اور ہینڈسم کو سلام کیا اور کمرے کے باہر نکل گیا۔

لیونورا پنیتھ دور جاتے ہوئے قدموں کی آواز سنتی رہی۔ "یہ میری گھریلو زندگی ہے۔" اس نے کہا اور پھر بنگو سے مخاطب ہوئی۔ "کل نو بجے میں رقم کے ساتھ تمھارا انتظار کروں گی اور تم مجھے مسٹر پیٹن کو دکھاؤگے۔" اس سے پیشتر کہ بنگو کچھ کہتا وہ یکایک بڑبڑا کر بولی۔ "جاؤ۔ اب کس کا انتظار کر رہے ہو۔"

"کسی کا نہیں۔" بنگو نے جلدی سے کہا اور ہینڈسم کا بازو پکڑتے ہوئے تیزی سے کمرے سے باہر نکلا۔ پھر زینہ طے کرنے کے بعد آفس کے پہلو سے گزرتے ہوئے اس نے سنا کہ فنلے گبس فنز سکریٹری سے دھیمی آواز میں کہہ رہا تھا۔ "اگر تم مجھے سوڈالر کا چیک اور دیدو تو میں اس میں سے تمھیں بھی کچھ دیدوں گا۔ وہ اپنا حساب کتاب کبھی نہیں دیکھتی۔"

"اب۔" ہینڈسم نے مضحکہ خیز اور کھوکھلی آواز میں پوچھا۔ "میرا خیال ہے سب معاملہ طے ہوگیا۔"

"ہاں۔" بنگو نے کہا۔ "سب معاملہ طے ہوگیا۔" اسے اپنی آواز بھی کھوکھلی اور مضحکہ خیز معلوم ہوئی۔ اس نے ایسا محسوس کیا جیسے اس نے اپنی نہیں کسی اجنبی کی آواز سنی ہے۔ اس نے پارک تک کا سفر خاموشی سے طے کیا۔ پھر ہینڈسم نے کہا۔ "میرا خیال ہے

جب وہ کل ہمیں ایڈوانس کی رقم دے گی تو ہم اپنا گروی رکھا ہوا کیمرہ چھڑا سکیں گے؟
" ہاں۔" بنگو نے کہا۔" اور بے بی، مسٹر پیجن اور رینا لڈو کے لئے ایک شاندار پارٹی کا انتظام کریں گے۔" اس نے اپنے لہجہ میں یقین کا عنصر پیدا کرنا چاہا لیکن پوری طرح کامیاب نہ ہو سکا۔
بنگو اس وقت تک خاموش رہا جب تک وہ ہال نہیں پہنچ گیا۔" اس وقت میں غسل کی بہت سخت ضرورت محسوس کر رہا ہوں۔"
ہینڈسم خاموش رہا۔
دن کافی گرم تھا اس لئے جب وہ اپنی رہائش گاہ کے پاس پہنچے تو پسینے میں شرابور ہو رہے تھے اور بنگو کے سوٹ میں کچھ شکنیں بھی پیدا ہو چکی تھیں۔
اوہ، غسل کرنے کے بعد وہ سوٹ پر استری کرے گا اور اپنے کو پھر پہلے کی طرح چاق و چوبند محسوس کرنے لگے گا۔ بنگو نے سوچا۔
کسی نے تیز آواز سے ہارن بجایا۔ بنگو نے زینے کے پاس سے پلٹ کر دیکھا۔ اسے سڑک کی دوسری سمت ایک گرے رولز رائس کھڑی دکھائی دی۔ اس کی وھیل کے پاس جون لوگن بیٹھی ہوئی تھی اور تیزی سے ہاتھ کو جنبش دیتی ہوئی اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کر رہی تھی۔ اس نے سڑک کو پار کیا اور اس کے پاس پہنچتے ہوئے بولا۔" کیا ہے۔"
" بیٹھ جاؤ۔" وہ بولی۔" تم دونوں۔" اس کا لہجہ عجیب اور پریشان کن تھا۔" میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں۔ میں تمھیں کچھ بتانا چاہتی ہوں۔"

چوبیسواں باب

بھاگ جاؤ

"میں تو سمجھی تھی کہ اب تم واپس ہی نہیں آؤ گے۔" جون لوگن ریور سائڈ کی سمت کار تیزی سے دوڑاتے ہوئے بولی۔

"بات کیا ہے۔" ہنگو نے پوچھا۔

"خدا کے لئے۔" وہ بولی۔ "جس قدر جلد ممکن ہو تم اس شہر کو چھوڑ کر کہیں اور چلے جاؤ۔"

اس نے داہنی سمت جانے والی ایک گلی میں کار کا رخ موڑ دیا۔ اب کار کی رفتار دھیمی تھی۔

"کیوں۔" ہنگو نے پوچھا۔ "ہمیں یہ شہر پسند ہے۔ اس کے علاوہ ہمارا کاروبار پھیلا ہوا ہے۔"

"میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ آخر میں ایسا کیوں کر رہی ہوں۔" وہ کچھ پریشان لہجہ میں بولی۔

"اور نہ میری ہی۔" ہنگو نے کہا۔ "تم ایسا کیوں کر رہی ہو۔"

اس نے اسے پسندیدہ نظروں سے دیکھا۔ اس کا چہرہ میک اپ کی تہہ کے نیچے سفید ہو رہا تھا اور کپڑے بھی بے ترتیب ہو رہے تھے۔ لیکن پھر بھی وہ خوبصورت نظر آرہی تھی۔

"اس لئے کہ میں تمھیں پسند کرتی ہوں۔" وہ بولی۔ "لیکن اگر تم پسند کرنے کی وجہ پوچھو گے تو میں نہ بتا سکوں گی۔"

"ہم بھی تمھیں پسند کرتے ہیں۔" بنگو نے کہا۔ "اب جلدی سے یہ بتا دو کہ تم ہمیں شہر سے باہر کیوں بھیجنا چاہتی ہو۔"

"پہلے یہ بتاؤ۔" وہ بولی۔ "تم لوگوں کی خواہش کیا ہے۔"

"دولتمند بننا۔" بنگو نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن جو طریقہ تم نے اختیار کیا ہے۔" وہ بولی۔ "تمھیں جلد ہی ایک وارث کو تلاش کرنے کی ضرورت محسوس ہو گی۔"

"کیا تم مجھے خوفزدہ کرنا چاہتی ہو۔" بنگو نے اطمینان سے پوچھا۔

"لیکن تم آسانی سے خوفزدہ ہونے والے معلوم نہیں ہوتے۔" وہ بولی۔ "اور مارٹی بھی ایسا ہی ہے۔"

"مارٹی۔" بنگو نے دہرایا۔

اس کے جواب میں اس نے ایک تہہ کیا ہوا اخبار سیٹ کے نیچے سے نکال کر اس کے ہاتھوں میں دیدیا۔ اسی صبح مارٹی بشولٹ کو جیل سے رہا کر دیا گیا تھا۔ پولیس کو یہ ماننے پر مجبور ہو جانا پڑا تھا کہ اس کا تعلق کسی بھی طرح اس کے دوست کے قتل سے نہیں ہو سکتا جو اس کے فلیٹ کے دروازے پر مردہ پایا گیا تھا۔ جس وقت اس کے دوست کو قتل کیا گیا تھا اس وقت وہ کہیں اور موجود تھا۔

پھر — جیل سے رہا ہونے کے ایک گھنٹے بعد، جب مارٹی بشولٹ ایک سڑک کو پار کر رہا تھا، ایک ٹیکسی تیزی سے آکر اس کے پہلو میں ٹھہری تھی اور کوئی اسے گولی مار کر پھر تیزی سے ٹیکسی کو بھگا لے گیا تھا۔

"تو یہ بات ہے۔" بنگو نے کہا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کی آواز کانپ رہی ہے۔

بنگو نے اخبار میں شائع ہونے والی جائے وقوعہ دیکھی تصویر دیکھی۔ "یہ تصویر اچھی نہیں ہے"، اس نے کہا۔ "انھیں عمارت کی سمت سے اس تصویر کو کھینچنا چاہئے تھا۔"

"اوہ، تم مبصر بھی ہو۔" جون لوگن نے طنزیہ لہجہ میں کہا۔ "کیوں بنگو، کیا اب تم سمجھ گئے میں کیا کہنا چاہتی ہوں۔ تم ایسے لوگوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہو جو بے وقوف نہیں ہیں۔"

"ہم بھی بے وقوف نہیں ہیں۔" بنگو نے کہا۔ "کیا تمھیں معلوم ہے ہارٹی لبشولٹ کو کس نے قتل کیا ہے۔"

"میں تمھیں اس کا نام و پتہ سب کچھ بتا سکتی ہوں۔" وہ بولی۔ "اور یہ بھی بتا سکتی ہوں کہ ہارٹی کس کے لئے کام کر رہا تھا۔ اسی شخص کے پاس تمھارا وہ خط ہے جو تم نے ہارکنس سینتھ کو لکھا تھا۔ یہ تمھاری خوش قسمتی ہے کہ اس پر تمھارا پتہ تحریر نہیں ہے لیکن مجھے امید ہے وہ جلد یا دیر اس کا پتہ لگا ہی لے گا۔"

"میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ میرا خط کس کے پاس ہوگا۔" بنگو نے کہا اور پھر ایک سگریٹ اس سے مانگ کر جلائی۔ اس نے کسی نہ کسی طرح اپنے پر قابو رکھتے ہوئے پوچھا۔ "اس شخص کا کیا نام ہے اور کس طرح اس نے میرے خط پر قبضہ حاصل کیا تھا۔"

اس نے سوال کا پہلا نصف حصہ نظر انداز کر دیا اور بولی۔ "آرٹ فرنیک اور ہارٹی لبشولٹ کو ہارکنس سینتھ کی نگرانی پر مقرر کیا گیا تھا تاکہ وہ کہیں فرار نہ ہو سکے انھیں لوگوں نے اس خط کو اپنے باس تک پہنچایا تھا۔"

بنگو ایک منٹ تک خاموش رہا۔ "اس کا مطلب ہے جس وقت میرا خط وہاں پہنچا تھا وہ اس جگہ موجود تھے اور انھیں میں سے ایک نے مجھے فون کر کے بلایا تھا۔"

"نہیں۔" وہ بولی۔

اس بار وہ دو منٹ تک خاموش رہا۔ "اگر ان لوگوں نے مجھے فون نہیں کیا تو پھر کس نے کیا تھا۔"

"تم یہ کیوں جاننا چاہتے ہو۔" وہ پریشان لہجہ میں بولی۔ "تمھیں تو اس کی فکر ہونا چاہیئے کہ تمھارا خط اس کے پاس ہے اور خط کا اس کے پاس ہونا ظاہر کرتا ہے کہ وہ بھی مشرو بیجن میں دلچسپی لے رہا ہے۔" وہ ہنسی۔ "اسے بھی پانچ لاکھ ڈالر سے دلچسپی ہے۔"

"ہو گا۔" نگو نے لاپرواہی سے کہا۔ "میں تو صرف نصف چاہتا ہوں۔"

جون نے کہا۔ "لیکن اس کے ساتھ کئی آدمی ہیں جنھیں حصہ دینا پڑے گا۔"

اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے اور وہ وھیل پر جھکتے ہوئے بولی۔ "تم نے مارٹی کا انجام دیکھ لیا ہے۔ مارٹی اسے دھوکا دینے جا رہا تھا اور اسے معلوم ہو گیا تھا۔"

"کیسا دھوکا۔" نگو نے کہا۔ "کیا وہ ہمیں کچھ بتانے کے لئے آ رہا تھا۔"

"بے وقوفی کی باتیں مت کرو۔" وہ بولی۔ "وہ یونیورسل ایجنسی کے پاس جا رہا تھا۔"

نگو چند لمحے خاموش رہنے کے بعد آہستہ سے بولا۔ "کیا وہ شخص بھی ــــ جس کے پاس میرا خط ہے، اس انشورنس سے ملنے والی رقم کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔"

"اور نہیں تو کیا آسمان سے اس کے سر پر سکوں کی بارش ہو گی۔" وہ چڑچڑا کر بولی

"ہوں، اس کا مطلب ہے ــــ اگر میں غلطی نہیں کر رہا ہوں تو اس نے اس انشورنس سے ملنے والی رقم کے بھروسے پر کسی کو کچھ قرض دیا تھا۔ وہ شاید اس میں اس لئے دلچسپی لے رہا ہے کہ قرض کی رقم کے علاوہ بھی وہ کچھ اوبھاڑنے کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ کیوں؟"

"تم قسمت کا حال بتانے کے لئے ایک دوکان کھول کر بیٹھ جاؤ۔" وہ بولی۔

"تمھاری سوجھ بوجھ اچھی ہے۔"

"اور یولورا سپنیفڈ بھی اس انشورنس کی رقم سے دلچسپی لے رہی ہے۔ اسے ایک بڑے خاندان کا خرچ برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ جہاں تک ہمارا سوال ہے ہم اچھی حالت میں ہیں۔ لیکن۔" بنگو نے کہا۔" کوئی بھی انشورنس کی رقم اسوقت تک نہیں حاصل کرسکتا جب تک کہ مسٹر بیجن میرے پاس ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں ترپ کا پتہ ہے۔"

اس نے کار کا رخ موڑا اور شمال کی سمت آہستہ سے کار چلانے لگی۔

"اس کا مطلب ہے اب میرا کچھ کہنا ہی بیکار ہے۔" وہ بولی "خیر، تم اگر مرنا چاہتے ہو تو میں کیا کرسکتی ہوں۔"

"لیکن تمھاری بتائی ہوئی ایک بات ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہوسکتی ہے۔" بنگو نے کہا۔" اس شخص کا کیا نام ہے جس کے پاس ہمارا خط ہے اور ہم اس سے کہاں ملاقات کرسکتے ہیں۔"

کار ایک بس کے عقبی حصے سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔" تم یہ کیوں جاننا چاہتے ہو؟"

"اس لئے کہ ہم اس سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔" بنگو نے جواب دیا۔" میں اس سے اپنا خط واپس لینا چاہتا ہوں۔"

کچھ دیر تک خاموشی چھائی رہی۔ پھر اس نے کنکھیوں سے بنگو کی سمت دیکھتے ہوئے کہا۔" اس کا نام اسٹیو اسٹون ہے اور سوان کلب کے علاوہ دوسری اور کئی کلبوں کا مالک ہے۔ اس کا آفس سوان کلب کے اوپر ہی ہے۔ اگر تم اس سے ملاقات کرنا چاہتے ہو تو وہ شام کو اپنے آفس میں مل سکتا ہے لیکن اگر تمھارے ساتھ کوئی واقعہ پیش آگیا تو میں اس کی ذمہ دار نہ ہونگی۔"

"شکریہ۔" بنگو نے کہا۔

اس نے کار کا رخ جپیانوز شاہراہ کی سمت موڑا۔ پھر امسٹرڈم ایونیو سے

ہوتی ہوئی جنوب کی سمت چلنے لگی۔ پھر اس نے سرد لہجے میں کہا۔ "اس کا آفس مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے۔ اگر وہاں تم کسی مصیبت میں پھنس جاؤ اور سوان کلب سے باہر نکلنے کا تمھیں کوئی راستہ نظر نہ آئے تو اسی کمرے کی پشت پر تمھیں ایک زینہ مل جائے گا۔ تم اس کے ذریعہ آسانی سے سوان کلب کے عقبی حصے میں پہنچ سکتے ہو۔ وہاں ایک کار ہمیشہ تیار کھڑی رہتی ہے۔"

"دوبارہ شکریہ۔" ننگو نے کہا۔ "لیکن میرا خیال ہے عقبی زینے کو استعمال کرنے کی ضرورت ہمیں محسوس نہ ہوگی۔" ایک بار پھر وہ اپنے کو بہادر محسوس کرنے لگا۔ "اس سے کیا ہوتا ہے کہ اسٹیو اسٹون کے پاس ساؤنڈ پروف کمرہ ہے اور اس کے ساتھی اس کے اردگرد موجود رہتے ہیں۔ ہمارے پاس مسٹر بیچن ہیں۔ وہ مجھے کچھ اور بتاؤ ڈارلنگ۔" ننگو نے خوشگوار لہجے میں کہا۔ "تمھیں اس سے کیا فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔"

"تمھاری ہی طرح۔" وہ بولی۔ "میں بھی دولتمند بننا چاہتی ہوں۔"

"لیکن یہ راستہ بہت مشکل ہے۔" ننگو نے کہا۔ "کم سے کم تمھارے لئے۔"

"ننگو۔" بیچن سم نے بےچینی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ "تم پچھلی ملاقات پر اس سے جھگڑا کر بیٹھے تھے۔"

"لیکن آج جھگڑا نہیں ہوگا۔" ننگو نے کہا۔ "ہم ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اپنے خیالات کا ایک دوسرے پر اظہار کر رہے ہیں۔" اس نے اپنے سگریٹ کے ٹکڑے کو باہر سڑک پر پھینکا۔ "میں نے تمھارے بارے میں بہت کچھ اندازہ لگا لیا ہے لیکن پھر بھی اچھی طرح تمھیں سمجھ نہیں پایا ہوں۔ یہ تو میں جان ہی گیا ہوں کہ ایک بہت بڑی رقم حاصل کرنے کی خواہش رکھتی ہو لیکن یہ نہیں سمجھ سکا ہوں کہ تم اسے خرچ کہاں کروگی۔ تم ان میں سے نہیں ہو جنھیں ہیرے

جواہرات یا بینک بیلنس رکھنے کی خواہش ہوتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم سخت محنت کرتی ہو اور اپنے کو دلکش بنانے کے لئے کافی وقت صرف کرتی ہو تاکہ لوگ تمھاری طرف متوجہ ہو سکیں۔ تم اسٹیوا سٹیون جیسے خطرناک شخص کے ساتھ رہنے کا خطرہ مول لئے ہوئے ہو پھر بھی تم اپنے پر زیادہ رقم صرف نہیں کرتیں۔" اس نے ایک لمبی سانس لی۔ "آخر تمھاری خواہش کیا ہے۔"

"میں ایک مکان خریدنا چاہتی ہوں۔" وہ بولی۔ "جزیرہ راک میں ایک مکان خریدنا چاہتی ہوں۔"

بنگو نے اس کی طرف حیرت سے دیکھا۔ اس کی نیلی آنکھیں خوابیدہ سی تھیں۔

"ہر شخص کی اپنی پسند ہوتی ہے۔" وہ بولا۔

"میں وہیں پیدا ہوئی تھی۔" جون لوگن نے کہا۔ "میری ماں وہاں مکانوں میں صفائی کا کام کیا کرتی تھی۔ وہاں ایک بہت بڑا مکان ہے جس کی صفائی میری ماں کیا کرتی تھی۔ میں اسی کو خرید کر اس میں رہنا چاہتی ہوں۔"

"میں خدا سے دعا کروں گا کہ تمھاری یہ آرزو ضرور پوری ہو جائے۔" بنگو نے کہا اور اس میں واقعی سچائی تھی۔

اس نے ان کی رہائش گاہ کی عمارت کے سامنے کار روک دی۔ "آخر تم لوگ اس معاملے سے علحدہ کیوں نہیں ہو جاتے۔ میں سچ کہتی ہوں۔ اگر تم لوگوں کو کچھ ہو گیا تو مجھے کافی افسوس ہو گا۔"

"ہمیں کچھ نہیں ہو سکتا۔" بنگو نے جلدی سے کہا اور ہینڈسم کو دھکا دیکر کار سے اتارتے ہوئے سرد لہجے میں بولا۔ "اس سیر کرانے کا شکریہ۔"

وہ چند لمحے اسے حیرت سے دیکھتی رہی اور پھر کار آگے بڑھا لے گئی۔

"تمھیں اسے استغراق الوداع نہیں کہنا چاہئے تھا۔" ہینڈسم نے کہا۔ "اس

نے ہمیں خطرے سے آگاہ کیا تھا۔

"اگر ایسا ہوتا،" بنگو نے کہا۔ "تو اچھا ہی ہوتا۔ لیکن اب مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ وہ ہمیں کچھ دیر کے لئے یہاں سے دور ہی رکھنا چاہتی تھی۔"

عمارت کی دوسری سمت سڑک کے کنارے ایک بڑی سیڈن کھڑی ہوئی تھی۔ سب سے پہلے ان کی ملاقات نیچے ہال میں ماں سے ہوئی۔ "اوہ مسٹر رگس، کچھ دیر پیشتر ایک صاحب تم سے ملنے کے لئے آئے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ کچھ ضروری کام کی وجہ سے تم سے ملنا چاہتے ہیں اور تم نے ان سے ملنے کا وقت مقرر کر رکھا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ تمھارے کمرے میں بیٹھ کر تمھارا انتظار کریں گے۔ وہ کرائے کے بارے میں بھی کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن اسوقت بنگو نصف زینہ طے کر چکا تھا۔

"ہاں، ہاں۔" اس نے تیز سانسوں کے درمیان کہا۔ "میں نے اس سے ملنے کا وقت مقرر کر رکھا ہے۔"

اس نے دو منزل کا زینہ اور تیزی سے طے کیا۔ ہینا رسم اس کے ساتھ ہی ساتھ رہا۔ اس نے اپنے کمرے کا دروازہ جھٹکے کے ساتھ کھولا۔

سب سے پہلا خیال جو اس کے ذہن میں آیا وہ یہ تھا کہ فرش پر پڑا شخص مردہ ہے لیکن پھر بھی جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ وہ خوف کی وجہ سے بے حرکت پڑا ہوا ہو۔ وہ دبلے پتلے جسم والا ایک ناٹے قد کا شخص تھا جس کے بال سیاہ تھے اور جس نے ہرے رنگ کا سوٹ زیب تن کر رکھا تھا۔

رینا لڈو اس شخص کے سر کے پاس ہی فرش پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں اس کا کھلا ہوا چاقو تھا۔ وہ اس شخص کو بتا رہا تھا کہ اگر کسی شخص کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہو تو ایسی حالت میں کیا کیا تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ اس اجنبی کا چہرہ خوف کی وجہ سے زرد ہو رہا تھا۔

مسٹر پیجن کے بائیں ہاتھ پر ایک ہلکا سا زخم تھا جسے بے بی صاف کرکے آیوڈین لگاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ "میرا خیال ہے آپ کو کچھ تکلیف تو ضرور محسوس ہو رہی ہوگی لیکن یہ صرف چند منٹوں کی ہے۔"

"ہلو" بنگو نے کہا اور دروازہ بند کر دیا۔

فرش پر پڑے ہوئے شخص نے اس طرح بنگو کی سمت دیکھا جیسے وہ امید کرتا ہو کہ وہ اسے رینالڈو کے پنجے سے نجات دلا دیگا۔

"یہ" رینالڈو نے غصے سے کہا۔ "یہاں پستول لے کر آیا تھا اور میرے دوست ــــــ ہمارے دوست کو چرا لے جانا چاہتا تھا۔"

"یہ تو بہت بری بات ہے۔" بنگو نے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن ممکن ہے اسے کچھ معلوم ہی نہ رہا ہو کہ یہ کیا کرنے جا رہا ہے۔"

"اس کے پاس پستول تھا" رینالڈو نے کہا۔ "ہم نے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔"

بے بی نے کہا۔ "مسٹر پیجن کے ہاتھ پر اس کے دانتوں سے زخم آیا ہے۔"

"اوہ، بہت معمولی زخم ہے۔" مسٹر پیجن نے کہا۔ "مجھے خدشہ ہے اس کے دانتوں میں زیادہ چوٹ آئی ہوگی۔"

"مجھے جانے دو" اس شخص نے بے بسی سے کہا۔

رینالڈو نے کہا۔ "بنگو، میں تمھاری واپسی کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ کیا اب میں اسے ختم کر دوں۔"

"نہ۔ نہ۔ نہ۔" بنگو نے کہا۔ "یہ تو اور بھی بری بات ہوگی۔" اس نے فرش پر پڑے ہوئے شخص کو ٹھوکر لگائی۔ "اٹھو۔ میرا خیال ہے تمھیں اسٹیو اسٹون نے بھیجا تھا۔"

وہ شخص آہستہ آہستہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر کچھ خراشیں تھیں۔ بنگو نے

اندازہ لگایا وہ بے بی کے ناخنوں کے نشان ہونگے۔ اس شخص نے اپنا سر ہلایا اور پھر بولا۔ "ہاں۔"

"اچھی بات ہے۔" بنگو نے کہا۔ "ہم تمھیں واپس اسٹیو اسٹون کے پاس بھیج رہے ہیں۔ میری بات کو غور سے سنو۔ اس کے پاس ایک ایسی شے ہے جسے میں حاصل کرنا چاہتا ہوں اور میرے پاس ایک ایسی شے ہے جسے وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ہم دونوں مل کر معاملہ طے کر سکتے ہیں۔" وہ خاموش ہو گیا۔ ابھی تک اس بارے میں کچھ بھی نہیں سوچا تھا۔ لیکن اب اس نے اسٹیو اسٹون سے ملاقات کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ حالانکہ جون لوگن کے بتائے ہوئے ساؤنڈ پروف کمرے کا خیال آتے ہی اس کی بے چینی بڑھ گئی۔

"اس سے کہہ دینا کہ ہم آج رات نو بجے اس سے ملاقات کرنے آئیں گے اس سے یہ بھی کہہ دینا کہ وہ اس درمیان ہمیں پریشان کرنے کی کوشش نہ کرے ورنہ اسے پچھتانا پڑے گا۔ اس کے علاوہ تم یہ بھی بتا دینا کہ دوسرے آنیوالے شخص کے ساتھ رینالڈو کس قسم کا برتاؤ کرے گا۔"

رینالڈو خوش ہو کر اپنے برتاؤ کی تفصیل بیان کرنے لگا لیکن وہ ابھی نصف بات ہی کہہ سکا تھا کہ وہ شخص بھاگ کر کمرے سے باہر پہنچ گیا۔

پچیسواں باب

سیر اور سوا سیر

"لیکن اسے ہمارا پتہ کس طرح معلوم ہوا۔" ہینڈسم نے پوچھا۔

"بہت ہی آسانی سے۔" بنگو نے اطمینان سے جواب دیا لیکن اس کے لہجہ میں

تلی تھی۔" اس نے جون لوگن کو بتانے پر مجبور کیا ہوگا۔ اس کے بعد اس نے اسے ہمارے پاس بھیجا تاکہ وہ ہمیں یہاں سے کہیں دور لیجائے اور وہ مسٹر پیچن کو یہاں سے اغوا کرے جائیں۔"

"میں تو سمجھا تھا وہ واقعی ہمیں خطرے سے آگاہ کرنے آئی تھی۔" ہینڈسم نے کہا "مضحکہ خیز بات تو یہی ہے۔" بنگو نے کہا۔" اس نے جو کچھ کہا تھا صحیح تھا۔ ممکن ہے ان لوگوں نے ہمیں بھی مارٹی بیتھوسٹ کی طرح اپنے راستے سے ہٹانے کا پلان بنایا ہو لیکن جون لوگن اس سے متفق نہ ہوئی ہو۔ اس لئے انھوں نے اس سے کہا ہو کہ "اچھی بات ہے تم انھیں کچھ دیر کے لئے ان کی رہائش گاہ سے دور ہٹالے جاؤ تاکہ وہ مسٹر پیچن پر قبضہ حاصل کرسکیں۔ ممکن ہے ان لوگوں کا یہی منصوبہ رہا ہو۔"

"لیکن اسے ہماری فکر کیوں تھی" ہینڈسم نے کہا۔

"ممکن ہے اس پر ہماری شخصیت نے اثر کیا ہو۔" بنگو نے کہا۔" یا پھر وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ قتل کی وارادات میں اضافہ ہو جائے۔ کوئی بھی وجہ رہی ہو، ہمیں اس کی فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔"

ہینڈسم نے اپنی پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے کہا۔" کیوں نہ ہم اسٹیلو اسٹون کے پاس جانے سے پیشتر اس بات کا پتہ لگالیں کہ جون لوگن جو کچھ کہہ رہی تھی وہ سچ ہے یا جھوٹ۔"

بنگو چند ثانیئے تک اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا اور پھر بولا۔" یقیناً جو نے جو کچھ کہا تھا وہ سچ تھا۔ اسے سچ ہونا ہی چاہیئے۔"

"جب تم سوچتے ہو تو ایسا ہی ہوگا۔" ہینڈسم نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔" بنگو نے کہا۔" سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔"

بنگو کو یک پریشانی اب بھی تھی کہ مسٹر پیچن ہی کھانا پکایا کرتے تھے۔ اپنے

کے خیال میں جب کوئی شخص کسی کو اغوا کرتا ہے تو اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس شخص کے لئے ہر شے کا انتظام کرے اور خاص کر پکے ہوئے کھانے کا۔ لیکن مسٹر پیچن کھانا پکانا جانتے تھے اور وہ نہیں جانتا تھا۔

مثال کے طور پر آج دوپہر ہی کی بات لی جا سکتی ہے۔ مسٹر پیچن نے ہینڈسم کو تیس سنٹ دیکر کھانے کے لئے کچھ چیزیں منگائی تھیں اور پھر انھیں اسطرح پکایا تھا کہ بنگو کے ہونٹوں پر خاموشی کی مہر لگ گئی تھی اور رینالڈو ایک نظم لکھنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

"کل ۔" مسٹر پیچن نے کہا۔" میں بے بی کو بسکٹ پکانے کی ترکیب بتانے جا رہا ہوں ۔"

بے بی بھی اسوقت آگئی تھی۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے ہوئے ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف تھے۔ آج کی رات اسے سات بجے سے دس بجے تک کام کرنا تھا پھر واپس آکر رینالڈو کے ساتھ مسٹر پیچن کی حفاظت کرنا تھی۔

وہ اپنے کالے لباس پر ایک نیا اور سفید کالر لگائے بیٹھی اس نے آج اپنے بالوں کو بھی نئے ڈھنگ سے سنوارا تھا۔ بنگو نے محسوس کیا کہ رینالڈو اسے پسندیدہ نظروں سے دیکھ رہا ہے ۔

اپنے کام پر جانے سے پیشتر بے بی نے بنگو کو علیحدہ ہال میں بلایا۔

"تم نے آج دوپہر جو کچھ کہا تھا وہ میں نے سنا ہے ۔" وہ بولی ۔" بنگو، سوان کلب سے دور ہی رہو اور وہاں آج کی رات جانے کا ارادہ ترک کر دو ۔" اس کے لہجے سے گھبراہٹ مترشح تھی ۔

"کیوں ۔" بنگو نے پوچھا ۔ اسنے یہ سوچ کر خوشی محسوس کی کہ بے بی اس کے لئے فکر مند ہے۔ لیکن، اس نے اپنے کو یاد دلایا ۔ یہ پریشانی اس کے لئے نہیں ہینڈسم

کے لئے ہے۔

"میرا خیال ہے وہاں جانا خطرے سے خالی نہیں ہے!" وہ بولی۔ اسکی پیشانی پر بل آگئے۔ "مسٹر اسٹیو اسٹون کیلئے بہت سے لوگ ہی کام نہیں کرتے وہاں اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔"

"مثال کے طور پر ۔۔" بنگو نے پوچھا۔

"وہاں اوپری منزل پر جوئے کی بازی بھی کھیلی جاتی ہے۔" وہ بولی۔ "اس سے اوپر والی منزل بھی میرے خیال میں سران کلب ہی کا حصہ ہے لیکن اسکے بارے میں کچھ نہیں جانتی کیونکہ وہاں ملازموں کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اسکے علاوہ جب بھی کبھی وہاں ایک شخص دوبار آتا ہے تو اس کے بارے میں پوری معلومات مہیا کیجاتی ہے کہ وہ کسقدر دولتمند ہے، اسکی بیوی کون ہے اور وہ کن کن لڑکیوں سے میل جول رکھتا ہے وغیرہ وغیرہ"

"اگر وہ شخص دولتمند نہیں ہوتا!" بنگو نے کہا۔ "لیکن اسے دوسری جگہ سے رقم مل سکتی ہو تو بھی اسے وہاں آنے جانے دیا جاتا ہے۔ اسے ادھار دیا جاتا ہے اور پھر اس پر دباؤ ڈال کر دوسری جگہ سے رقم حاصل کرنے کیلئے کہا جاتا ہے۔"

"اوہ" بے بی نے کہا۔ "تو تم وہاں جا چکے ہو۔"

"کبھی نہیں۔" بنگو نے کہا۔ "لیکن کچھ دوسری جگہوں پر ضرور گیا ہوں۔ ہر جگہ کا قاعدہ ایک ہی سا ہے۔" اس نے پرتشویش نظروں سے دیکھا۔ "بے بی، تمھیں ایسی جگہ کام نہیں کرنا چاہیئے۔" اس نے کہا۔

"تم سمجھتے ہو میں وہاں اس لئے کام کرتی ہوں کہ وہ جگہ مجھے پسند ہے؟" بے بی نے پوچھا۔ "مجھے وہاں سے جتنی تنخواہ ملتی ہے وہ کہیں اور نہیں مل سکتی۔ ماں اب بوڑھی ہو چکی ہے اس لئے وہ کام نہیں کر سکتی۔ اس کے علاوہ۔" وہ مسکرائی۔ "اس نے ایک شخص سے ملنا بھی شروع کر دیا ہے۔ میرا خیال ہے مجھے جلد ہی ایک سوتیلا باپ

ملنے والا ہے اور ممکن ہے وہ مجھے علیحدہ کردے۔ پھر مجھے اپنے لئے خود ہی سب کچھ کرنا ہوگا۔"

"پھر۔" بنگو نے پوچھا۔

"ممکن ہے مجھے سوان کلب میں ترقی کرنے کا موقع ملجائے۔" وہ بولی۔ "اور پھر مجھے اسوقت کا بھی تو انتظار کرنا ہے جب تم میرے لئے ہیرے جواہرات کے زیور وغیرہ لانے کے قابل ہوجاؤ گے۔ اب مجھے جانا چاہیئے۔"

بنگو اسے زینے سے نیچے کی سمت جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ بے بی کو اپنے بازوؤں میں لینا کس قدر مسرت بخش ہوگا۔ اس نے سوچا۔ لیکن اسطرح نہیں جسطرح لوگ عورتوں کو لیتے ہیں بلکہ اس طرح، جسطرح بچوں کو بازوؤں میں لیا جاتا ہے۔

واقعی ہینڈسم کو ایک اچھی لڑکی مل جائے گی۔ اس نے سوچا اور ایک لمبی سانس لیتے ہوئے کمرے میں واپس پہنچ گیا۔

ابھی آٹھ بجنے میں پندرہ منٹ باقی تھے کہ وہ اپنا گبرڈین کا سوٹ، ہری قمیص اور ایک خوبصورت سی ٹائی گلے میں باندھ کر تیار ہوگیا۔ اس نے سوچا سوان کلب میں جانے کے لئے یہ لباس برا نہیں ہے۔ اگر اس کی جیب میں ایک ڈالر اٹھتر سنٹ سے زیادہ ہوتا (اس میں تین چوتھائی ڈالر کے وہ سکے بھی شامل تھے جو آج دوپہر کی ڈاک سے آئے تھے) تو وہ ایک ٹیکسی ضرور کرائے پر حاصل کر لیتا۔

دوہ، دوبارہ جب وہ پھر سوان کلب جائے گا اس کے پاس خود اپنی کار موجود ہوگی۔ ایک بہترین، خوبصورت اور آرام دہ کار۔

اس نے ہینڈسم کو احکام دیئے کہ وہ کس قسم کا لباس زیب تن کرے گا ہینڈسم کی خواہش تھی کہ وہ اپنا کیمرہ بھی لیتا چلے کیونکہ وہ ایک نائٹ کلب ہے اور وہ وہاں سینکڑوں تصویریں کھینچ سکتا ہے۔ لیکن بنگو اس پر راضی نہیں ہوا

ساڑھے آٹھ بجے وہ سوان کلب کی سمت روانہ ہوئے۔ جب سوان کلب ایک عمارت کے فاصلے پر رہ گیا تو بنگو نے ایک ٹیکسی کو آواز دی اور پھر اس پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ "سوان کلب۔"

"سوان کلب۔" ڈرائیور نے حیرت سے کہا۔ "وہ تو آگے ہی ہے۔"

"ہم وہاں ٹیکسی پر ہی جانا چاہتے ہیں۔" بنگو نے کہا۔ "چلو۔"

میٹر نے کرایہ پچیس سنٹ بتایا۔ بنگو کرایہ ادا کرنے کے بعد اس کا انتظار کرنے لگا کہ ڈرائیور اس کے لئے کار کا دروازہ کھولے۔

"ہم معمولی لوگوں کی طرح پیدل نہیں آسکتے تھے۔" اس نے ہینڈسم کو کلب کے داخلی دروازے کی سمت بڑھتے ہوئے بتایا۔

بنگو کو وہ جگہ کافی پسند آئی۔ اس نے چیک روم کاؤنٹر پر بے بی کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ وہ بہت ہی خوبصورت نظر آرہی تھی۔ اس وقت بنگو نے محسوس کیا کہ وہ سیاہ لباس کے اوپر سفید کالر کیوں لگاتی ہے۔ اس سے اسکی دلکشی میں اور بھی اضافہ ہو جاتا تھا۔ اس نے انھیں دیکھ کر آنکھیں جھپکائیں لیکن اس کا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری رہا،

جس وقت بنگو اس کے پاس پہنچا۔ وہ بولی۔ "اپنی ہیٹ یہاں رکھ دیجئے۔"

بنگو نے اپنی پناما ہیٹ اتار کر اس کی سمت پھینکتے ہوئے کہا۔ "گم نہ ہونے پائے۔"

ہینڈسم نے اس کا بازو پکڑ لیا اور پھسپھسا کر بولا۔ "بنگو وہ تو بے بی تھی۔"

"اور کیا تم اس کی جگہ اپنی ماں کو دیکھنا چاہتے تھے۔"

ہیڈ ویٹر نے ان کے پاس پہنچتے ہوئے پوچھا۔ "دو۔"

"نہیں۔" بنگو نے جواب دیا۔ "ہم نے مسٹر اسٹون سے ملنے کا وقت مقرر کر رکھا ہے۔" پھر اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "میرا نام مسٹر گس ہے۔"

"اوہ، مسٹر گس۔" ہیڈ ویٹر نے کہا۔ "مسٹر اسٹون آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"

وہ ایک دیوار میں لگے ہوئے فون کے پاس گیا اور ایک منٹ تک باتیں کرنے کے بعد واپس آکر بولا۔ "مسٹر اسٹون چند منٹ کے لئے مصروف ہو گئے ہیں۔ اس دوران آپ یہاں کی چیزوں کو دیکھ سکتے ہیں۔"

"اچھی بات ہے۔" بنگو نے لاپرواہی سے کہا اور ہینڈسم کو اشارہ کرتے ہوئے ہیڈ ویٹر کے ساتھ ایک میز کے پاس پہنچ گیا جو ڈانس فلور کے پہلو میں رکھی ہوئی تھی۔

سوان کلب حالانکہ جگہ چھوٹی تھی پھر بھی بہت خوبصورتی سے اس کا انتظام کیا گیا تھا۔ البتہ ہوا کے آنے جانے کا انتظام ٹھیک نہیں تھا۔ وہاں دھواں اس طرح پھیلا ہوا تھا کہ وہ چاقو سے کٹ جانے والی کوئی شے معلوم ہو رہا تھا۔ میزیں چھوٹی اور قریب قریب رکھی ہوئی تھیں اور کرسیاں غیر آرام دہ تھیں۔

اسٹیج پر ایک مسخرہ اپنے کرتب دکھا رہا تھا لیکن کچھ ہی لوگ اس کی سمت متوجہ تھے باقی آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ بنگو نے مسخرے کی سمت دیکھا۔ فیصلہ کیا کہ وہ اس سے اچھے مسخروں کو دیکھ چکا ہے، اور کمرے کے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

ایک ویٹر ان کی میز کے پاس پہنچتے ہوئے بولا۔ "مسٹر اسٹون نے مجھے آپ لوگوں کے پاس بھیجا ہے آپ کیا پینا پسند کریں گے مسٹر گس۔"

بنگو نے اسکاچ اور سوڈا لانے کے لئے کہا اور ہینڈسم کے جن اور بیر منگانے پر تاؤ کھانے لگا۔ اور پھر سوچنے لگا کہ کاش اس میں بھی ہینڈسم جیسی جرأت ہوتی۔

تو سوان کلب میں اس طرح کے لوگ آتے ہیں۔ بنگو نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے سوچا۔ اسے یہ دیکھ کر بڑی مایوسی ہوئی کہ وہاں اس کے پسند کی کوئی بھی عورت نظر نہیں آئی۔

وہ جگہ لوگوں سے پر تھی، مسخرہ ناکام تھا اور اسکاچ پانی جیسی معلوم ہو رہی تھی پھر بھی بنگو خوش تھا۔ وہ سوان کلب تھا جہاں جانے پر لوگ فخر محسوس کرتے تھے اور

وہ وہاں اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ وہاں کے روزانہ آنے جانیوالوں میں سے ہے ہیڈ سم نے جا ہی لی۔ میرا خیال ہے ہمیں زیادہ دیر تک انتظار نہ کرنا پڑیگا بنگو نے اس کی سمت دیکھا کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا اور پھر خاموش ہی رہا۔ یہ ہیڈ سم کی غلطی نہیں تھی کہ وہ زندگی کی خوبصورتی پر نظر نہیں رکھتا تھا۔

اب مسخرہ اپنا کام ختم کر چکا تھا اور اس کی جگہ زرد بالوں والی ایک دبلی پتلی عورت آگئی تھی اور اپنی معمولی آواز میں گا رہی تھی۔ ہیڈ ویٹر پنجوں کے بل چلتا ہوا ان کے پاس پہنچا اور بولا۔ "اب مسٹر اسٹون آپ سے ملنے کے لئے تیار ہیں" دوسری منزل پر جانے کیلئے لفٹ موجود تھی۔ جس وقت وہ پہلی منزل کے پاس سے گذرے انھیں جوئے خانے سے لوگوں کے بھنبھنانے اور عورتوں کے قہقہوں کی آوازیں آتی سنائی دیں۔ دوسری منزل پر پہنچتے ہی ہیڈ ویٹر کی جگہ ایک دوسرے شخص نے لے لی۔ اسنے ہال کا دروازہ کھولا اور پھر انھیں لیکر دوسرے دروازے کے پاس پہنچا۔ اس دروازے کو اس نے اپنی جیب سے چابی نکالکر کھولا اور انھیں اسٹیو اسٹون کے آفس میں پہنچا دیا۔

بنگو کو اس کمرے کو دیکھ کر بہت ہی مایوسی ہوئی۔ اس نے سوچا تھا کہ اسٹون کا آفس شاندار قسم کا ہوگا لیکن وہاں چند معمولی آفس فرنیچر کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا یہاں تک کہ دیواروں پر تصویریں تک نہیں تھیں۔ لیکن اسنے اپنے کو یاد دلایا کہ اردگرد ممکن ہے اسٹون کے آدمی موجود ہوں اور کسی سوراخ وغیرہ سے اسے دیکھ رہے ہوں۔

اسٹیو اسٹون اوسط قد کا ایک عام سا شخص تھا جس کے بال بھورے اور ہونٹ پتلے تھے۔ اس کی آنکھوں پر سنہری کمانی کا ایک چشمہ موجود تھا۔ اس نے ایک معمولی قسم کا بھورا بزنس سوٹ، سفید قمیض اور سرخ رنگ کی ٹائی اپنے گلے

میں باندھ رکھی تھی۔

"آؤ" اس نے کہا۔ "تم لوگ آ گئے یہ اچھا ہی ہوا۔"

"تم نے ہمیں مدعو کیا ہے یہ بھی اچھا ہی ہوا۔" بنگو نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

ہنٹا رسم بھی بیٹھ گیا۔ "شراب کا شکریہ۔" اس نے کہا۔

چند لمحے تک وہ خاموش بیٹھے ایک دوسرے کا جائزہ لیتے رہے پھر اسٹیوا سٹون نے پوچھا۔ "تم نے مسٹر پیچن پر کس طرح قبضہ حاصل کیا تھا۔"

"وہ اڑ کر ہماری کھڑکی پر آ گئے تھے۔" بنگو نے کہا۔ "سنو، میں یہاں اپنے رازوں کو افشا کرنے کے لئے نہیں آیا ہوں۔ تم نے ہمارے خط پر کس طرح قبضہ حاصل کیا تھا اور کیا وہ یہاں موجود ہے۔" وہ دل ہی دل میں دعا کرنے لگا کہ اس کے چہرے سے خوف کا اظہار نہ ہونے پائے۔

اسٹیوا سٹون کے ہونٹوں میں خم پیدا ہو گئے: "میں نے بھی اپنے راز افشا کرنے کیلئے تمھیں نہیں بلایا ہے۔" اسنے کہا۔ "لیکن تمھارا خط میرے پاس موجود ہے۔"

"اور ہمارے پاس مسٹر پیچن ہیں۔" بنگو نے کہا۔

"تم کتنا چاہتے ہو۔" اسٹیوا سٹون نے پوچھا۔

"اپنا خط اور رقم کا کچھ حصہ۔" بنگو نے کہا۔ خط حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ اس نے سوچا۔ رقم کا معاملہ تو وہ یونیورا پینتھ سے طے کر ہی لے گا لیکن اسے یہ نہیں ظاہر کرنا چاہئے کہ وہ خط کی وجہ سے خوفزدہ ہے۔ "تم چاہتے ہو۔" اس نے کہا۔ "مسٹر پیچن اس وقت تک ظاہر نہ ہونے پائیں جب تک۔ انشورنس کمپنی رقم ادا نہیں کر دیتی۔ ہم یہ کام کر سکتے ہیں۔"

"میں تمھیں تمھارا خط اور ایک ہزار ڈالر دے سکتا ہوں۔" اسٹیوا سٹون نے کہا۔

"میں تو پوری رقم کے نصف کے بارے میں غور کر رہا تھا۔" وہ اسٹیو اسٹون کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔ "یہ نہ بھولو کہ بغیر ہماری مرضی کے کوئی بھی شخص ایسی رقم حاصل نہیں کر سکتا جو تقسیم کی جا سکے۔ اگر ہم نے مسٹر پیجن کو نہ دیکھا ہوتا اور پھر انھیں اپنے پاس محفوظ نہ کیا ہوتا تو اب تک انشورنس کمپنی کو ان کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو چکا ہوتا۔"

"میں ایسا نہیں سمجھتا۔" اسٹیو اسٹون نے کہا۔ اس کے ہونٹوں پر اس طرح خم پیدا ہو گئے تھے جیسے وہ مسکرانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن ایسی بات نہیں تھی۔ "تمھیں اس بات سے واقف ہو جانا چاہیئے کہ میں پہلے ہی سے اس کیلئے تیار تھا۔ مجھے خدشہ تھا کہ وہ سات سال سے پیشتر ہی واپس آ جائیں گے۔ اس لئے میں نے سب انتظام کر رکھا تھا۔" اس نے میز پر انگلی سے کچھ تحریر کیا اور پھر بولا۔ "خط اور دو ہزار ڈالر۔"

بنگو نے ایسا ظاہر کیا جیسے اس نے اس کا آخری جملہ سنا ہی نہیں۔ "تمھیں ہمارا خط ملنے سے پیشتر ہی معلوم تھا کہ مسٹر پیجن زندہ ہیں۔"

"ہاں۔" اس نے کہا۔ "ہارکنس ہینتھ اگر مجھے یہ نہ بتاتا تو اس کی سب سے بڑی بے وقوفی یہی ہوتی۔"

"کیا مسٹر ہینتھ کو یہ بات معلوم تھی کہ مسٹر پیجن زندہ ہے۔" بنگو نے لاپرواہی سے پوچھا۔

"ضرور معلوم ہوگا۔ اگر اسے اس بات کا خدشہ نہ ہوتا کہ مسٹر پیجن عین وقت پر سامنے آ جائیں گے تو اس نے مجھ سے کیوں معاملہ طے کیا ہوتا۔ اسے معلوم تھا کہ میں سب کچھ کر سکتا ہوں ـــــ اگر مسٹر پیجن واپس آ جائیں گے۔"

"ممکن ہے اس نے غلط شخص سے معاملہ طے کیا ہو۔" بنگو نے کہا اور سوچنے لگا کہ کیا ہارکنس ہینتھ کو بھی یہ معلوم تھا کہ مسٹر پیجن کہاں اور کیوں گئے ہیں۔ اس نے ایک لمبی سانس لی اور بولا۔ "میں اب بھی نصف کے بارے میں غور کر رہا ہوں دوست!"

اسٹون نے کہا۔ "لیکن تمھیں یہ نہ فراموش کرنا چاہیئے کہ مسٹر ہینتھ ایک بہت

بڑی رقم مجھ سے قرض کے طور پر لے چکے ہیں۔ اس کے علاوہ۔" اس کے ہونٹوں پر پھر خم پیدا ہو گیا۔" دوسرے اخراجات بھی ہیں۔ اس میں مجھے فائدے کی بہت کم امید ہے!"

"تمھیں کچھ دوسروں کو بھی اس میں سے حصہ دینا چاہئے۔" بنگو نے کہا۔

"حقیقت میں دیکھا جائے تو ہاں۔" اسٹیو اسٹون نے جواب دیا۔

بنگو نے اپنے شانوں کو حرکت دی۔ اوہ، اسے تو صرف اپنا خط کسی نہ کسی طرح حاصل کرنا ہے۔" اچھی بات ہے۔" اس نے کہا۔" میں تمھارے فائدے کے نصف حصے پر معاملہ طے کرنے کو تیار ہوں۔"

"چوتھائی۔" اسٹیو اسٹون نے کہا۔" یہ نہ فراموش کرو کہ اگر تمھارا خط غلط شخص کے ہاتھوں میں پہنچ جائے تو تمھیں کافی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔"

"لیکن یہ بھی فراموش نہ کرو۔" بنگو نے کہا۔" اگر انشورنس کمپنی کو مسٹر ویجن کے بارے میں معلوم ہو جائے تو کوئی رقم ایسی نہیں مل سکتی جو تقسیم کی جا سکے۔"

اس بار اسٹیو اسٹون کی مسکراہٹ واقعی ناخوشگوار تھی۔

"آج رات تمھارے گھر پہنچنے سے پہلے تمھارے ساتھ بہت سے واقعے ظہور میں آ سکتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔" بنگو نے کہا۔" لیکن مسٹر ویجن کے بارے میں اور بھی کئی لوگ جانتے ہیں اور ان سب ہی کے ساتھ ہمارے جیسا واقعہ نہیں پیش آ سکتا۔ اگر ہمیں کسی طرح کا نقصان پہنچا تو ان میں سے ایک فوراً انشورنس کمپنی کو اطلاع کر دیگا۔"

"اس کا مطلب ہے تم نے کافی اچھا انتظام کر رکھا ہے۔" اسٹیو اسٹون نے کہا۔ وہ ایک منٹ تک بنگو کو غور سے دیکھتا رہا اور پھر بولا۔" اچھی بات ہے۔ مجھے جو کچھ ملے گا میں اس کا نصف دینے کے لئے تیار ہوں۔"

بنگو نے اندازہ لگا لیا کہ اس نے جو کچھ کہا ہے اس کا ارادہ ویسا کرنے کا نہیں ہے پھر بھی اس نے کہا "ہاں، اب کچھ بات ہوئی۔ ہم مسٹر بیجن کو اپنے پاس ہی محفوظ رکھیں گے۔ اور اب۔ اگر تم ہمارا خط واپس کر دو تو ہم جانے کے لئے تیار ہیں۔"

"ابھی نہیں۔" اسٹون نے سرد لہجہ میں کہا۔ "جب انشورنس کمپنی رقم ادا کرے گی اس وقت ملیگا۔"

بنگو نے اپنا سر ہلایا۔ "میں اس خط کو ابھی ابھی چاہتا ہوں ورنہ پھر یہ سمجھو کہ ہمارے درمیان کوئی معاملہ طے نہیں ہوا۔"

"میں اس کا یقین کس طرح کر لوں کہ تم مسٹر بیجن کو اپنے ہی پاس محفوظ رکھو گے؟" اسٹون نے پوچھا۔

"اور میں اس کا کس طرح یقین کر لوں کہ رقم ملنے کے بعد تم ہمیں اس کا نصف ادا ہی کر دو گے؟" بنگو نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ "میرے دوست تمھیں خط دینا ہی پڑے گا۔"

"اچھی بات ہے۔" اس نے کہا اور اس کے رویے میں یکایک حیرت انگیز تبدیلی آگئی۔ اس نے میز کا خانہ کھول کر اس میں سے خط نکالا اور بنگو کے حوالے کر دیا: "یہ لو۔"

"شکریہ۔" بنگو نے خط کو دیکھا اور یقین کرنے کے بعد کہ یہ اسی کا تحریر کیا ہوا خط ہے۔ لاپرواہی سے جیب میں ٹھونستے ہوئے بولا۔ "تمھیں مسٹر بیجن کے بارے میں اب فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"میرا ارادہ شروع ہی سے اس خط کو واپس کرنے کا تھا۔" اسٹون نے کہا "میرے لئے اس خط کی صرف اس قدر اہمیت تھی کہ میں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ مسٹر بیجن کہاں ہیں، وہ یقین کرنا چاہتا تھا کہ وہ اس جگہ محفوظ رہیں گے۔" اس نے باری باری بنگو اور ہینڈسم کو دیکھا۔ "تم دونوں کافی ہوشیار معلوم ہوتے ہو۔ تم لوگ تنہا

رہ کر کیوں کام کرتے ہو۔ تم میرے لئے بہت کارآمد ثابت ہو سکتے ہو۔"

"شکریہ۔" بنگو نے کہا۔ "لیکن ہم کسی اور کے لئے کام کرنا پسند نہیں کرتے۔ ہم ایک بڑی کمپنی ــــــ انٹرنیشنل فوٹوموشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ کے مالک ہیں۔ اگر تمھیں کبھی نوکری کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو ہمارے پاس چلے آنا۔"

بنگو سگریٹ جلانے جا رہا تھا کہ اسٹیو اسٹون بولا۔ "مہربانی کرکے یہاں سگریٹ نہ پئیں۔ شکریہ۔ میں دمے کا مریض ہوں۔" وہ کہتا گیا۔ "کچھ دوسرے لوگ بھی مسٹر بیجن میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ کیا میں کچھ اپنے آدمی ان کی حفاظت کے لئے تمھارے ساتھ کر دوں؟"

بنگو نے کوشش کی کہ وہ نہ مسکرائے لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ "میرا خیال ہے ہم دونوں کی حفاظت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔"

پھر بھی، بنگو نے سوچا، دو ایک شخص تو اس کے مکان کی نگرانی پر معمور کر ہی دیئے جائیں گے۔ اسٹیو اسٹون ان لوگوں میں سے نظر نہیں آتا تھا جو کوتاہی سے کام لیا کرتے ہیں۔ خیر، اس سے کیا بگڑ جائے گا۔

وہ مسکرایا۔ "ہمارا ملاقات کا نتیجہ اچھا ہی رہا مسٹر اسٹون۔ مجھے خوشی ہے کہ ہم نے اطمینان بخش طریقے سے اپنا معاملہ طے کر لیا ہے۔"

ہینڈرسن بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ "آپ سے ملاقات کرکے مجھے خوشی ہوئی ہے۔" اس تمام گفتگو میں اس کا یہ پہلا اور آخری جملہ تھا۔

اسٹیو اسٹون اپنی کرسی سے نہیں اٹھا۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ "ہماری ملاقات پھر ہوگی۔ کیا آج کی رات مہمان کے طور پر آپ یہاں گذارنا پسند کریں گے؟"

"نہیں۔ شکریہ۔" بنگو نے جلدی سے کہا۔ حالانکہ پہلے اس کے دل میں خواہش

تھی کہ وہ ایک رات سوان کلب میں بھی گذارے لیکن اب وہ ختم ہو چکی تھی۔
جس وقت وہ اسٹیو اسٹون کے آفس سے نکل کر لفٹ کے ذریعہ نچلی منزل پر پہنچا اس نے محسوس کیا کہ وہ کانپ رہا ہے۔

انھیں چیک روم کاونٹر پر بے بی نہیں نظر آئی۔ اس وقت دس سے زیادہ ہو رہے تھے اور وہ اپنی ڈیوٹی ختم کر کے گھر واپس چلی گئی تھی۔ اب اس کی جگہ پر سنہرے بالوں والی ایک دوسری لڑکی موجود تھی جو بے بی کی طرح خوبصورت نہیں ہے۔ بنگو نے سوچا۔

وہ باہر پہنچ کر کچھ دیر کے لئے کھڑے ہو گئے۔ بنگو کی خواہش ہوئی کہ وہ دروازے پر کھڑے ملازم کو اشارہ کر کے ٹیکسی بلانے کے لئے کہے۔ لیکن اس طرح پچیس سنٹ اور خرچ ہو جانے کا خطرہ تھا اور پھر اس کے پاس ایک ڈالر تیئیس سنٹ ہی باقی رہ جاتے۔

"بنگو۔" ہینڈسم نے کہا۔ "میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا ہے۔ اس شخص کا خیال ہے کہ وہ انشورنس کمپنی کی رقم حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ لیکن وہ اسے حاصل کس طرح کرے گا۔"

"مسٹر پینتھ اس کے قرضدار ہیں۔" بنگو نے مطمئن لہجہ میں کہا۔ "یہ بات ہمیں جون لوگن سے معلوم ہو چکی ہے۔ یہ قرض ایک لاکھ ڈالر کا ہے۔ وہ اسے پانچ لاکھ ظاہر کر دے گا۔"

"ٹھیک ہے۔" ہینڈسم نے کہا۔ "لیکن بنگو، جوئے کا قرض کسی شخص کی جائداد سے وصول نہیں کیا جا سکتا۔ اور اب جبکہ مسٹر پینتھ مر چکے ہیں وہ رقم کس طرح حاصل کر سکتا ہے۔"
بنگو ایک منٹ تک اس کی طرف دیکھتا رہا۔ اسے ابھی مسٹر پینتھ کے مرنے کی اطلاع نہیں ہے۔" اسے پر یقین لہجہ میں کہنا چاہا لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ کیونکہ اس کے خیال

میں یہ بات اسٹون کو معلوم ہی ہونا چاہیئے تھی۔ آرٹ فرینک اور مارٹی بشولٹس نے اسے ضرور ہی بتایا ہوگا۔

اس سے پیشتر کہ وہ کچھ اور کہہ سکتا دروازے پر کھڑے ملازم نے آگے بڑھ کر اپنی ٹوپی کو انگلیوں کے سرے سے چھوتا ہوا بولا۔" وہ خاتون ابھی تھوڑی دیر میں اپنی کار لے کر آجائیں گی۔"

"خاتون ۔" بنگو نے کہا۔

"جی ہاں ۔۔۔ وہ خاتون جو آپ سے ملنے آئی تھیں۔" ملازم نے اس طرح کہا جیسے بنگو اس کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔

" اوہ ۔ ہاں ۔" بنگو نے کہا۔" خاتون ۔"

چند ثانیے بعد ہی ایک سیاہ بیوک سیڈن ان کے پہلو میں آکر کھڑی ہوگئی۔ ملازم نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا، بنگو اور ہینڈسم اس پر سوار ہوئے۔ اس نے دروازہ بند کر دیا۔

" میرے خدا ۔" وہ کار کو تیزی سے آگے بڑھاتے ہوئے بولی۔" میں تو سوچ رہی تھی کہ اب تم وہاں سے کبھی باہر ہی نہ نکلو گے۔"

وہ یوینورا ہینیتھ تھی۔

چھبیسواں باب

ایکٹرس

میں نے تمھیں وہاں جاتے ہوئے دیکھا۔" وہ بولی۔" اس لئے جاکر اپنی کار لے آئی تاکہ تمھیں سیر کرا سکوں۔" وہ کافی نشے میں تھی پھر بھی کار بہت

ہوشیاری سے چلا رہی تھی۔ اسنے کار کا رخ ففتھ ایونیو کی سمت موڑا اور آہستہ آہستہ چلانے لگی

"اسٹو لیڈی۔" ہنگو نے کہا۔ "مذاق کا وقت ہوتا ہے۔ اس وقت ہم سادھو فیری سے پیدل آنے کے موڈ میں نہیں ہیں۔"

"میں نے اسی واقعے کی تلافی کرنے کے لئے تمھیں اسوقت ساتھ لیا ہے۔" وہ بولی۔

"اس کا مجھے سخت افسوس ہے۔"

ہینڈسم نے کہا: "اوہ۔"

وہ اس کی طرف جھکتے ہوئے بولی: "تمھارا پارٹنر مجھے پسند نہیں کرتا۔ شاید تم بھی مجھے پسند نہیں کرتے۔"

"اوہ نہیں۔" ہینڈسم نے ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے کہا۔ "میں تمھیں پسند کرتا ہوں"

"کیا میں خوبصورت بھی ہوں۔" وہ بولی۔

"یقیناً۔" ہینڈسم نے کہا۔

اس نے کار کی رفتار دھیمی کر دی۔ "پھر تو تم میرے مکان تک کچھ پینے کے لئے ضرور چلو گے۔"

"نہیں، نہیں۔" ہنگو نے فہمائشی لہجے میں کہا۔

جیسی تمھاری مرضی۔" وہ بولی۔" میں تو صرف پوچھ رہی تھی۔ میں تمھیں تمھاری رہائش گاہ تک پہنچائے دیتی ہوں۔"

اس نے کار کا رخ پارک کی سمت موڑ دیا۔

پارک کا تمام راستہ انھوں نے خاموشی کے ساتھ طے کیا۔ لیو نورا پینیو نے ایک جگہ کہا۔ "خوبصورت پارک، خوبصورت رات، خوبصورت چاند۔" اور پھر۔ "تم مجھے یاد کرو گے۔" وہ حیرت انگیز لہجے میں گنگنانے لگی۔

اس نے کار کا رخ سنٹرل پارک ویسٹ کی سمت موڑا اور کچھ دور تک شمال کی

سمت چلنے کے بعد بولی۔ "ہنگورگس میرا خیال ہے تم نے مجھے معاف کر دیا ہوگا میں ایک بہت بری عورت ہوں۔ میں خود اپنے سے شرمندہ ہوں۔"

ہنگو نے محسوس کیا کہ وہ خود اپنے سے شرمندہ ہے۔ "اوہ، میں نے تمھیں معاف کر دیا ہے۔ اس واقعہ کو فراموش کر دو۔"

"یعنی اب ہم ایک دوسرے کے دوست ہیں۔" وہ بولی۔

"ہاں۔" ہنگو نے کہا۔ "بہترین دوست۔"

اس نے کار روک کر کچھ دیر تک آنسو بہائے اور ناک بجانے کا فرض انجام دیا۔ پھر وہ کار کو ڈرائیو کرتی ہوئی اکیاسویں شاہراہ تک لے گئی اور دوبارہ ٹھہر گئی۔

"تم میرے دوست ہو۔" وہ بولی۔ "میں تمھیں تمھارے مکان کے دروازے تک پہنچاؤں گی۔ بتاؤ، کہاں رہتے ہو۔"

ہنگو نے پہلے پتہ بتایا پھر سوچنے لگا کہ اسے پتہ نہیں بتانا چاہئے تھا۔ اوہ، یہ نشے میں ہے۔ ممکن ہے کل اسے کچھ بھی یاد نہ رہے۔

اس کے خیال کی تصدیق اس سے ہو گئی کہ اس نے کار کو اس کی رہائش گاہ سے یک عمارت آگے لیجا کر کھڑا کیا۔ "ارے۔" وہ سامنے کی سمت دیکھتے ہوئے اس طرح بولی جیسے اسنے کسی سونے کی کان کا پتہ لگا لیا ہے۔ "یہاں تو شراب خانہ بھی موجود ہے۔"

"ہاں۔" ہنگو نے کہا۔

"اب میں تم لوگوں کے لئے شراب خریدوں گی۔" وہ بولی "اسے معافی کا ایک حصہ سمجھ لو۔"

اس سے پیشتر کہ ہنگو انکار کر سکتا۔ ہینڈسم نے یہ کہہ کر اسے حیرت زدہ کر دیا۔ "ہمیں منظور ہے۔"

انھیں بیٹھنے کے لئے ایک بوتھ مل گیا۔ لیو لورا بینتھ عورتوں کے کمرے کی سمت چلی

گئی۔ ہینڈسم نے دھیمی آواز میں کہا۔ ہنگو، میں اس کے لئے پریشان ہوں۔ ممکن ہے وہ ہمیں چھوڑ کر جانے کے بعد ادھر ادھر گھومتے ہوئے کسی مصیبت میں پھنس جائے۔ یہاں ایک شخص ہے جو میرا دوست ہے۔ وہ اسے اس کے مکان تک پہنچا دے گا اور کوئی چیز چوری بھی نہیں کرے گا۔ اسی لئے میں نے اس کی دعوت کو منظور کر لیا تھا۔

"بہت اچھا خیال ہے۔" ہنگو نے کہا، اور سوچنے لگا کہ کاش یہی خیال اس کے ذہن میں پہلے آ گیا ہوتا۔

وہ واپس آ گئی۔ اس نے تین جن اور بیئر کا آرڈر دیا اور اپنی آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے بولی۔ "میں اتنی بری نہیں ہوں ہنگو رگس، لیکن میں بہت ہی بدقسمت واقع ہوئی ہوں۔"

ہنگو نے کہنا چاہا۔ "اسے یقین ہے۔" لیکن پھر یہ سوچتے ہوئے کہ یہ کہنا بہتر نہ ہو گا بولا۔ "مجھے افسوس ہے۔ بہت ہی افسوس ہے۔"

جن اور بیئر پینے کے بعد وہ اپنی بدقسمتی کا حال سنانے لگی۔ اب اس کا نشہ اور بھی تیز ہو چکا تھا اور زبان لڑکھڑانے لگی تھی۔

"بھائی اور میں ـــــ ہم دونوں بیالاک تھے۔" وہ بولی۔ "بہت ہی چالاک ـــــ ہم ساتھ ہی کام کرتے تھے۔ میں ایک خوبصورت لڑکی تھی۔ میری آواز اچھی تھی" اس نے اس کے ثبوت میں کچھ چیزیں پیش کیں۔ "بھائی کو عام طور پر سب ہی لڑکیاں پسند کرتی تھیں۔ وہ لمبا تھا، خوبصورت تھا اور پرکشش تھا۔ لیکن اس کی عادتیں اچھی نہیں تھیں۔ میں نے اسے کبھی پسند نہیں کیا۔ نہ ہی اس نے کبھی میری پرواہ کی۔ وہ جو کام کرتا تھا ہمیشہ کامیابی حاصل کرتا تھا۔"

"مجھے یقین ہے۔" ہنگو نے کہا۔ "میری خواہش ہے کہ میں نے بھی کبھی اسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہوتا۔"

اس نے اپنے ہاتھوں کو ہلایا۔" یہ بہت پہلے کی بات ہے۔ میری بدقسمتی میرے ساتھ تھی۔ میرے پاس خرچ کے لئے رقم نہیں تھی۔ پہننے کے لئے جرابیں کافی نہیں تھیں۔ میں رات کو انھیں غسلخانے میں صاف کرکے خشک ہونے کیلئے ڈال دیتی تھی۔" اسنے اپنے پیروں کو آگے بڑھایا۔" جانتے ہو اب میرے پاس ان کے لئے کیا ہے۔ چار درجن جرابیں۔ سلک کی اور ہر جوڑے کی قیمت دو ڈالر ہے۔" اسنے اپنے پیروں کو دیکھا۔ اس کی نظر گھٹنے کے پاس اسجگہ جاکر ٹھہر گئی جہاں سے جراب کچھ پھٹ گئی تھی۔" ارے"

" اسکی فکر نہ کرو" بنگو نے کہا۔" تمھارے پاس ابھی چار درجن جرابیں گھر پر موجود ہیں"

" ہاں۔" وہ بولی" تمھیں کیسے معلوم ہوا۔"

بنگو نے اپنے گلاس کو ختم کیا۔" میں نے اندازہ لگایا تھا"

" تم حیرت انگیز انسان ہو۔" لیو نورا اینیتھ نے کہا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے بارٹنڈر کو تین جن اور چھوٹا بیر لانے کا آرڈر دیا۔" ایک بار ہم کو ملبس ادھی اد تھے۔ مینیجر نے مجھے چیک دیا کیونکہ ہار کی کسی لڑکی کے ساتھ باہر گیا ہوا تھا۔ ہمیشہ کسی نہ کسی کے ساتھ باہر رہا کرتا تھا۔ میں نے چیک کیش کرایا۔ اس میں سے کچھ نکال لیا۔ میں کچھ جرابیں خریدنا چاہتی تھی۔" اس نے جن پینے کے بجائے اسکی سانس لی۔" کتے کی اولاد" وہ خاموش ہوکر اپنی جراب کو دیکھنے لگی۔" اور اب میں دو ڈالر فی جوڑے والی پہنتی ہوں"

" ہاں۔ ہاں۔" بنگو نے آہستہ سے کہا۔" تم چار درجن جرابیں اور خرید سکتی ہو۔"

" ٹھیک کہتے ہو" وہ بولی" ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں جوڑے۔" اس نے شراب حلق کے نیچے اتاری۔" ہار کی کو معلوم ہو گیا۔ کیونکہ مینیجر نے اسے بتا دیا تھا۔

بنگو کو یہ سمجھنے کے لئے کافی غور کرنا پڑا کہ یہ کوملبس ادہی اور چیک میں کیا نسبت ہے۔" اوہ، ہاں۔" آخر اس نے کہا۔

" جہنم میں جائے وہ۔ اس نے اس رات مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی"

یولوزا پینتھ نے کہا۔" وہ چاقو پھینکنے میں ماہر ہے۔ میں اس دن کافی موٹے کپڑے کا لباس پہنے ہوئے تھی۔ پھر جانتے ہو اس نے کیا کیا۔ وہ ایسا ظاہر کرنے لگا جیسے یہ ایک اتفاقی حادثہ تھا اور جانتے ہو اس کے بعد میں نے کیا کیا تھا۔ میں نے چاقو اٹھا کر اسی کو کھینچ مارا تھا۔ لیکن وہ بچ گیا تھا۔" اسنے گلاس کی سمت دیکھا بارٹنڈر کو اشارہ کرکے چیخی "بہے۔" پھر بولی۔" ایک دوسری بار ہم اوپاما کھیل رہے تھے ـــ" وہ خاموش ہو گئی۔ اس نے اپنی کہنیوں کو میز پر ٹیکا اور ہتھیلی پر ٹھوڑی رکھتے ہوئے بولی۔" تم میری باتیں سن سن کر بور ہو رہے ہو گے۔ اچھا، اب تم اپنے بارے میں کچھ کہو۔"

"نہیں" بنگو نے کہا۔" تم کہتی جاؤ۔"

ہینڈسم نے کہا۔" ہاں تم کہتی جاؤ۔ میں نے کبھی اصلی ایکٹرس کی باتیں اس طرح نہیں سنی ہیں۔"

اس نے اپنے ہاتھوں کو اس طرح جنبش دی کہ میز پر کے دو گلاس الٹ گئے "ایکٹرس" وہ بولی۔" کون ایکٹرس ـــ میں مکانوں کو سجانے کا کام کرتی ہوں۔ سمجھ گئے میں ہمیشہ سے اس کام میں ماہر رہی ہوں۔" اس نے سگریٹ جلائی۔" میں نے جو کچھ تھوڑی بہت رقم جمع کی۔ اس سے دوکان کھولی۔ اپنے بدذات بھائی کیلئے بھی میں نے ایک دکان کا انتظام کیا۔ پھر ـــ یہ بہت عرصے پہلے کی بات ہے۔ مسٹر پیجن میرے بھائی کے پاس آئے۔ ان دونوں نے شرکت میں اپنا کام شروع کیا۔ دونوں نے کافی رقم پیدا کی۔"

ویٹر شراب لے کر آگیا۔ وہ اس وقت تک خاموش رہی جبتک کہ ویٹر واپس نہیں چلا گیا پھر اپنے جن کے گلاس کو اٹھاتے ہوئے بولی۔" میں کیا کہہ رہی تھی۔"

"کوئی خاص بات نہیں۔" ہینڈسم نے اس کے شانوں کو تھپتھپایا۔

اس نے جن کا ایک گلاس ختم کیا اور رونے لگی۔" اس شخص سے میں نے کبھی شادی نہ کی ہوتی۔" وہ بولی۔" لیکن اس جیسا پیار کرنے والا شخص مجھے آجتک کوئی نہیں ملا۔ میں

نے اس سے شادی اس لئے نہیں کی کہ پارٹیوں میں شامل ہونا چاہتی تھی۔ آہ محبت ایک عظیم شے ہے۔ پھر اس کے بچوں نے مجھے پریشان کرنا شروع کیا۔ لڑکی کو ہر وقت رقم کی ضرورت رہتی۔ لڑکا میرے خطوط چرا تا اور میرے فون کال کو سنتا۔" یکا یک وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور گلاس کو فرش پر پٹکتے ہوئے بولی "کسی دن میں اسکی گردن توڑ دوں گی"

بنگو نے اپنے گلاس سے چسکی لی۔ "ضرور، ضرور" اس نے کہا۔

"میں نے اس سے شادی کبھی نہ کی ہوتی" اس نے دہرایا۔ اب آنسو اور تیزی سے بہنا شروع ہو گئے تھے۔

اس نے بل ادا کیا۔ کچھ دیر اور بوتھ سے سر ٹیک کر آنسو بہاتی رہی اور پھر سو گئی۔

ہیڈ سم نے اپنے ایماندار دست سے طے کیا کہ وہ لیو نورا پنیتھ کو اس کے مکان پر چھوڑ آئے اور بنگو نے پتہ بتایا۔ ویٹر کی مدد سے ان لوگوں نے اسے کار میں آرام دہ طریقے سے لٹا دیا۔

ہوا اب بھی گرم اور حابس تھی۔ بنگو نے اس عمارت کی سمت دیکھا۔ جہاں وہ رہتا تھا: وہاں اوپر جہاں روشنی ہو رہی تھی اس کا گھر تھا۔

آج کی شام کافی دشواریوں کا مقابلہ کرنا پڑا تھا۔ سوان کلب، اسٹیو اسٹون اور پھر لیو نورا پنیتھ۔ وہ اپنے کو کافی تھکا ہوا اور اس قدر گرمی کے باوجود کانپتا ہوا سا محسوس کر رہا تھا۔

لیو نورا پنیتھ اپنے گھر چلی گئی ہے لیکن اسے اس کے بستر پر لٹانے کے لئے وہاں کوئی موجود نہ ہو گا۔ بنگو نے سوچا۔ اس نے ایک لمبی سانس لی ہی تھی کہ یکایک اسے یاد آ گیا کہ اس وقت انکل ہرمین نے کیا کہا تھا جب آنٹ کٹی کھڑکی سے نیچے گر گئی تھی اور اس کے سبب کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اور وہ کافی عرصے تک اسپتال میں پڑی رہی تھی۔ انکل ہرمین نے یہ بتاتے ہوئے کہ انھوں نے اسپتال کا بل کیوں نہیں ادا کیا، کہا تھا

کچھ لوگ مصیبتیں اٹھانے کے لئے ہی پیدا ہوتے ہیں۔
لیو لورا پینتھ بھی ان میں سے ایک تھی۔

زینہ طے کرتے ہوئے یکایک ہینڈسم نے کہا: "وہ ایک عمدہ ایکٹرس ہے۔ کاش میں نے اس کی آج کی ایکٹنگ نہ دیکھی ہوتی تو اسے بتاتا کہ میں اسے کس قدر پسند کرتا ہوں"

ستائیسواں باب

پھر وہی

"لیکن کچھ تو سنسنی سے زیادہ ہونا ہی چاہئے۔" بنگو نے پر فکر لہجے میں کہا اور صبح کی ڈاک سے آئے ہوئے۔ لفافوں کو الٹ کر اس طرح ہلانے لگا جیسے اس میں سے دس ڈالر کے سکے نکل آئیں گے۔ وہ چند لمحے خاموش رہ کر خلا میں گھورتا رہا اور پھر بولا۔ "تمہیں یقین ہے ہماری ڈاک کسی اور کے بکس میں تو نہیں ڈال دی گئی؟"

"میں نے سب میں دیکھ لیا ہے۔" ہینڈسم نے کہا۔ "اس شخص کے پاس جو برش فروخت کرتا ہے۔ کسی شبوگن نے وسکانسن سے ایک خط بھیجا ہے۔ اور وہ عورت جو صفائی کا کام کرتی ہے۔ اس کے پاس دو بل آئے ہیں۔ باقی سب بکس خالی تھے۔ ان میں کچھ بھی نہیں تھا۔" وہ پر امید نظروں سے بنگو کو دیکھنے لگا۔

"خیر۔" بنگو نے کہا۔ "ہر تجارت میں اچھے اور برے دن آتے رہتے ہیں۔ آج کی صبح ہمارے لئے بری ہے اور کچھ نہیں۔" بری صبح۔ اوہ، آج شام وہ لیو لورا پینتھ سے ملاقات کرے گا اور مسٹر پیجن کو دکھانے کے بعد اس سے ڈھائی ہزار کی رقم وصول کرے گا۔ وہ ٹیکسی پر مکان واپس آئے گا اور ڈرائیور کو حکم دیگا کہ گھر چلنے سے پہلے پارک کا پورے پانچ بار چکر لگائے۔ اور وہ فرض ادا کر کے دوسرا

کیمرہ چھڑا لائے گا۔ اگر انکل میکس سوتا ہوگا تو وہ اسے بیدار کریگا۔ ہینڈسم کیمرے کو دیکھ کر بہت خوش ہوگا۔ اور واپسی پر وہ کچھ بہترین کھانے کی چیزیں بھی خریدے گا اور بے بی کے لئے پھولوں کا ایک بڑا گلدستہ بھی خریدے گا۔ ماں کے لئے بھی ایک چھوٹا گلدستہ خریدے گا۔ وہ ماں کو ایک ماہ کا کرایہ پیشگی ادا کر کے حیرت میں ڈال دے گا۔ اور رینالڈو کے لئے بھی ایک تحفہ خریدے گا۔ اس نے ابھی فیصلہ نہیں کیا تھا کہ وہ کیا خریدے گا لیکن اس نے ارادہ کیا کہ وہ تحفہ قیمتی ہی ہوگا۔

اور پھر وہ سوٹ ـــــ جو اس نے فنچلے کی کھڑکی میں دیکھا تھا ـــــ

"ہمارے پاس پرنٹ کے کاغذ نہیں ہیں۔" ہینڈسم نے کہا۔ "نہ ٹکٹ ہے، نہ لفافہ اور نہ ہی کیمرے میں فلم موجود ہے۔"

"مجھے پریشان نہ کرو۔" بنگو نے کہا۔ "کیا انٹرنیشنل فوٹو موشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ پر بھروسہ نہیں ہے۔ کیا تم ـــــ"

"اوہ۔ ہے کیوں نہیں۔" ہینڈسم نے جلدی سے کہا۔ "لیکن ـــــ"

"چپ رہو۔" بنگو نے کہا۔

پانچ منٹ بعد ہینڈسم نے کہا۔ "بنگو، ہمیں ناشتے کے لئے بھی کچھ چیزیں خریدنی ہیں۔ رینالڈو پچھلی رات باقی بچے ہوئے تمام انڈوں کو ابال کر کھا گیا تھا۔"

"یہ رینالڈو کھانے میں کسی گھوڑے سے کم نہیں ہے۔" بنگو نے کہا۔

"گھوڑے ابلے ہوئے انڈے نہیں کھاتے۔" ہینڈسم نے کہا۔ "بنگو ہمیں جلد ہی ناشتے کی چیزوں کا انتظام کرنا چاہیے۔ اب مسٹر ہیجن بیدار ہونے ہی والے ہیں۔ آئس بکس میں بھی کچھ نہیں ہے کیونکہ رینالڈو تمام انڈے کھا گئے تھے۔"

"بنگو نے کہا۔ "خدا کا شکر ہے کہ اس نے یہاں کی دیواروں کے پلاسٹر کو نہیں کھایا ہے۔"

"ہمیں نلشتے کی چیزوں کا جلد ہی انتظام کرنا ہے" ہینڈسم نے دوبارہ کہا۔ "اور کچھ ٹکٹ، لفافے اور قلم وغیرہ بھی۔" اس نے پرامید نظروں سے بنگو کی سمت دیکھا۔

"میں اس بارے میں غور کروں گا" بنگو نے کہا اور اپنے پاس کی رقم کو شمار کرنے لگا۔ کل ایک ڈالر اناسی سنٹ تھے۔

"بے بی کے پاس کچھ رقم ہے۔" ہینڈسم نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"اوں ہوں" بنگو نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "کسی لڑکی سے قرض لینا اچھی بات نہیں ہے خواہ وہ بے بی ہی کیوں نہ ہو۔" اس نے پھر اپنے پاس کی رقم کو دیکھا ۔۔ "ممکن ہے اس سے ہمارا آج دن بھر کا کام چل جائے" اس نے بجھے دل سے کہا۔

حالانکہ اسے امید تھی کہ آج شام اسے ڈھائی ہزار ڈالر مل جائیں گے

"ممکن ہے دوپہر کی ڈاک سے کچھ اور آجائے" ہینڈسم نے کہا اور پھر مسٹر پیچن کے کوٹ کی سمت دیکھنے لگا جو کرسی پر لٹکا ہوا تھا اور جسکی جیب ابھری ہوئی تھی۔

"نہیں" بنگو نے کہا۔

دروازے پر دستک ہوئی اور پھر رینالڈو ہینڈسم کا پاجامہ اور بنگو کی سلیپر پہنے کمرے میں داخل ہوا۔ وہ انھیں دیکھ کر اس طرح مسکرایا جیسے اسے کوئی فکر نہیں ہے۔

"صبح بخیر دوستو" اس نے کہا۔ اس نے بنگو کی باقی بچی ہوئی دو سگریٹوں میں سے ایک کو لاپرواہی سے سلگایا۔ "میں معافی چاہتا ہوں لیکن میں نے اپنے کو تم لوگوں کی باتیں سننے پر مجبور پایا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے تمھارے پاس رقم کی کمی پڑ گئی ہے"

"ہاں" بنگو نے لاپرواہی ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"پھر" رینالڈو نے کہا "مجھے تمھاری مدد کرنی چاہیئے۔ تم میرے دوست سے کچھ قرض کیوں نہیں لے لیتے" اس نے مسٹر پیچن کے کوٹ کی سمت اشارہ کیا۔ "جب تمھیں رقم مل جائے تو پھر واپس رکھ دینا۔ انھیں معلوم بھی نہ ہوسکے گا"

"نہیں، نہیں، نہیں۔" بنگو نے کہا۔ "ہم ایسا نہیں کر سکتے" اس نے ایک لمبی سانس لی۔ "ہم نے مسٹر پیجی کو اغوا کیا ہے۔"

ریناالڈو نے اپنا سر ہلایا۔ اور پھر سگریٹ کا گل جھاڑتے ہوئے بولا۔ "ہاں، یہ تو میں جانتا ہوں۔"

"پھر" بنگو نے کہا۔ "ہم اس شخص سے کس طرح قرض لے سکتے ہیں جسے ہم نے اغوا کیا ہے۔ یہ اخلاقی نقطۂ نظر سے بہت ہی بری بات ہے۔"

"اوہ" ریناالڈو نے کہا۔ "یہ ہماری بد قسمتی ہے۔ میرا دوست ہمیشہ بدقسمتوں کو ادھار دینے کیلئے تیار رہتا ہے۔" ایک لمحے تک وہ خاموش رہا اور پھر پرامید لہجہ میں بولا۔ "بے بی۔ کام کرتی ہے۔ اس کے پاس کچھ نہ کچھ ہوگا۔"

"یہ بھی اخلاقی نقطۂ نظر سے بری بات ہے۔" بنگو نے کہا۔ "کوئی شخص کسی لڑکی سے کس طرح قرض لے سکتا ہے۔"

ریناالڈو کو یہ سمجھنے میں کئی منٹ صرف کرنے پڑے کہ اخلاقی نقطۂ نظر کیا شے ہوتی ہے۔ جب پوری طرح اس کی سمجھ میں یہ بات آگئی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور سگریٹ کو مسلتے ہوئے بولا۔ "ایسی صورت میں، کہیں نہ کہیں سے میں اسکا انتظام کروں گا۔"

اس نے یہ بات اس قدر پریقین لہجے میں کہی کہ بنگو اور ہینڈسم کو اس کی بات پر کسی قسم کا شبہہ پیدا ہی نہ ہو سکا۔

"اس لئے کہ تم میرے دوست ہو" ریناالڈو نے کہا۔ "میرے دوست کے دوست ہو۔ اب ناشتے کا وقت ہو رہا ہے اور مجھے بھوک محسوس ہو رہی ہے۔" وہ دوسرے کمرے میں چلا گیا۔

بنگو نے ایک ڈالر کا نوٹ ہینڈسم کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ "جاؤ ناشتے کے لئے بہت سی چیزیں لے آؤ۔ اور سگریٹ بھی۔ جہاں تک ہو سکے اس ڈالر کو ختم کر کے ہی

واپس آنا۔

رینالڈو نے کچھ وثوق کے ساتھ رقم لانے کی بات کہی تھی کہ اسے اس کی بات پر یقین آگیا تھا۔

ناشتہ کافی شاندار رہا۔ پھر رینالڈو نے میز پر سے اٹھتے ہوئے اپنے سوٹ کو صاف کیا، بنگو کی ایک بہترین ٹائی مستعار لی اور وعدہ کر کے چلا گیا کہ وہ کچھ رقم حاصل کر کے ہی واپس آئے گا۔ بنگو کو یقین سا ہونے لگا کہ وہ واقعی رقم حاصل کر کے ہی واپس آئے گا۔

اب وہ ایک خاندان میں تبدیل ہو چکے تھے۔ وہ، ہینڈسم، رینالڈو اور مسٹر ہیچن۔ لیکن مسٹر خیال کے آتے ہی بنگو کو گہرا صدمہ پہنچا کہ اتوار کے بعد مسٹر ہیچن اس کے ساتھ نہ رہیں گے۔ جس وقت انشورنس کمپنی رقم ادا کر دے گی وہ انھیں آزاد کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

لیکن مسٹر ہیچن کا کوئی خاندان نہیں ہے۔ ممکن ہے وہ اس کے ساتھ رہنے کو تیار ہو جائیں۔ وہ انھیں اپنے کاروبار میں پارٹنر بنائے گا۔ اس وقت اس کے پاس رہنے کے لئے بہترین جگہ ہو گی اور ناشتے کی پلیٹیں صاف کرنے کے لئے ایک ملازمہ بھی ہو گی۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور تصور کی نظروں سے اپنے نئے اور پر آسائش مکان کو آراستہ و پیراستہ دیکھنے لگا۔

دروازہ پر دستک دیکر بے بی کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ ہلکے رنگ کا ایک کوٹ پہنے ہوئے تھی۔ اس کے بال ربن کے ذریعہ بندھے ہوئے تھے اور چہرے پر کریم کی ہلکی سی چمک موجود تھی۔ وہ بہت ہی خوبصورت نظر آ رہی تھی۔

اس کے سب سے پہلے الفاظ تھے۔" رینالڈو کہاں ہے؟"

"وہ ایک کام کے سلسلہ میں باہر گیا ہوا ہے۔" بنگو نے سرد لہجے میں کہا۔" نہیں

سوان کلب سے واپسی پر ہمارا انتظار کرنا چاہئے تھا۔ ہم تمھیں اپنے ساتھ گھر لے آتے:"

اس بار بے بی نے سرد لہجہ میں کہا: "اور وہ سرخ بالوں والی جو تمھارا انتظار کار سے لئے کر رہی تھی وہ کیا کرتی۔"

"ہمارا اس سے کاروبارانہ معاملہ ہے۔" ہینڈسم نے کہا۔

"میرے خیال میں اس کے ساتھ ڈیڑھ گھنٹے تک شراب خانے میں بیٹھنا بھی کاروبار میں شامل تھا؟" بے بی نے پوچھا۔

"ہاں۔" ہینڈسم نے جواب دیا حالانکہ اس سوال پر وہ حیرت زدہ ہوا اٹھا تھا "یہ بات تمھیں کس طرح معلوم ہوئی۔" بنگو نے پوچھا۔

"جو بر نین ـــــ شراب خانے کے دروازے پر کام کرنے والے ملازم نے یہ بات مجھے آج صبح بتائی تھی:" وہ بولی۔ "جو میرا دوست ہے۔"

بنگو نے شراب خانے کے ملازم کے بارے میں سوچا اور اس کا دل نفرت سے بھر ہوا اٹھا۔

بے بی نے اسے گھور کر دیکھا اور بولی۔ "تمھیں شرم نہیں آتی کہ تم آرام سے بیٹھے ہو اور مسٹر پیجن پلیٹیں صاف کر رہے ہیں۔"

بنگو واقعی اپنے کو مجرم محسوس کرنے لگا لیکن اس سے پیشتر کہ وہ کچھ کہتا مسٹر پیجن بول اٹھے۔ "یہ پلیٹیں ٹھیک طرح سے صاف نہیں کر پاتے۔ اس کے علاوہ:" انھوں نے سر کو حرکت دیتے ہوئے مسکرا کر کہا: "مجھے پلیٹیں صاف کرنیکا کام پسند ہے۔"

بے بی نے اپنے سر کو جھٹکا دیا۔ "ایسا معلوم ہوتا ہے ہر وہ کام جو کیا جا سکتا ہے۔ آپ کو کرنا پسند ہے جبکہ اسے کرنے کی خواہش نہیں رکھتے۔" پھر وہ بنگو سے مخاطب ہوئی۔ "مسٹر رگس۔ میں تخلیہ میں کچھ باتیں کرنے کے لئے آئی ہوں۔"

"اچھی بات ہے۔" بنگو نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے جسم میں سردی کی ایک

تیز ہر دوڑتی ہوئی محسوس کی۔

باہر ہال میں پہنچتے ہی وہ کچھ پریشان سی نظر آنے لگی۔

"بنگو" وہ بولی "ماں تم سے ملنا چاہتی ہے۔ وہ۔۔۔" اس نے ایک لمبی سانس لی "اسکا کہنا ہے اس نے کوئی یتیم خانہ نہیں قائم کر رکھا ہے۔ اور اس کا کہنا ہے ۔۔۔"

"لیکن ہم صرف سترہ ڈالر پچاس سنٹ کے قرضدار ہیں۔ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔"

"ماں کے لئے بہت کچھ ہے۔" بے بی نے کہا۔

"اچھی بات ہے۔" اس نے ایک لمبی سانس لی۔ "میں ماں سے جاکر ملاقات کئے لیتا ہوں۔"

بے بی اس کی سمت چند لمحے تک دیکھتی رہی اور پھر آہستہ سے بولی۔ "بنگو، میں جانتی ہوں یہ صرف چند دنوں کی ہی بات ہے۔ اگر اس درمیان تمھیں کچھ رقم کی ضرورت محسوس ہو تو۔۔۔ میں نے اپنی تنخواہ میں سے کچھ محفوظ کر رکھا ہے۔"

صرف پندرہ سکنڈ کے لئے بنگو کے دل میں لالچ پیدا ہوئی۔ "شکریہ" وہ بولا۔ "ابھی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ رگس خاندان کے کسی فرد نے بھی آج تک کسی لڑکی سے قرض نہیں لیا۔"

بے بی نے اس کی طرف حیرت سے دیکھا۔ وہ بہت ہی خوبصورت نظر آ رہی تھی۔ اس کے بالوں میں بندھا ہوا ربن خوبصورت تھا۔ بنگو کو وہ بہت ہی اچھی معلوم ہوئی۔ اس نے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر اس کا بوسہ لے لیا۔

"ارے۔" یہ کہتے ہوئے بے بی بھاگ گئی۔

بنگو نے اپنے لئے کئی ایسے ناموں کا انتخاب کیا جو خوشگوار نہیں تھے۔ اس نے ہینڈسم کی محبوبہ کا بوسہ لینے کی جرأت اس لئے کی تھی کہ ہینڈسم میں اتنی جرأت نہیں تھی۔

وہ اپنے ساتھ ہینڈسم کو بھی ماں کے پاس لے جانا چاہتا تھا کیونکہ ہینڈسم پر ماں

زیادہ مہربان رہا کرتی تھی۔

اس نے دروازہ کھول کر ہینڈسم کو آواز دی اور مسٹر تھن سے کہا کہ وہ جلد ہی واپس آجائیں گے۔

"ہم ماں سے ملنے جا رہے ہیں۔" ننگو نے ہینڈسم کو زینہ طے کرتے ہوئے بتایا۔ اس سے زیادہ اس نے اور کچھ کہنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

ماں کا موڈ کچھ اچھا نظر نہیں آرہا تھا۔

"میں تم لوگوں کے ساتھ کافی رعایت سے کام لیتی چلی آرہی ہوں۔" اس نے کہنا شروع کیا۔

ننگو پر اس جملے کا کوئی گہرا اثر نہیں پڑا۔ وہ یہ جملہ پہلے بھی کئی بار سن چکا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ ماں ہینڈسم سے نظریں بچانے کی کوشش کر رہی ہے جبکہ ہینڈسم اس کے چہرے پر نظر جمائے ہوئے تھا۔

"میں ایک غریب عورت ہوں۔" وہ کہتی گئی۔ "میرے اخراجات اسی مکان کے کرایے سے چلتے ہیں۔ مجھے کئی بل ادا کرنے ہیں۔ بجلی اور گیس کے بل تو ادا کرنے بہت ضروری ہیں۔

ماں۔" ننگو نے خوشگوار لہجہ میں کہا: "تم کل تک اور انتظار کر لو ہم باقی کرایہ ہی نہیں بلکہ چار ہفتہ کا کرایہ پیشگی ادا کردیں گے۔" آج رات یونیورسٹی سے ملنے والی رقم اسے اس قابل ضرور بنا دے گی۔

"میں یہ کئی بار سن چکی ہوں۔" ماں نے اپنے ہاتھوں کو سینے پر باندھتے ہوئے سخت لہجہ میں کہا: "تم آج ایک بجے تک کرایہ ادا کردوگے ورنہ مکان خالی کرنا پڑیگا۔"

یہ صاف ظاہر تھا کہ وہ کسی طرح اپنے ارادے سے ہٹنے والی نہیں ہے۔

آخر بہت کہنے سننے پر وہ دس ڈالر ایک بجے اور باقی تین بجے تک لینے پر راضی ہو گئی۔

اپنے کمرے کی سمت جاتے ہوئے زینے پر بنگو نے اپنی جیب میں پڑے ہوئے اناسی سنٹ کو ٹٹولا اور دعا کرنے لگا کہ رینالڈو کچھ لے کر ہی واپس آئے۔

انھوں نے ابھی نصف زینہ ہی طے کیا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ وہ کال بنگو کیلئے تھی۔

بنگو تیزی سے زینہ طے کرتے ہوئے نیچے پہنچا۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ ممکن ہے رینالڈو کے ساتھ کچھ ہو گیا ہو۔ ممکن ہے ــــ بہت سی بات ممکن ہو سکتی تھی۔

اس نے سختی سے ریسیور کو پکڑ لیا اور پھر اپنے پر قابو پاتے ہوئے بولا۔ "ہلو۔"

اسے لیو نورا اینیتھ کی آواز سنائی دی۔ "ہلو بنگو رگس۔ مجھے گذشتہ رات کے واقعے پر افسوس ہے لیکن کچھ دوسری باتوں پر اس سے زیادہ افسوس ہے۔"

بنگو کو اس کی باتوں کو سمجھنے میں کافی وقت لگا۔ سب سے پہلا خیال جو اس کے ذہن میں آیا وہ یہ تھا کہ شاید اس نے رقم ادا کرنے کے بارے میں اپنا ارادہ تبدیل کر دیا ہے لیکن جب دھیرے دھیرے اسے یہ محسوس کیا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے تو وہ اطمینان کی سانس لینے لگا۔

"بات دراصل یہ ہے۔" وہ بولی۔ "میں تم لوگوں کو دھوکا دیکر اپنا کام نکالنا چاہتی تھی تم تو جانتے ہی ہو اسٹون بھی اس معاملے میں دلچسپی لے رہا ہے اور اس کے مقابلے میں تم لوگ کچھ بھی نہیں ہو۔"

"یقیناً۔" بنگو نے کہا۔

"لیکن اب میں نے اپنا ارادہ تبدیل کر دیا ہے۔" وہ بولی۔ "تم لوگوں کے گذشتہ رات کے برتاؤ نے مجھے اپنا ارادہ تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ تم سمجھ گئے ہوگے میرا مطلب کیا ہے۔"

"ہاں۔"

"اس لئے میں تمھیں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اب ہم دوست بن گئے ہیں اور میں اپنے دوستوں کو کبھی دھوکا نہیں دیتی۔" ایک لمحہ کیلئے وہ خاموش ہو گئی اور پھر بولی۔ "مجھے یہ بتاؤ کہ تم لوگ کیا انتظام کروگے جس کی وجہ سے مجھے انشورنس کی رقم آسانی سے مل جائے گی۔"

"یہ میں بعد میں بتاؤں گا۔" ٹنگو نے کہا۔ "تم سمجھ گئی ہوگی۔"
ممکن ہے وہ ہنسی کی آواز رہی ہو جو اسے سنائی دی تھی۔ "اچھی بات ہے۔" وہ بولی "آج رات کو اسی جگہ، اسی وقت۔" اس نے ریسیور رکھ دیا۔

ٹنگو نے ریسیور آہستہ سے رکھا اور ہینڈسم کو آگے چلنے کا اشارہ کرکے آہستہ آہستہ زینہ چڑھنے لگا۔

وہ شخص جو مسٹر پینتھ کی پالیسی کی رقم حاصل کریگا اسی پر ـــ اب مسٹر پینتھ کے مرنے کے بعد قاتل ہونیکا بھی شبہ کیا جاسکتا ہے اور جرم کرنے کے بعد کوئی شخص قانونی طور پر کسی رقم کا حقدار نہیں بن سکتا۔ یہ ایک ایسا مسئلہ تھا جس کا حل ٹنگو کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

اور اس کے یہ کہنے کا کیا مطلب تھا۔ "تم لوگ کیا انتظام کروگے ـــ"

اوہ، وہ آج رات اس سے ملاقات کرنے کے بعد معلوم کرے گا۔

اس درمیان اسے اور بھی کئی باتوں پر دھیان دینا تھا۔ اناسی سنٹ سے چار اشخاص کے لنچ کا سامان مہیا نہیں کیا جاسکتا تھا۔ بارہ بجے، ایک بجے اور پھر دو بھی بج گیا۔

ممکن ہے رینالڈو نے واپس نہ آنے کا فیصلہ کرلیا ہو یا پھر یہ بھی ممکن ہے وہ رقم حاصل کرنے میں ناکامیاب رہا ہو۔ اور یہ بھی ممکنات میں سے ہے کہ اسکے ساتھ کوئی حادثہ پیش آگیا ہو۔

رینالڈو ٹھیک دو بجکر سترہ منٹ پر واپس آیا۔ وہ بہت خوش نظر آ رہا تھا۔ وہ ہینڈسم اور ٹنگو کے اپنے ساتھ دوسرے کمرے میں لے گیا۔ اس نے ٹنگو کے ہاتھ پر پانچ ڈالر کا ایک ایک ڈالر کے دو اور نصف ڈالر کا ایک نوٹ رکھدیا۔

"مجھے میرا ایک دوست مل گیا تھا۔" رینالڈو نے فتحمندانہ لہجہ میں کہا۔ "بدقسمتی سے اس کے پاس بھی کچھ نہیں تھا لیکن ایک گھڑی ضرور تھی جسے اس کے چچا نے دیا تھا۔ مجھے افسوس ہے کباڑی! اس سے زیادہ رقم دینے پر تیار نہیں ہوا تھا۔"

ٹنگو نے ساڑھے سات ڈالر کی سمت دیکھا۔ "تمھارا مطلب ہے تم نے کسی دوسرے

شخص کی گھڑی گروی رکھی ہے۔"

"پھر۔" رینالڈو نے حیرت سے کہا۔" وہ میرے دوست کی گھڑی تھی۔"
بنگو اس سے یہ پوچھنے کی جرأت نہ کر سکا کہ اس نے اپنے دوست کی مرضی سے اس کی گھڑی کو گروی رکھا تھا یا اپنی مرضی سے۔

"اس سے تو کام نہیں چل سکتا۔" بنگو نے کہا۔" ہینڈسم کیوں نہ ہم اپنا کیمرہ بھی گروی رکھ دیں۔"

ہینڈسم نے کچھ بھی نہیں کہا۔ بنگو اس کی نظریں بچاتے ہوئے جلدی سے بولا۔ "ہم اسے فلم نہ ہونے کی وجہ سے کل تک استعمال نہیں کر سکتے۔ اور کل صبح ہماری جیب میں ڈھائی ہزار ڈالر موجود ہوں گے۔ اگر تم کہو گے تو میں دس کیمرے خرید دونگا۔"

"جیسی تمھاری مرضی۔" ہینڈسم نے بجھے دل سے کہا۔

"تم اسے لے کر انکل میکس کے پاس چلے جاؤ۔" بنگو نے کہا۔" پہلے کیمرے پر اس نے مجھے ساڑھے چار ڈالر دیئے تھے۔ ممکن ہے تم اس سے پانچ وصول کر لاؤ۔"

بنگو نے ٹھیک تین بجنے میں چار منٹ پر ماں کے ہاتھ پر دس ڈالر رکھ دیئے اب لنچ وغیرہ پر خرچ کرنے کے بعد اسکی جیب میں کل دو ڈالر سینتالیس سنٹ بچ رہے تھے۔

بنگو نے دوپہر کا تمام وقت اس پلان کو بنانے میں گذارا کہ وہ فوراً اپنے ہاتھ سے ملنے والی رقم کو وہ کسطرح صرف کریگا۔ بے بی اور ماں کیلئے پھول، کرائے کی ادائیگی، کیمروں کو انکل میکس کا قرض ادا کرکے واپس لانا اور ہینڈسم کیلئے ایک نیا کیمرہ خریدنا۔ کھانے کیلئے عمدہ سے عمدہ چیزیں اور رینالڈو کیلئے ایک قیمتی تحفہ۔ اور وہ سوٹ جو اسنے پسند کیا ہے۔

مسٹر بیچن نے جو چیزیں ڈنر کے لئے لانے کیلئے کہا تھا ان کی کل قیمت اسی سنٹ ہوتی تھی۔ بنگو کو اس بات پر کافی حیرت تھی کہ اس قدر کم خرچ میں باوجود بھی مسٹر بیچن۔ کس طرح بہترین قسم کا کھانا تیار کر لیتے ہیں۔

ابھی آٹھ بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے کہ ہینڈسم اور بنگو اپنی رہائش گاہ سے نکل کر چھیاسویں شاہراہ کی سمت چلنے لگے۔

دونوں چودھویں شاہراہ کے جنکشن تک خاموش رہے۔ بنگو بےچینی سی محسوس کر رہا تھا اور ایسا محسوس کر رہا تھا کہ اس کے خون کی گردش کافی تیز ہوگئی ہے اور کسی بھی لمحے اس کے جسم کی نسیں پھٹ سکتی ہیں۔

ڈھائی ہزار ڈالر ڈھائی لاکھ ڈالر کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھے لیکن یہ ہی اتنی بڑی رقم تھی جسے اس نے اپنی زندگی میں ہاتھ لگانے کے بجائے دیکھا تک نہیں تھا اس کے علاوہ اس رقم کے ملنے کے بعد مسٹر بیجن کا معاملہ بھی طے ہونے والا تھا۔ باقی سب کچھ انتظار کرنے کے بعد حاصل کیا جا سکتا تھا۔

انھوں نے اسٹیو اسٹون سے اپنا خط واپس لے لیا ہے۔ لیو نورا پینتھ ان سے معاملہ طے کرنے والی ہے۔ اب رہ ہی کیا گیا ہے۔

لیکن ابھی مسٹر پینتھ کا وہ جسم ہے جو ریفریجریٹر میں رکھا ہوا ہے۔ اس کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ کرنا ضروری ہے۔ اوہ، وہ پولیس کو ایک گمنام خط لکھ کر اطلاع کر دیگا۔ یہ انھیں کا کام ہے۔ "آخر ہم ٹیکس کیوں ادا کرتے ہیں۔" اسنے اونچی آواز میں کہا۔

شاید ہینڈسم نے اس کی بات نہیں سنی۔ وہ آہستہ قدمی سے چل رہا تھا۔ اس کی آنکھیں نیچے کو جھکی ہوئی تھیں اور پیشانی پر شکنیں پڑی ہوئی تھیں۔

"بنگو۔" یکایک اس نے کہا۔ "میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے۔"

"اوں۔" بنگو نے اپنے خیالوں میں گم رہتے ہوئے کہا۔

"اس نے آج صبح ہمیں فون کیا تھا۔" اس نے کہا۔ "میرا مطلب ہے لیونورا نے۔"

"ہاں۔" بنگو نے کہا۔ "اس نے کہا تھا سب کچھ ٹھیک ہے۔"

"لیکن اسے ہمارا ٹیلیفون نمبر کس طرح معلوم ہوا۔" ہینڈسم نے کہا۔

ہنگو دو منٹ تک خاموش رہا۔ پھر بولا۔" ہمارا فون نمبر اس خط پر تھا جسے ہم نے مسز پینتھ کو بھیجا تھا۔ اس نے ضرور ہی اسے دیکھ کر نوٹ کر لیا ہو گا "

اس نے ایک لمبی سانس لی۔" لیکن ہنگو، اس کا مطلب ہے وہ اسوقت وہاں موجود تھی جب قتل ہوا تھا۔ اور اگر اس نے قتل کیا تھا تو اس وقت تک وہاں کیا کرتی رہی تھی جب ہمارا خط پہنچا تھا۔ اور اگر وہاں موجود نہیں تھی تو ـــــ "

" تم سوچتے بہت زیادہ ہو "۔ ہنگو نے غصے میں کہا۔

" اوہ " ہینڈسم نے سہم کر کہا۔" کیا میں نے غلطی کی "

" سوچنا چھوڑ دو "۔ ہنگو نے کہا۔

باقی راستہ انھوں نے خاموشی سے طے کیا۔

دونوں لفٹ کے ذریعہ اوپر پہنچے۔ ہنگو کو یہ معلوم کرنے میں کافی وقت محسوس ہوئی کہ یو نورا پینتھ اس منزل کے کس فلیٹ میں رہتی ہے۔ آخر کسی نہ کسی طرح اس نے معلوم ہی کر لیا۔ اس نے دروازے پر دستک دی اور وہ کھل گیا۔

" میرا خیال ہے وہ ابھی تک یہاں نہیں ہے "۔ ہنگو نے کہا۔" شاید اس نے دروازہ اسی لئے کھلا چھوڑ دیا ہے کہ ہم بیٹھ کر انتظار کر سکیں۔

نشست گاہ میں روشنی ہو رہی تھی۔ بیڈ روم میں بھی روشنی ہو رہی تھی اور نصف کھلے ہوئے دروازے سے باہر ہال کے فرش پر پڑ رہی تھی۔

ہنگو چند لمحے تک نشست گاہ میں کھڑا سوچتا رہا۔ پھر اس نے فیصلہ کیا کہ اسے دوسرے کمروں کو بھی دیکھ لینا چاہیئے۔ وہ ابھی بیڈ روم کے دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ یکایک پکارا۔" ہینڈسم "

سرخ بالوں والی یو نورا پینتھ بستر پر ایک ڈھیر کی صورت میں پڑی ہوئی تھی۔ دروازے پر سے ہی ہنگو نے دیکھا کہ اس کی پشت میں ایک خنجر دھنسا ہوا ہے

وہ نزدیک جا کر دیکھنے کی جرأت نہ کر سکا۔

اپنے کان کے پاس بجنے والے ڈھول کی آواز کے درمیان اس نے ہینڈسم کو کہتے سنا۔ "یہ تو مر چکی ہے۔" جواب دیتے ہوئے اسے اپنی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی معلوم ہوئی۔ "وہ نہیں مر سکتی۔" پھر کچھ دیر بعد اس نے کہا۔ اسے اب بھی اپنی آواز کہیں دور سے ہی آتی ہوئی معلوم ہوئی۔ "لیکن واقعی مر چکی ہے۔"

اسی طرح جس طرح ہارکنس بینتھ کی موت واقع ہوئی تھی۔

اب ڈھائی ہزار ڈالر نہیں ملیں گے۔ اب ڈھائی لاکھ بھی نہیں ملیں گے۔ لیونیورا بینتھ قتل کر دی گئی ہے۔" بنگو کا سر چکرانے لگا۔

"چلو۔" اس نے اپنے کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ "ہمیں یہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے۔"

اٹھائیسواں باب

جال

"مجھے تمام باتیں شروع سے بتاؤ۔" مسٹر پیچن نے کہا۔ "کوئی ایسی تفصیل بھی نظرانداز نہ کرنا جو تمہارے خیال میں غیر ضروری ہو۔"

بنگو نے ایک لمبی سانس لی: "ہم نے آپ کی تصویر ــــــ"

بنگو کی جگہ ہینڈسم نے تفصیل سے بیان کیا۔ ہارکنس بینتھ کے فلیٹ کا دروازہ جو مقفل نہیں تھا، جسم کس حالت میں پڑا ہوا تھا، بستر پر کیسے سوٹ پڑے ہوئے تھے اور ان میں سے کس کو بنگو نے اٹھا کر اپنے جسم کی پیمائش کی تھی۔

ہر وہ بات جو جون لوگن نے کہی تھی، ہر وہ بات جو آرٹ فرینک اور مارلی لیشو ٹز نے کہی تھی، ہر بات جو لیونورا بینتھ نے کہی اور کی تھی انھوں نے آہستہ آہستہ تمام باتیں بتا دیں۔

پھر خاموشی چھا گئی۔ مسٹر پیجن نے اپنا چشمہ اتارا اور ہوشیاری کے ساتھ اسے رومال سے صاف کرنے لگے۔ انھوں نے پھر چشمہ اپنی ناک پر جما لیا۔

"میرا خیال ہے۔" وہ بولے۔ "اب تھوڑا غور کرنے کے بعد تم لوگ یہ تو سمجھ سکتے ہو گے کہ قاتل کون ہے۔"

"بنگو تھوڑی دیر تک سوچتا رہا اور پھر شاید اس کی سمجھ میں آ گیا۔ وہ حیرت سے مسٹر پیجن کی سمت دیکھنے لگا۔

"لیکن ایسا نہیں ہو سکتا۔" وہ بولا۔ "یہ ناممکن ہے۔"

"لیکن ہے ایسا ہی۔" مسٹر پیجن نے جواب دیا۔

ہینڈسم اور رینالڈ ایک دوسرے کو استفسارانہ نظروں سے دیکھنے لگے۔

"لیکن بنگو ——" ہینڈسم نے کچھ کہنا چاہا۔

بنگو نے اپنے ہاتھ کو جنبش دیکر اسے خاموش رہنے کی ہدایت کی۔ "میں تمھیں بعد میں بتاؤں گا۔" پھر مسٹر پیجن سے مخاطب ہوا۔ "میری سمجھ میں نہیں آتا ——"

بے بی اٹھ کر کافی تیار کرنے میں مصروف ہو گئی۔ باقی سب لوگ خاموش بیٹھے رہے۔

لیونورا پینتھ کے فلیٹ سے واپسی کے بعد وہ دونوں راستے میں ایک دوا فروش کی دوکان پر ٹھہرے تھے اور وہیں سے انھوں نے پولیس کو فون کے ذریعہ اطلاع کر دی تھی کہ وہ ایک لاش کس جگہ پڑی ہوئی پائیں گے۔

اب صرف ایک ہی چارہ کار رہ گیا ہے۔ بنگو نے سوچا تھا۔ مسٹر پیجن کو فوراً تمام باتیں بتا دینی چاہئیں۔ انھیں کوئی بات نہیں بتائی گئی تھی لیکن اب سب کچھ بتا دینے کا وقت آ گیا ہے اس لئے سیدھے گھر واپس پہنچ کر انھوں نے سب کچھ مسٹر پیجن کو بتا دیا تھا۔ اب بنگو خاموشی سے بیٹھا مسٹر پیجن کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

بے بی نے اس کے سامنے کافی کا ایک پیالہ رکھ دیا۔ "میرے خیال میں اس کی

وجہ سے تمھاری رات کی نیند میں کوئی خلل واقع نہ ہو گا۔"

ہنگو پھیکی مسکراہٹ مسکرایا۔ اسنے کافی کا مزہ لئے بغیر ہی اسے ختم کر دیا۔
"یہ سب صرف دولت کی خاطر ہوا ہے۔" اسنے کہا۔" اور اسلئے کہ آپ واپس آگئے تھے"

مسٹر بیچن نے اپنا سر ہلایا اور مسکرائے۔" ہاں وجہ تو یہی ہے۔"

یکایک ہنگو بولا۔" لیکن آپ واپس کیوں آئے تھے۔ آخر آپ گئے ہی کیوں تھے اور جب گئے تھے تو پھر واپس کیوں آئے۔"

مسٹر بیچن نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ ہینڈسم بول اٹھا۔" میں جانتا ہوں۔ یہ سب اس لڑکی کی خاطر ہوا تھا۔" اسنے مسٹر بیچن کو ہمدردانہ نظروں سے دیکھا۔" اس کا نام روسی تھا وہ چین میں پیدا ہوئی تھی اور آپ نے اسے چینی ڈاکوؤں کے پنجے سے نجات دلائی تھی اس کے ماں باپ اسوقت ہلاک کر دیئے گئے تھے جب اسکی عمر اٹھارہ سال کی تھی اور اسے اغوا کر لیا گیا تھا۔ آپ اسے اپنے ساتھ یہاں امریکہ لے آئے اور اسے عورتوں کے ایک بورڈنگ اسکول میں داخل کر دیا۔" وہ خاموش ہو گیا اور ایک منٹ تک اپنی آنکھیں بند کئے رہا۔" یہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۱ء کی بات ہے جب آپ اسے یہاں لائے تھے۔ اسی رن البانی میں جواہرات کی ایک بہت بڑی چوری ہوئی تھی۔ آپ کی کچھ "ٹائمس" میں شائع ہوئی تھی۔ وہ تصویر سین فرانسسکو میں اسوقت لی گئی تھی جب آپ کشتی سے نیچے اتر رہے تھے۔ آپ کی تصویر کے پہلو میں البانی میں چوری کئے گئے جواہرات کی تصویر بھی چھپی ہوئی تھی۔

"یہ جواہرات کا کیا معاملہ ہے۔" رینالڈو نے پوچھا۔" اس کا ہمارے دوست مسٹر بیچن سے کیا تعلق ہے۔"

"کچھ نہیں۔" ہینڈسم نے حیرت سے کہا۔

"یہ اسی طرح پچھلی باتیں یاد کرتا ہے۔" ہنگو نے کہا۔

مسٹر بیچن مسکرائے۔" آگے کہو ہینڈسم۔" انھوں نے کہا۔

"آپ تنکوں کی بنی ہوئی ایک عجیب طرح کی ہیٹ پہنے ہوئے تھے جس کے کنارے کافی چوڑے تھے" ہینڈسم نے کہا۔ اسکی آنکھیں خوابیدہ سی تھیں۔" وہ لڑکی جوان معلوم ہو رہی تھی۔ اسکی تصویر صاف نہیں چھپی تھی۔ آپکی کہانی ڈیڑھ کالم میں چھپی تھی اور اس میں بتایا گیا تھا آپنے اسے کسطرح ڈاکوؤں کے پنجے سے نجات دلائی تھی اور اپنے ساتھ لے آئے تھے اور آپ کا ارادہ اسے کسی اسکول میں داخل کرنے کا تھا۔ اس کے ساتھ ہی آپ ـــ"
اس نے اپنی آنکھیں جھپکائیں: "آپ چینی مٹی کے برتنوں کے کچھ نادر نمونے بھی لائے تھے۔ اس سے پیشتر کوئی بھی اس طرح کی چیزیں لے کر امریکہ واپس نہیں آیا تھا۔"

"صحیح ہے۔" مسٹر پیجن نے کہا۔

"پھر۔" ہینڈسم نے کہا۔" دو سال بعد آپ غائب ہو گئے اور اس نے مسٹر ہینتھ سے شادی کرلی۔ پھر اس کے کچھ دنوں بعد ـــ" وہ خاموش ہو گیا اور پھر بولا۔
"وہ مر گئی۔"

بے بی مسٹر پیجن کی کرسی کے دستے پر بیٹھ گئی اور ان کے سر کا بوسہ لیتے ہوئے بولی "مسٹر پیجن اس سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ تم لوگوں کو اندازہ لگا لینا چاہیے تھا۔ مسٹر پیجن اس سے محبت کرتے تھے۔"

"میں نے اس سے شادی کرنے کی امید کی تھی۔" مسٹر پیجن نے کہا۔" لیکن میں نے اندازہ لگایا کہ وہ میرے مقابلے میں مارکس ہینتھ کو زیادہ پسند کرتی ہے۔" انھوں نے ایک لمبی سانس لی۔" میں اسے خوش دیکھنا چاہتا تھا۔"

تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی پھر بے بی بولی۔" لیکن آپکو اسکا احساس تھا کہ آپکی موجودگی میں وہ اس سے شادی نہیں کر سکتی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ آپ اس سے محبت کرتے ہیں۔ آپ اسکے محسن تھے اور وہ آپکی کسی بھی بات پر "ہاں" کہنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ اسلئے آپ اسکی نظروں سے دور ہو گئے۔" اس نے اپنے سر کو جھٹکا دیا۔

"میں اسے خوش دیکھنا چاہتا تھا۔" مسٹر ہیجن نے دہرایا۔ ان کی آواز بہت ہی دھیمی تھی۔

بنگو اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے بے بی سے ایک سگریٹ مانگ کر سلگائی اور کمرے میں بے چینی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔

"آپ کو معلوم تھا کہ آپ کے غائب ہو جانے پر اسے کچھ دنوں تک افسوس ضرور رہے گا" اس نے پھنسی پھنسی آواز میں کہا۔ "لیکن پھر کچھ دنوں بعد وہ آپ کو فراموش کر کے ہنیتھ سے شادی کرے گی۔"

"میں نے سوچا تھا کہ شاید وہ مجھے کبھی فراموش نہ کر سکے گی۔" مسٹر ہیجن منمنائے "لاپاز میں گذرے ہوئے دن کس قدر خوشگوار تھے۔"

چند منٹ تک سبھی خاموش رہے۔ کمرے میں بنگو کے قدموں کی آواز گونجتی رہی

"لیکن دولت۔" یکایک اس نے کہا۔ "اس رقم کا معاملہ ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آیا۔ آپکو معلوم تھا کہ ہنیتھ کی مالی حالت اچھی نہیں ہے۔ شاید آپ اس لئے چلے گئے تھے کہ سات سال بعد اسے پانچ لاکھ کی رقم مل جائے۔"

"میرا ارادہ انشورنس کمپنی کو رقم واپس کر دینے کا تھا۔" مسٹر ہیجن نے کہا "میں اسے دھوکا دینا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن میں جانتا تھا کہ اگر انشورنس کمپنی سے رقم ملے گی تو وہ اسے قبول کرے گی۔ میں جانتا تھا اسے اسکی ضرورت پڑیگی" وہ کھڑکی کے باہر دیکھنے لگے۔ "میں اسے کبھی غریب نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ میں نے جو کچھ کیا ہے ایمانداری کے ساتھ کیا ہے حالانکہ یہ کچھ غیر قانونی سا ہو گیا تھا۔"

رینالڈ نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے اعلان کیا کہ اس کے دوست کی ایمانداری پر شبہ کرنے والے شخص کے ساتھ وہ کس طرح برتاؤ کرے گا۔ پھر وہ بیٹھ گیا اور بے بی اسے دیکھ کر مسکرانے لگی۔

بنگو نے کمرے کا ایک اور چکر لگایا۔ اب اس کی سمجھ میں سب کچھ آ گیا۔ یعنی لوسی جیمس جس سے شادی کرنے کی خواہش رکھتی ہے، کرے۔ وہ ایک دن اس پارک میں گئے، جہاں وہ اپنے پسندیدہ پرندوں کو دانہ دیا کرتے تھے۔ انھیں الوداع کہا اور پھر غائب ہو گئے انھوں نے سات سال کا عرصہ لاپانے کے ایک کیفے میں بیٹھ کر گزارا اور یہ سوچتے رہے کہ وہ خوش ہو گی

"لیکن آپ واپس کیوں آ گئے" یکایک اس نے پوچھا۔ اس نے مسٹر بیجن کو گھور کر دیکھا اسکی جیب میں پڑے ہوئے ہاتھوں کی مٹھیاں کس گئیں۔ "یا پھر اس وقت کیوں نہیں آئے تھے جب وہ ــــ" وہ خاموش ہو گیا۔

ہینڈسم نے اپنی نظریں اٹھائیں۔ "ہاں" اس نے بے ڈھنگے پن سے کہا۔ "کیا آپ نے اخباروں میں اس کے بارے میں نہیں پڑھا تھا"

"میں نے سات سال سے کوئی اخبار نہیں دیکھا ہے۔ مسٹر بیجن نے آہستہ سے کہا: "بات دراصل یہ ہے ایک شخص کو معلوم تھا کہ میں کہاں ہوں۔ مجھے اس پر بھروسہ تھا۔ میں نے اسے اپنا اسلئے بتا دیا تھا کہ وہ مجھے تمام باتوں کی ــــ لوسی کے بارے میں خبر دیتا رہے۔" انھوں نے ایک لمبی سانس لی۔ "میں اپنے کو دنیا سے بالکل الگ کر لینا چاہتا تھا۔ اسی لئے اخبار، خطوط کسی بھی شئے میں دلچسپی نہیں لیتا تھا۔ میں صرف ایک بات جاننے کی خواہش رکھتا تھا کہ وہ خوش ہو اسے کسی شئے کی تکلیف نہیں ہے اور اسکے بچے بھی ہو گئے ہیں اور وہ مجھے برابر لکھتا رہتا تھا کہ وہ خوش ہے۔ وہ شخص روفس ہارڈ اسٹون تھا۔ "کیوں" بنگو نے پوچھا۔ اس کا لہجہ سخت تھا۔

مسٹر بیجن سر ہلا کر مسکرائے۔ "ہاں، لیکن حقیقت میں وہ بددیانت نہیں تھا۔ اس کی خواہش صرف یہ تھی کہ میں واپس نہ آؤں تاکہ ہارکنس پینتھر کو انشورنس کی رقم مل جائے۔ اس نے روفس ہارڈاسٹون سے کافی قرض لے رکھا تھا۔

"کیا اس نے آپ کو اس کے مرنے کی اطلاع دی تھی" بنگو نے پوچھا۔

"نہیں" مسٹر بیجن نے کہا۔ "اس نے مجھے اس کے مرنے کی اطلاع نہیں دی تھی"

ریناLڈو نے اونچی آواز میں اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ کاش روفس ہارڈ اسٹون زندہ ہوتا تو وہ اسے قتل کر سکتا۔

مسٹر ہیجن نے ہاتھ اٹھا کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور بولے "وہ برا آدمی نہیں تھا لیکن میرا خیال ہے اسے ایک بڑی رقم کی ضرورت تھی۔ اس نے بیوقوفی یہ کی کہ لیو نورا ہینتھ کو رازدار بنا کر یہ بتا دیا کہ میں کہاں ہوں۔ اور وہ بھی ایک بڑی رقم حاصل کرنے کے چکر میں پڑ گئی۔ اس نے روفس سے کہا کہ وہ مجھے تمام باتوں کی اطلاع کردے۔ اس کا خیال تھا کہ اس خبر کو سن کر میں ضرور واپس آجاؤں گا۔"

بے بی نے منہ بنایا۔ "میں سمجھی" وہ بولی "اس کا ارادہ تھا کہ آپ کے واپس آنے پر آپ کو اغوا کرے اور پھر ہارکنس ہینتھ کو مجبور کرے کہ وہ ایک بڑی رقم اس کے حوالے کردے" اس نے اپنے سر کو جھٹکا دیا۔ "مجھے اس کے مرنے کا غم نہیں ہے"

"اب" مسٹر ہیجن چند منٹ تک خاموش رہنے کے بعد بولے۔ "یہ سب میری غلطی کا نتیجہ ہے اگر میں نے انتقام لینے کے بارے میں نہ سوچا ہوتا ——" انھوں نے ایک لمبی سانس لی۔ "میں نے پہلے سے انکی اسکیم سمجھ لی تھی۔ میرا ارادہ آخری لمحہ میں ظاہر ہو کر ہارکنس کی امیدوں پر پانی پھیرنے کا تھا۔ پھر تم لوگ ایک نئی اسکیم کے ساتھ میرے سامنے آئے اور مجھے ہفتہ کے آخر تک پوشیدہ رہنے کے لیے ایک جگہ مل گئی" وہ مسکرائے "مجھے یقین تھا کہ وقت آنے پر میں آسانی سے یہاں سے نکل کر جا سکتا ہوں۔"

تھوڑی دیر تک خاموشی رہی۔ پھر بے بی بولی "لیکن، اب آپکا ارادہ کیا کرنے کا ہے۔"

"ایک جال بچھانے کا ہے" انھوں نے کہا اور مسکرائے "اور وہ جال کبوتر ہوں گے! اس کا اندازہ تو تم لوگوں نے لگا لیا ہوگا کہ اب وہ مجھے بھی قتل کرنا چاہتا ہوگا۔"

ریناLڈو نے بتایا کہ وہ اس شخص کے ساتھ کیا برتاؤ کرے گا جو مسٹر ہیجن کے ایک بال کو بھی نقصان پہنچائے گا۔"

"جب میری حفاظت کے لئے اس قدر دوست موجود ہیں۔" مسٹر ہیجن نے کہا۔ "مجھے کسی بات کا خطرہ نہیں ہے۔" وہ بنگو سے مخاطب ہوئے۔ "ہمارا یہ کام جون لوگن کر سکتی ہے تمہیں اسے اطلاع کرنی ہوگی کہ مسٹر ہیجن کو تم نے آزاد کر دیا ہے۔ وہ نیویارک کی سڑکوں پر گھوم رہے ہیں اور اتوار کے دن ان کا ارادہ اس خاص مقام پر جانے کا ہے جہاں وہ کبوتروں کو دانہ دیا کرتے تھے۔

بنگو نے اپنا سر ہلایا۔ "لیکن اس میں خطرہ ہے۔"

"خطرے کی کوئی بات نہیں۔" مسٹر ہیجن نے پر یقین لہجے میں کہا۔ "میں پولیس سے مل کر تمام انتظامات مکمل کر لوں گا۔"

"یہ بہت اچھا ہوگا۔" بے بی نے کہا۔ "لیکن اگر وہ نہ آیا تو ـــــ؟"

مسٹر ہیجن مسکرائے۔ "اس کی فکر نہ کرو۔" وہ بولے۔ "وہ ضرور آئے گا۔"

انتیسواں باب

آخری وار

سورج آسمان پر چمک رہا تھا اور پارک تفریح کرنے والوں سے پر تھا۔ گذشتہ اتوار کی طرح آج بھی جولیوار ہل کے دامن میں ہر جگہ سگریٹ کے ٹکڑے، کاغذ اور مختلف بیکار اشیاء بکھری پڑی ہوئی تھیں۔

ایک مقام پر ایک ناٹے قد کا شخص کبوتروں کے درمیان کھڑا انکے سامنے دانہ پھینک رہا تھا کسی نے اس کی طرف توجہ نہیں دی۔

"آج تو بہت بھیڑ ہے۔" ہینڈسم نے کہا۔ "کاش اس وقت ہمارا کیمرہ ہمارے پاس ہوتا۔"

"ہاں۔" بنگو نے کہا۔ "آج ہمارا بزنس کافی اچھا رہتا۔"

کل کا دن اسکی زندگی کا سب سے بڑا دن رہا تھا اسے کچھ نہیں کرنا تھا۔ صرف خاموش اور بیکار بیٹھ کر اتوار آنے کا انتظار کرنا پڑا تھا۔

اس کے پاس کل ایک ڈالر بیس سنٹ تھے اور کہیں سے کچھ ملنے کی امید بھی نہیں تھی۔ انکل میکس نے اس کے ہرے رنگ کے سوٹ پر دو ڈالر اور بھورے گبرڈین کے سوٹ پر ڈیڑھ ڈالر قرض دیدیا تھا۔

اب اس کی جیب میں کل رقم نوے سنٹ باقی رہ گئے تھے اور اسے اسپورٹس جیکٹ پہننے پر مجبور ہونا پڑا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ آج کا ماحول گہرے گبرڈین سوٹ پہننے کا تھا۔ بنگو نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے اپنی پیشانی پر آئے ہوئے پسینے کو صاف کیا اور سوچنے لگا کہ کاش اس کے پاس ایک سگریٹ موجود ہوتی۔

"فکر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔" ہینڈسم نے کہا۔ "سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔" اسکے چہرے پر پسینے کے قطرے ابھر آئے تھے اور وہ کچھ زرد سا نظر آرہا تھا۔

پندرہ منٹ بعد اس نے کہا۔ "ہم نے کسی سے کیمرہ ادھار لیا ہوتا تو اچھا ہوتا۔"

"اگلے اتوار تک۔" بنگو نے سختی سے کہا۔ "ہم اپنے دونوں کیمرے رقم ادا کر کے چھڑا لائیں گے۔ کیا تمہیں اپنے کاروبار پر بھروسہ نہیں۔"

"ہے۔" اس نے کہا۔ پہلی بار اس کی آواز کچھ کھوکھلی سی معلوم ہوئی۔

بارہ بجے اور پھر ساڑھے بارہ بھی بج گئے۔ سورج کی گرمی اور بڑھ گئی۔

"ہم یہاں کچھ بھی نہیں کر رہے ہیں۔" ہینڈسم نے کہا۔ "ادھر ادھر بیکار گھوم رہے ہیں ممکن ہے ہمیں آوارہ گردی کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا جائے۔"

"پولیس ہمارے یہاں موجود ہونے کے مقصد سے واقف ہے۔" بنگو نے کہا۔ "اس کے علاوہ پارک میں گھومنے والے اشخاص کو یوں ہی بلا وجہ نہیں پکڑا جاتا۔"

اس نے اس سمت — مسز بیچ کے عقب میں پہاڑی پر دیکھا جہاں رینالڈ موجود تھا۔

اسنے مسٹر پیجن کو دیکھا جو ہر فکر سے آزاد بے پرواہ کبوتروں کو دانہ دینے میں مصروف تھے۔ پھر اس نے ادھر ادھر ان مقاموں کی طرف دیکھا، جہاں اسے معلوم تھا کہ پولیس موجود ہے اور وقت آنے پر کام کرنے کو تیار ہے۔

اور مسٹر پیجن کسی سمت دھیان دیے بغیر کبوتروں کو دانہ دینے میں مصروف تھے۔ وہ اپنے اردگرد کسی بھی سمت توجہ نہیں دے رہے تھے۔

ایک بجے اور پھر ڈیڑھ۔ پارک کی بھیڑ دھیرے دھیرے کم ہونے لگی۔

پھر جو کچھ ہونا تھا ہو گیا۔

مسٹر پیجن کے عقب کی جھاڑیوں میں سرسراہٹ ہوئی۔ رینا لڈو کی سمت سے سیٹی کی آواز آئی اور مسٹر پیجن نے منہ کے بل اپنے کو فرش پر گرایا ہی تھا کہ کوئی شے۔ سورج کی روشنی میں چاندی کی سی چمک کے ساتھ ان کے سر کے اوپر سے گذری اور تھوڑی دور آگے فرش زمین پر جا گری۔

مجمع میں سے ایک عورت چیخی۔

پولیس جھاڑیوں کی سمت دوڑ رہی تھی۔ مسٹر پیجن کے عقب سے جھاڑیوں میں کھڑبڑاہٹ کی آواز پیدا ہوتی رہی۔ پھر ایک گولی چلی۔ ایک دوسری عورت چیخ پڑی۔

مینگو اور ہینڈسم بھی دوڑے۔ لیکن وہ جھاڑیوں کی سمت جانے کے بجائے مسٹر پیجن کے پاس پہنچ گئے۔ مسٹر پیجن اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور اپنے کپڑوں پر سے گرد جھاڑ رہے تھے۔

"آپ ٹھیک ہیں؟" منگو نے جلدی سے پوچھا۔

"بالکل۔" مسٹر پیجن نے جواب دیا۔ ان کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔

ایک پولیسمین نے جھاڑیوں کی سمت دیکھا اور پھر بولا "اگر ہم لوگ یہاں موجود نہ ہوتے تو وہ آسانی سے نکل گیا ہوتا۔ بس، پہاڑی کے اوپر پہنچ کر کسی کی بھی نظروں سے اوجھل ہو سکتا تھا۔ پھر اسے کوئی پانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔

بنگو نے اس کی بات پر توجہ نہیں دیا۔ وہ جھاڑیوں کی سمت دیکھ رہا تھا جہاں گھڑگھڑاہٹ کی آواز ختم ہو گئی تھی۔

"کیا انھوں نے اسے گولی مار دی؟" مسٹر پیجن نے پوچھا۔

"نہیں۔" بنگو نے جواب دیا۔ "شاید گولی خطا کر گئی تھی۔ لیجیے وہ آ رہے ہیں۔"

وہ اس لانبے قد کے خوبصورت شخص کو غور سے دیکھتا رہا جو دو پولیس مین کے درمیان ان کی طرف آ رہا تھا۔ وہ ہارکنس پینیتھ تھا۔

تیسواں باب

انعام

"ہم سے شروع میں ہی ایک بہت بڑی غلطی ہو گئی تھی۔" بنگو نے سنجیدہ لہجہ میں کہا۔ "ہمارا یہ سوچنا ہی غلط تھا کہ مسٹر پینیتھ کے فلیٹ میں پائی جانے والی لاش صرف مسٹر پینیتھ کی ہی ہو سکتی ہے۔"

"لیکن حقیقت میں وہ ولکن تھا۔" ہینڈرسن نے بھی سنجیدگی سے کہا۔ "لیکن بنگو، اس نے بیچارے ملازم ولکن کو کیوں قتل کیا تھا؟"

"اس لئے کہ وہ بھی اس معاملہ میں شامل تھا۔" بنگو نے کہا۔ "لیونورا پینیتھ نے ہمیں یہ بتایا تھا۔ تمھیں یاد ہو گا۔"

ہینڈرسن نے کہا۔ "اوہ۔" اور منہ چلانے لگا۔

بنگو نے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے اخبار کو اٹھایا اور دوبارہ اس کہانی کو پڑھنے لگا جو مسٹر پیجن کے سلسلہ میں شائع ہوئی تھی۔ ہارکنس پینیتھ نے اپنے جرم کا اقرار کرتے ہوئے سب کچھ ظاہر کر دیا تھا۔ اسطرح بنگو کو کچھ ایسی باتیں اور معلوم ہو گئیں جو نہیں معلوم تھیں

"ایک بات میری سمجھ میں اب بھی نہیں آئی" ہینڈسم نے کہا: "آخر اس نے وکٹن کو اسکے کپڑے اتار کر کیوں ہلاک کیا تھا اور پھر کیوں اپنا سوٹ پہنا دیا تھا یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے"

"اسلئے کہ وہ خون ایسی جگہ نہیں پھیلانا چاہتا تھا جہاں صاف کرنے میں کافی زیادہ دقت کا سامنا کرنا پڑے" ننگو نے کہا۔ "غسلخانہ سب سے عمدہ جگہ تھی۔ اسلئے وہ انتظار کرتا رہا اور جب وکٹن غسل کیلئے وہاں گیا تو اسنے اسے ہلاک کر دیا" اسنے ہارکنس بینیتھ کے بیان کو پھر پڑھا۔ "اسکا ارادہ وکٹن کے جسم کو کہیں لیجا کر پھینک دینے کا تھا لیکن اس سے پیشتر کہ وہ کچھ کر سکتا جون لوگن وہاں پہنچ گئی تھی وہ وہاں چھپ گیا اور جب جون لوگن تمام چیزوں کو دیکھ کر واپس گئی تو اسنے اسے کپڑے پہنا کر اسطرح صوفے پر بٹھا دیا کہ وہ کتاب پڑھنے میں مصروف معلوم ہو۔ پھر اسنے غسلخانہ کی صفائی کی۔

پھر" ننگو نے کہا۔ وہ بار بار اپنے زانوں پر پڑے ہوئے اخبار کو دیکھتا جا رہا تھا۔ اس نے سوچنا شروع کیا کہ وہ اس لاش سے کسطرح نجات حاصل کر سکتا ہے۔ وہ انتظار کرتا رہا۔ اور جب اسے یقین ہو گیا جون لوگن اپنے گھر پہنچ گئی ہو گی تو اسے فون کر کے اپنے پاس بلایا۔ وہ آئی۔" اس نے اخبار ایک طرف رکھ دیا۔ "لیکن جسوقت وہ وہاں پہنچی تھی اسوقت تک وہ وہاں سے غائب ہو چکا تھا اور اس کی جگہ ہم لوگ وہاں موجود تھے۔ چونکہ ہم لوگوں نے لاش کو چھپا دیا تھا اس لئے اس نے یہی ظاہر کیا کہ وہ وہاں اتفاق سے پہنچ گئی تھی اور ساتھ ہی ہارکنس بینیتھ کو کچھ برا بھلا بھی کہہ ڈالا تھا۔

ہینڈسم ایک ایک بات کو غور سے سوچ رہا تھا۔ "لیکن ننگو، آخر اسے اس نے چھپایا کیوں تھا"

ننگو نے ایک لمبی سانس لی۔ "اسلئے کہ وہ اشیو اسٹون کے قبضے میں تھی بینیتھ نے اس سے کافی قرض لے رکھا تھا اور اسے اوا کرنے کا صرف ایک ہی راستہ تھا کہ وہ انشورنس کمپنی سے رقم حاصل کر لے"

"یہ تو ٹھیک ہے" ہینڈسم نے کہا

"اشیو اسٹون یہ نہیں چاہتا تھا کہ ہارکنس بینیتھ انشورنس کمپنی سے رقم حاصل کرنے کے بعد

اسے دھوکا دیا جائے اس لئے اس نے اپنے آدمی اس کی نگرانی پر مقرر کردیئے تھے۔ پھر اسے معلوم ہوا کہ مسٹر بیجن ابھی تک زندہ ہیں۔ اس نے ہارکنس پنیتھ سے کہا کہ وہ مسٹر بیجن کے معاملے کو سنبھال لے گا لیکن اس کے عوض میں وہ قرض کے علاوہ ایک بڑی رقم اور لے گا۔ اسی درمیان مسٹر پنیتھ کی بہن نے اسے بتایا کہ وہ مسٹر بیجن کو واپس بلا رہی ہے اور اگر وہ انشورنس سے ملنے والی رقم کا نصف اسے دینے پر تیار ہو جائے تو وہ مسٹر بیجن کو اس وقت تک چھپا کر رکھنے کے لئے تیار ہے جب تک انشورنس کمپنی رقم ادا نہیں کر دیتی۔ اس کے بعد پھر ہم دو باہری اشخاص نے سامنے آکر اعلان کیا کہ مسٹر بیجن ہمارے پاس ہیں اور ہم اس شخص سے معاملہ طے کرنا چاہتے ہیں جو انشورنس کمپنی سے رقم حاصل کرنے والا ہے۔

"کافی پر پیچ معاملہ تھا۔" ہینڈسم نے کہا۔

"اس میں کیا شک ہے۔" بنگو نے کہا اور دوبارہ اخبار اٹھا لیا اور پھر اس پر نظر دوڑاتے ہوئے بولا۔ "ہینڈسم، اس رات اس طرح ہوا تھا مسٹر پنیتھ نے ولکن کو ہلاک کیا، پھر جون کو ممی کے آنے پر پچھلی سیڑھی پر جا کر چھپ گئے اور جب وہ چلی گئی تو انھوں نے محسوس کیا کہ انھیں اس کی مدد کی ضرورت ہے۔ انھوں نے اسے فون کر کے بلایا۔ اس کی واپسی سے پہلے پہلے انھوں نے غسل کو صاف کر کے ولکن کو لباس پہنا دیا تھا۔ پھر ہمارا خط پہنچ گیا۔"

"بنگو۔" ہینڈسم نے کہا۔ "پھر ہمیں فون کر کے کس نے بلایا تھا۔"

"مسٹر پنیتھ نے۔" بنگو نے پر مطمئن لہجہ میں کہا۔ "لیکن پھر وہ دو پستول باز درمیان میں آگئے۔ مسٹر پنیتھ نے فیصلہ کیا کہ جب تک انھیں انشورنس کمپنی سے رقم نہیں مل جاتی اس وقت تک ان کا استون کی نظروں سے پوشیدہ رہنا ہی بہتر ہے۔ اس لئے جب انھوں نے ان دونوں کے قدموں کی آواز سنی تو فوراً عقبی زینہ سے فرار ہو گئے لیکن انھیں اتنا موقع نہ مل سکا کہ وہ ہمارے خط کو بھی اپنے ساتھ لے جاتے یا اس سوٹ کیس کو اٹھا سکتے جسے جلدی میں انھوں نے پیک کیا تھا، یا پھر ولکن کے جسم کے بارے میں ہی کچھ کر سکتے۔

۔ اس طرح جب وہ دونوں پستول باز کمرے میں داخل ہوئے تو انھیں ایک مردہ شخص صوفے پر بیٹھا ہوا ملا اور مسٹر پینتھ فرار ہو چکے تھے۔ انھیں ہمارا خطا مل گیا۔ انھوں نے اندازہ لگایا کہ ہم لوگ وہاں ضرور جائیں گے اس لئے باہر کھڑے ہو کر انتظار کرتے رہے۔ وہ ہم سے فلیٹ میں اسلئے نہیں ملے کہ وہاں ایک لاش موجود تھی اور وہ اپنے کو کسی مصیبت میں پھنسانا نہیں چاہتے تھے۔ وہ ہمارے آنے کا انتظار کرتے رہے جب ہم نے وہاں پہنچ کر گھنٹی بجائی تو ان میں سے ایک نے ہمیں اوپر آنے کیلئے کہا اور پھر مسٹر پینتھ ہی کیطرح عقبی زینہ سے اتر کر باہر پہنچ گئے۔ اسکے بعد وہ اپنی کار میں بیٹھ کر ہماری واپسی کا انتظار کرتے رہے۔ پھر کیا ہوا یہ تو تمھیں معلوم ہی ہے۔"

"ہاں ہاں۔" ہینڈسم نے اپنے سر کو ہلاتے ہوئے کہا۔ "لیکن میری سمجھ میں اب بھی یہ نہیں آیا کہ مسٹر پینتھ نے ولکن، آرٹ فرنیک، وکیل اور اپنی بہن کو کیوں قتل کیا تھا۔ اس سے اسے کیا فائدہ پہنچ سکتا تھا۔"

"میرے خدا۔" ننگو نے بے چینی سے اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "یہ لوگ ثابت کر سکتے تھے کہ مسٹر پیچن زندہ ہیں۔ وہ لوگ بھی ہماری ہی طرح اس سے رقم حاصل کرنا چاہتے تھے۔"

"پھر۔" ہینڈسم نے کہا۔ "اس نے ہمیں کیوں ہلاک نہیں کیا۔"

"اس لئے کہ اسے ہمارا پتہ معلوم نہیں تھا۔" ننگو نے کہا۔ "اس کے پاس ہمارا خط موجود نہیں تھا۔ اس کے علاوہ اس پر ہمارا صرف فون نمبر ہی درج تھا۔ وہ ہمارا یا مسٹر پیچن کا پتہ نہیں لگا سکا تھا۔ ورنہ آج ہم لوگ بھی موجود نہ ہوتے۔"

"لیکن ننگو۔" ہینڈسم نے منہ چلاتے ہوئے کہا۔ "وہ اس درمیان رہا کہاں تھا۔ وہ کہاں پوشیدہ رہا تھا۔"

ننگو نے ایک لمبی سانس لی۔ "جون لوگن کے فلیٹ میں۔ ممکن ہے وہ اس دن وہاں رہا ہو جب ہم جون سے ملنے گئے تھے۔ ایسی صورت میں اس نے جون لوگن سے ہمارا پتہ ضرور پوچھا ہوگا لیکن اس نے نہ بتایا ہوگا کیونکہ وہ جانتی تھی پتہ بتا دینے کی صورت میں

ہمارا کیا حشر ہوگا۔"

اس نے پھر اس پیراگراف کو دیکھا جس میں جون لوگن یا ملڈ مرے کے غائب ہو جانیکی خبر شائع ہوئی تھی۔ اس کے غائب ہونے کے ساتھ ساتھ اسکی رقم، جواہرات اور تمام قیمتی چیزیں بھی غائب ہو گئی تھیں۔ بنگو نے اسکے لئے دعا کی کہ وہ حفاظت سے جزیرہ راک پہنچ جائے اور اس مکان کو خریدے جسے خریدنے کی اسکی دیرینہ آرزو ہے۔ اسی کے ساتھ ایک دوسرا پیراگراف اور تھا جسے اس نے دوبارہ پڑھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ہاکنس پینتھ نے اس طرح اقبال جرم کیا تھا کہ اسٹیو اسٹون بھی پھنس گیا تھا۔ جب پولس اسے گرفتار کرنے گئی تھی تو وہ اپنے ساؤنڈ پروف کمرے میں مقابلہ کرتے ہوئے مارا گیا تھا۔

ہینڈسم کی آواز نے اس کے خیالات کی زنجیر کو توڑ دیا۔" لیونورا پینتھ کافی ہوشیار عورت تھی " اس نے کہا۔" اسے معلوم تھا کہ مسٹر پینتھ زندہ ہیں جب کہ ہم اسے مردہ تصور کر رہے تھے۔ اس نے یہ بات ظاہر نہیں ہونے دی تھی۔"

" اس نے بھی ہماری ہی طرح اسکیم بنائی تھی۔" بنگو نے کہا۔

تھوڑی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔" جب مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ اسے اپنی بہن پر ایک بار چاقو سے حملہ کیا تھا اور وہ چاقو پھینکنے میں ماہر ہے" بنگو نے کہا۔" اور جب لوگ چاقو ہی سے قتل کئے جانے لگے تو مجھے اسکے بارے میں کچھ اور سوچنے پر مجبور ہونا پڑا تھا۔ پھر مجھے یاد آیا کہ لیونورا پینتھ نے بتایا تھا کہ وہ لانبے قد کا ایک خوبصورت جوان ہے۔ ہمیں اسکے فلیٹ میں لانبے قد کے شخص کا ایک سوٹ دیکھنے کو ملا تھا۔ مجھے یاد تھا کہ ریفریجیریٹر میں رکھی جانیوالی لاش ناٹے قد کی تھی۔ اسی وقت میری سمجھ میں سب کچھ آ گیا تھا۔"

" بنگو تم کافی ہوشیار ہو۔" ہینڈسم نے کہا۔

اس بار پہلے سے زیادہ دیر تک خاموشی چھائی رہی۔ انھیں کمرہ خالی خالی نظر آ رہا تھا کیونکہ مسٹر پیجن پولیس کے ساتھ چلے گئے تھے اور رینالڈو نے بولیوار ہل پر ہی ٹھہر جانا مناسب

سمجھا تھا۔ شاید اب وہ ان دونوں کو کبھی نہ دیکھ سکیں۔ ہنگو نے غم کا احساس کرتے ہوئے سوچا۔

بے بی اپنے کام پر چلی گئی تھی اور ان کے لئے ایک نوٹ لکھ کر میز پر چھوڑ گئی تھی ۔ ماں کرائے کے بارے میں پھر بگڑ گئی ہے اس لئے انھیں اس کی نظروں میں نہ آنا چاہئے۔ وہ جلد ہی واپس آنے کی کوشش کرے گی ۔"

"ہنگو" ہینڈسم نے کہا" اب ہم کیا کریں گے ۔"

ہنگو نے کہنا چاہا" میں نہیں جانتا" لیکن اس نے فوراً اپنے پر قابو پا لیا اور بولا۔

"میں کچھ نہ کچھ سوچوں گا۔ تمھیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیا تمھیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے ۔"

"ہے ۔" ہینڈسم نے کہا۔

اس کے سامنے دنیا اندھیری تھی۔ اب اسے دو لاکھ پچاس ہزار نہیں مل سکتے تھے۔ اسکی جیب میں صرف ساٹھ سنٹ موجود تھے ۔

اسے ان لوگوں کی تصویریں بنا کر بھیجنی تھیں جن کے آرڈر آ چکے تھے اور جنکی رقم وہ خرچ کر چکا تھا لیکن اس کے پاس پرنٹ کا کاغذ، لفافے اور ٹکٹ موجود نہیں تھے۔ اس کے دو بہترین سوٹ گروی رکھے ہوئے تھے۔ ماں اپنا باقی کرایہ چاہتی تھی ۔

اب وہ کیمرہ نہ ہونے کی وجہ سے سڑکوں پر گھوم کر تصویریں بھی نہیں لے سکتا تھا۔ اور اگر کیمرہ موجود بھی ہوتا تو ان کے پاس فلمیں نہیں تھیں ۔

"میں کچھ نہ کچھ سوچوں گا۔" اس نے دہرایا۔

صرف مالی حالت ہی ایسی نہیں تھی جو اسے پریشان کئے ہوئے تھی۔ اس نے اور ہینڈسم نے اس جرم میں حصہ لیا تھا وہ ابھی راز ہی تھا۔ وہ ہارکنس ہینتھ کے گرفتار ہونے کے بعد فوراً ہی پارک سے چلے آئے تھے ۔

لیکن جلد یا دیر پولس ان کے بارے میں سب کچھ معلوم ہی کرے گی۔ انھیں مسٹر ہیجن کو اغوا کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا جائے گا۔ ہینڈسم بھی ــــــ جو اس کی ہر بات کو

چوں چرا کئے بغیر ہی منظور کر لیتا ہے!
صرف ایک ہی راستہ ہے۔ بنگو نے اپنے سے کہا۔ پولس کے آنے سے پیشتر ہی ہینڈسم کو یہاں سے ہٹا دینا چاہیئے۔ ہینڈسم بے گناہ ہے۔ اس نے اس پر یقین کیا تھا۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اسے ہر مصیبت سے نجات دلائے۔
اسے اس کے کسی رشتے دار کے پاس بھیج دینا چاہیئے۔ اس سے کہدینا چاہیے کہ اگر اس سے کوئی پوچھے تو وہ کہہ دے کہ وہ کچھ بھی نہیں جانتا، اور یہ کہ وہ کہیں دوسری جگہ چلا گیا تھا۔ کہاں؟ اسے یاد نہیں ہے!
بنگو نے ایک لمبی سانس لی۔ "ہینڈسم" اس نے پرمطمئن لہجے میں کہنا شروع کیا۔
دروازے پر کسی نے دستک دی۔ بنگو ایک منٹ تک دروازے کی سمت خاموشی سے دیکھتا رہا۔ وہ ماں ہو سکتی تھی جو اپنا کرایہ وصول کرنے یا انھیں باہر نکالنے آئی تھی، یا وہ پولس ہو سکتی ہے۔ وہ جو کوئی بھی رہا ہو اب وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔
اس نے آواز دی "آجاؤ" اور خدا سے دعا کرنے لگا کہ پولیس کی جگہ ماں ہی کمرے میں داخل ہو۔ اسطرح کم سے کم وہ پولیس کے آنے سے پیشتر ہینڈسم کو دور بھیج سکے۔
وہ نہ ماں تھی اور نہ ہی پولیس۔ وہ مسٹر پیجن تھے جن کے چہرے پر مسکراہٹ چھائی تھی اور جنھوں نے گہرے رنگ کا سوٹ زیب تن کر رکھا تھا۔ انھوں نے اپنے ہاتھ میں عمدہ سرخ شراب کی ایک بوتل لے رکھی تھی۔ انکے ساتھ ہی ایک شخص اور تھا جو بنگو کیلئے اجنبی تھا۔
"سب کچھ طے ہو گیا ہے" مسٹر پیجن نے خوشگوار لہجہ میں کہا۔ "میں نے سوچا کہ اب تمھیں تمھارا چک مل جانا چاہیئے"
"چک" بنگو نے حیرت سے کہا اور سوچنے لگا کہ کہیں مسٹر پیجن کا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ مسٹر پیجن کے ساتھ آیا ہوا شخص مسکرا رہا تھا۔ اس نے اپنی جیب سے ایک بڑا لفافہ نکالا۔

"کیا بھول گئے" مسٹر ہیجن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ مجھے تلاش کرنے والے شخص کے لئے انعام مقرر تھا۔ دس ہزار ڈالر" انھوں نے اجنبی کی سمت اشارہ کیا۔ "یہ مسٹر نیوبری انشورنس کمپنی کی سمت سے آئے ہیں"

بنگو اور ہینڈسم نے نیوبری کی سمت دیکھا اور پھر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"تمھیں ہمیشہ تمام باتیں یاد رہتی ہیں" بنگو نے ہینڈسم سے کہا۔ "اور تم نے خاص موقع پر خاص بات کو ہی فراموش کر دیا تھا۔"

مسٹر نیوبری نے بنگو کو لفافہ دیتے ہوئے کہا۔ "ہم آپ کے شکرگذار ہیں کہ آپ نے مسٹر ہیجن کو تلاش کیا تھا اور انکی زندگی کی حفاظت کی تھی۔ اگر آپکو اسقدر بڑی رقم کا چیک کیش کرانے میں کسی طرح کی دقت ہو تو آپ ہمیں اطلاع کر دیجئے گا۔ ہم بنک کے لئے احکام جاری کر دیں گے۔"

"اوہ" مسٹر ہیجن نے بوتل میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "اب ہم خوشیاں منائیں گے۔" گے بنگو ان کی سمت دیکھتا رہ گیا۔

پھر بے بی بھی اپنے کام پر سے واپس آگئی۔ اس نے بنگو کو گلے لگایا، پھر ہینڈسم کو پھر مسٹر ہیجن کو۔ "میں جانتی تھی آپ ضرور ایسا کریں گے۔" وہ جوش مسرت سے بولی۔ "ماں کا کہنا ہے کہ کرایہ کسی بھی وقت ادا کیا جا سکتا ہے۔ اب اسے فکر نہیں ہے۔ انشورنس کمپنی کے آدمی نے اسے چیک کے بارے میں بتا دیا ہے۔"

ہینڈسم دوسرے کمرے سے جا کر چار گلاس لے آیا اور اسے میز پر رکھتے ہوئے یکایک بولا۔ "ہلو۔ اب پانچویں گلاس کی بھی ضرورت پڑے گی۔" رینالڈو اپنے ہاتھ میں ایک بڑا پیکیٹ دبائے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔

میری ایک دوست سے ملاقات ہو گئی تھی" رینالڈو نے پر مسرت لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ چمک رہا تھا۔ "اس دوست کی بیوی کی بہن کے شوہر کی چچی کی لڑکی کی کل

شادی ہونے والی ہے۔ میں اسی سے یہ تمام چیزیں مانگ کر لے آیا ہوں۔"

اس نے کھانے کی مختلف چیزیں پیکٹ سے نکال کر رکھ دیں۔

"ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے۔" مسٹر ہیمن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ "میں کھانا پکاتا ہوں۔ شراب ہمارے پاس موجود ہی ہے۔"

رینا لڈو نے فخریہ انداز سے سب کی طرف دیکھا۔ "یہ چیزیں میرے دوست نے مجھے دی ہیں۔" اس نے کہا۔

مسٹر ہیمن نے کوٹ اتار کر قمیص کی آستین اوپر چڑھائیں اور اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔ بے بی نے اپنی کمر کے گرد تولیہ باندھ دیا اور پھر پیاز کاٹنے میں مصروف ہو گئی۔ رینا لڈو نے اپنے لئے گلاس میں شراب انڈیلی اور پھر کھڑکی کے پاس بیٹھ کر بنگو اور ہینڈسم کے بارے میں ایک نظم لکھنے لگا جو اب اس کے لئے ہیرو بن چکے تھے۔

بنگو نصف آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ وہ تصور میں ہی اس وقت تک چیک کا ایک ہزار ڈالر خرچ کر چکا تھا۔ جب ہینڈسم پر امید چہرہ لے کر اس کے پاس پہنچا۔

"بنگو۔۔۔" اس نے کہا۔ "کیا اب ہم اپنے نہ دھلوں کپڑے واپس لا سکتے ہیں۔"

(۲)

وہ سوٹ جو نیچے کی کھڑکی میں بنگو نے دیکھا تھا تھوڑا بہت رد و بدل کرنے کے بعد بنگو کے لئے ٹھیک ہو سکتا تھا۔ بنگو نے دباؤ ڈالتے ہوئے کہا کہ اسے فوراً تیار کر دیا جائے اور وہ بیٹھ کر اس کے تیار ہو جانے کا انتظار کرے گا۔

انتظار کے درمیان اس نے ہلکے نیلے رنگ کی ایک قمیص جس پر پیلی دھاریاں پڑی ہوئی تھیں، ایک ہلکے اور ایک گہرے بھورے رنگ کی قمیص خریدی۔ اس کے بعد اس نے اپنے لئے ایک درجن ٹائیوں اور تین جوڑے جوتے کا انتخاب کیا۔

ہینڈسم نے انکل میکس کی دوکان کھلتے ہی اپنے کپڑے چھڑا لئے تھے۔ اب وہ

فوٹوگرافی کی دوکانوں کا چکر لگا رہا تھا۔ بنگو نے اسے اجازت دیدی تھی کہ وہ اپنی خواہش کی ہر شے خرید سکتا ہے۔

ماں نے پھولوں کا شکریہ ادا کیا تھا اور بے بی تو خوشی سے چیخ اٹھی تھی۔

بنگو نے ماں کو یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس کی تھی کہ اس کا ارادہ دوسری منزل پر سامنے والے تین کمرے کرائے پر لینے کا ہے تاکہ ہینڈسم ان میں سے ایک کو ڈارک روم کی حیثیت سے استعمال کر سکے۔ اسنے چار ہفتے کا کرایہ پیشگی ادا کرتے ہوئے اور بھی خوشی محسوس کی تھی

دی انٹرنیشنل فوٹوموشن پکچر اینڈ ٹیلیویژن کارپوریشن آف امریکہ اب واقعی ترقی حاصل کر رہی تھی۔

وہ اپنا نیا سوٹ پہن کر گھر کی طرف روانہ ہوا۔ لیکن گھر پہنچنے سے پہلے اس نے ادھر ادھر کی سڑکوں کے کچھ چکر بھی لگائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس کے سوٹ کو پسندیدہ نظروں سے دیکھ سکیں۔ ہینڈسم اس سے پیشتر گھر پہنچ چکا تھا۔ بنگو نے دیکھا کہ فوٹوگرافی کے سامان کی ایک پوری دوکان سی خرید لایا ہے۔

"بنگو۔" ہینڈسم نے کہا۔ "میں بے بی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔"

بنگو نے اپنا سر ہلایا۔ اس نے اپنے پر غشی سی طاری ہوتی ہوئی محسوس کی۔

اوہ۔۔ اس نے اپنے کو سمجھایا۔ ایک دوست آخر دوست ہے۔

"اب تمھارے پاس خرچ کرنے کے لئے رقم ہے" اس نے کہا۔ "اب تم اسے ڈنر، سنیما کہیں بھی لے جاسکتے ہو اور اس کے لئے چیزیں خرید سکتے ہو۔"

"ارے نہیں" ہینڈسم نے کہا۔ "میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ یہ سب کچھ تمھیں کرنا چاہئے"۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو ایک منٹ تک دیکھتے رہے۔

"وہ تمھیں پسند کرتی ہے۔" بنگو نے کہا۔ "وہ تمھاری ہے۔"

ہینڈسم نے اپنا سر ہلایا۔ "وہ ہمیشہ سے تمھیں پسند کرتی چلی آرہی ہے۔ وہ ہمیشہ سے

تمھاری رہی ہے۔"

"اچھا تو ہم ایک سکہ اچھال کر فیصلہ کئے لیتے ہیں کہ اسے اپنے ساتھ کون باہر لے جائے۔" بنگو نے کہا۔

"ایسا کرنا مناسب نہ ہوگا۔" ہینڈسم نے کہا۔

بنگو کچھ لمحے غور کرتا رہا۔ "ہم اسی سے فیصلہ کرنے کے لئے کہیں گے۔" اس نے کہا۔ "ہم دونوں اس سے پوچھیں گے کہ وہ کسے پسند کرتی ہے۔"

"یہ ٹھیک رہے گا۔" ہینڈسم نے خوش ہو کر کہا۔ "لیکن بنگو، اگر اس نے مجھے پسند کیا تو تمھیں افسوس نہ ہوگا۔"

"قطعی نہیں۔" وہ بولا۔ حالانکہ افسوس کرنے کا ارادہ اس نے پہلے سے ہی کر لیا تھا۔ "لیکن اگر اس نے مجھے پسند کیا تو وعدہ کرو کہ تمھیں بھی افسوس نہ ہوگا۔"

"اوہ، ہاں۔" ہینڈسم نے کہا۔

بنگو نے اپنے بے داغ سوٹ کی صفائی کی۔ ہینڈسم اپنے بالوں میں کنگھی کرنے کے بعد ٹائی باندھنے لگا۔ پھر دونوں ہی ایک ساتھ زینہ طے کرتے ہوئے نیچے پہنچ گئے انھوں نے دروازے پر دستک دی۔

دروازہ کھولنے والی بے بی تھی۔ اس کے چہرے پر تازہ میک اپ کیا ہوا تھا۔ اور اس کے بال گلابی رنگ کے فیتے سے بندھے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے کو دیکھ کر بنگو نے اندازہ لگایا کہ وہ ان کے آنے کا مقصد سمجھ گئی ہے۔ ممکن ہے اس نے پہلے ہی سے فیصلہ کر رکھا ہو کہ اسے کسے انتخاب کرنا ہے۔

اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ انتخاب کس کا ہوگا۔ اوہ، ابھی معلوم ہوا جاتا ہے۔ وہ خود ہی بتا دے گی۔

دونوں کمرے میں داخل ہوئے اور پھر دروازہ بند ہو گیا۔

ختم شد

نشاط
عورت
کی مظلومیت
نسیم حجازی
قیمت

ڈاکٹر حامد حسن، ممتاز علی کیانی، عقیل قریشی

محمد سجاد بھٹی، سیف الملوک عباسی، یاسر حسنین

ساگر زمان، ناصر محمود بلوچ